FREE

ضیاے اُردو - 2

7th Urdu Reader

اُردو کی درسی کتاب

جماعت ہفتم

ناشر

حکومت ریاستِ تلنگانہ، حیدرآباد

حکومت تلنگانہ

محکمہ ترقی نسواں و بہبود اطفال - چائلڈ لائین فاؤنڈیشن

خطروں اور مشکلوں سے بچوں کے تحفظ کے لیے

جب اسکول یا اسکول سے باہر بدسلوکی ہو

جب افراد خاندان یا رشتہ دار بدتمیزی سے پیش آئیں

جب بچوں کو اسکول سے روک کر کام پر لگایا جائے

CHILD LINE 1098 NIGHT & DAY

24 گھنٹے قومی ہلپ لائین

مفت خدمات کے لیے (دس......نو........آٹھ) 1098 پر ڈائیل کریں

حکومت ریاستِ تلنگانہ، حیدرآباد

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

طلباء کے لیے ہدایات

پیارے بچو!

☆ آپ سبق کو روانی کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا چاہیے۔مختلف موضوعات جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں از خود لکھنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اگر آپ اچھا پڑھنا،لکھنا نہ جانتے ہوں تو اپنے معلم کی مدد سے سیکھ لیں۔

☆ آپ کی اکتسابی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اردو کی یہ درسی کتاب آپ ہی کے لیے ہی تیار کی گئی ہے۔آپ کی اس کتاب میں آپ کے مطلوبہ استعداد کو ایک صفحہ پر درج کیا گیا ہے ان کا مطالعہ کیجیے تعلیمی سال کے اختتام تک آپ انہیں حاصل کر لیں۔

☆ ہر سبق کے ابتدا میں کوئی نہ کوئی تصویر/ واقعہ/متن/ اشعار دیے گئے ہیں ان کے بارے میں گفتگو کیجیے۔اور سوالوں کے جواب دیجیے۔

☆ ''طلباء کے لیے ہدایات'' کے عنوان سے جو خانہ دیا گیا ہے اس لیے میں درج ہدایات کو پڑھ کر سمجھیے۔

☆ جب استاد آپ کو درس دے رہے ہوں تو نئے الفاظ' نئے فقروں اور نئے موضوعات کے بارے میں استاد سے پوچھیے اور بحث و مباحثہ کے ذریعہ معلوم کیجیے۔

☆ کمرہ جماعت میں منعقد ہونے والے مباحثوں اور گروہی مشاغل میں آپ بھی شریک ہو کر مباحثہ میں حصہ لیں۔

☆ سبق کے آخر میں ''یہ کیجیے'' کے عنوان سے مشقیں دی گئی ہیں انہیں آپ کو از خود کرنا ہے۔سوالوں کے جواب آپ کو خود لکھنا ہے کسی بھی صورت میں گائیڈ' اسٹڈی میٹریل دیکھ کر سوالوں کے جواب نہ لکھیں۔ ورنہ تشکیلی جانچ (Formative Assessment) میں آپ کو نشانات نہیں دیے جائیں گے۔

☆ سبق میں دیے گئے منصوبہ کام،توصیف و ستائش سے متعلق سوالوں کے جواب کو اپنے دوستوں کی مدد سے مکمل کر سکتے ہیں۔ان امور کی تکمیل کے طریقہ کار کو اپنے استاد سے پوچھ کر معلوم کیجیے۔ان کی تکمیل کے بعد آپ کو یہ از خود بولنا ہوتا ہے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیسے کیا ہے؟ اور کیا سیکھا ہے؟

☆ تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے تحت جو امور دیے گئے ہیں انکی تکمیل کے طریقہ کار کو اپنے استاد سے پوچھ کر معلوم کیجیے۔انہیں آپ کو کمرہ جماعت میں لکھ کر بتلانا ہے۔اس پر بحث و مباحثے کے بعد ہی اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

☆ زبان شناسی میں لفظیات کی مشقوں کو خود ہی مکمل کریں۔مشکل باتوں کے تعلق سے ہی استاد سے سوال کر کے معلوم کریں۔

☆ زبان شناسی کے تحت قواعد کی مشقوں سے پہلے سمجھنے کے لیے مثالیں دی گئی ہیں۔ان کے مطابق آسان الفاظ میں قواعد بیان کیے گئے ہیں۔لہذا مثالوں کا بغور مطالعہ کر کے قواعد کو سمجھیں۔

☆ ہر سبق کے آخر میں ''کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں'' کے عنوان سے چند فقرے دیے گئے ہیں۔اگر آپ انہیں کر سکتے ہیں تو ''ہاں'' کی جگہ ✓ اور ''نہیں'' کی جگہ × کا نشان لگایئے۔جن امور کو آپ نہیں کر سکتے انہیں استاد کی مدد سے پورا کریں۔

☆ سرسری مطالعہ میں دیے گئے اسباق کا آپ خود مطالعہ کریں۔اور ان کے متعلق آپس میں گفتگو کریں۔

☆ سبق سے متعلق دیگر کتابوں کو مدرسے کے کتب خانہ سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کریں۔

☆ لغت کو استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔اخبارات،رسالے،کہانیوں کی کتابیں وغیرہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

☆ چند اسباق میں اداکاری کرنا،ڈرامے پیش کرنا،ایک بابی ڈرامہ پیش کرنا،گیت گانا،نظموں کو یاد کر کے ترنم سے پڑھنا وغیرہ دیئے گئے ہیں۔انہیں آپ ہر حال میں سیکھیں۔

☆ آپ کو چاہیے کہ مضمون نویسی' خطوط نویسی' نعرے' رقعے' مکالمے' پوسٹرس کی تیاری وغیرہ لکھنے کے قابل ہو جائیں۔

☆ تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے تحت دیے گئے امور کی تکمیل کے بعد انہیں جمع کر کے کتابی شکل دیجیے اور کمرہ جماعت میں پیش کیجیے۔

بھارت کا آئین - بنیادی فرائض

دفعہ:51(الف)

51الف- بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ......

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں،قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ،اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے،قومی خدمت انجام دے؛

(ھ) مذہبی،لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات،جھیلیں،دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں،محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) والدین یا سرپرست کا فرض ہے کہ 6 تا 14 سال کی عمر والے لڑکے یا لڑکیوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

SCERT TELANGANA

ضیائے اُردو-2

اردو کی درسی کتاب

جماعت ہفتم

7th CLASS URDU READER

ایڈیٹرس

سلیم اقبال
پرنسپل، ڈی۔ایڈ المدینہ کالج آف ایجوکیشن، محبوب نگر

ڈاکٹر سید عباس متقی
موظف اُردو پنڈت، حیدرآباد

پروفیسر مظفر علی
حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، گچی باؤلی حیدرآباد

ماهرین مضمون

سورنا ونا یک
کوآرڈینیٹر، ایس سی ای آر ٹی، ریاست تلنگانہ، حیدرآباد۔

پروفیسر نجمہ رحمانی
دہلی یونیورسٹی، دہلی

کو آرڈینیٹرس

محمد افتخار الدین شاد
کوآرڈینیٹر، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت،
ریاست تلنگانہ، حیدرآباد۔

این۔ایوب حسین
اکیڈمک مانیٹرنگ آفیسر، راجیو ودیا مشن
حیدرآباد۔

کمیٹی برائے فروغ و اشاعت درسی کتاب

شریمتی بی۔شیشوکماری
ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت
حیدرآباد۔

ڈاکٹر این۔اوپیندر ریڈی پروفیسر
شعبہ نصاب و درسی کتاب
ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی
حیدرآباد۔

شری۔پی۔سدھاکر
ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹکسٹ بک پریس
حیدرآباد۔

ناشر حکومت ریاست تلنگانہ

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر وتحمل سے پیش آئیں

قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

''سارے جہاں میں دھوم اُردو زباں کی ہے''

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

© Government of Telangana State, Hyderabad.

First Published 2012
New Impressions 2013, 2014, 2015, 2016,2017,2018

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana State.

This Book has been printed on 70 G.S.M. Maplitho, Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

Printed in India
For the Director Telangana State Govt. Text Book Press,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana State.

— o —

مرتبین

سید اصغر حسین
موظف سنیئر لکچرر ڈائیٹ' وقار آباد' رنگا ریڈی

محمد افتخار الدین شاؔد
کوآرڈینیٹر، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت' ریاست تلنگانہ، حیدرآباد۔

ڈاکٹر ایم۔اے۔قدیر
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول بوتھ' عادل آباد

تقی حیدر کاشانی
لکچرر ڈائیٹ' وقار آباد' رنگا ریڈی

محمد ظہیر الدین
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول آرمور' نظام آباد

محمد عبدالمعز
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول سواران' کریم نگر

ایم۔اے۔متین
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ اپر پرائمری اسکول' پھولانگ' نظام آباد

محمد عبدالکریم
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول' کوہلی' میدک

محمد علیم الدین
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول پٹلو' رنگا ریڈی

محمد یٰسین شریف
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول' سلاخ پور' ورنگل

محمود شریف
اردو پنڈت' گورنمنٹ ہائی اسکول چورا ہا جنسی' حیدرآباد

حصیم النساء
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول' جنگم میٹ' حیدرآباد

عبدالباری
اردو پنڈت' گورنمنٹ ہائی اسکول جنگم میٹ' حیدرآباد

محمد فضل احمد اشرفی
اردو پنڈت' گورنمنٹ ہائی اسکول معظم شاہی' حیدرآباد

رقیہ تسکین
ڈی۔آر۔پی' گورنمنٹ پرائمری اسکول SMHM' حیدرآباد

محمد عبدالرحمٰن شریف
اردو پنڈت' گورنمنٹ ہائی اسکول مومن واڑی' محبوب نگر

مصورین

☆ **سی۔ایچ ۔وینکٹ رمنا**' پرائمری اسکول ویرانا ئیک ٹانڈا' جاجی ریڈی گوڑم' ضلع نلگنڈہ
☆ **سید حشمت اللہ**' ڈرائنگ ماسٹر' گورنمنٹ ہائی اسکول' قاضی پیٹ' ورنگل
☆ **ٹی۔وی۔رام کشن**' ڈرائنگ ماسٹر' ضلع پریشد ہائی اسکول' تڑکا پلی' ضلع میدک
☆ **کے۔راگھوا چاری**' ڈرائنگ ماسٹر' ضلع پریشد ہائی اسکول' نکریکل، ضلع نلگنڈہ
☆ کے۔سری نیواس' آندھرا پردیش اوپن اسکول سوسائٹی' حیدرآباد۔

ڈی۔ٹی۔پی والے آوٹ ڈیزائنگ

☆ **محمد ذکی الدین لیاقت** ☆ **محمد معزالدین مکرم** ☆ **اظہر اکبر** ایس۔اے
☆ **محمد ایوب احمد ناصر** ☆ **ٹی محمد مصطفی**

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

پیش لفظ

کائنات کے تمام جانداروں میں زبان کی بناپر انسان کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔زبان کے بے شمار فوائد میں جہاں اظہار مافی الضمیر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے وہیں شخصیت کی نشوونما کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ان دونوں کے حصول کا صحیح وقت وسطانوی سطح کی تعلیم کا مرحلہ ہے۔یہ مرحلہ مستقبل کے شہریوں کے لیے رابطے کا ذریعہ ہے۔انسانی زندگی میں نقطِ انقلاب کے اس مرحلے میں زبان کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

قانون حق مفت ولازمی تعلیم 2009 کے مطابق درسی کتاب طالب علم میں غوروفکر پیدا کرنے' انکشاف کا موقع فراہم کرنے اور تجزیاتی رجحان کو فروغ دینے والی ہونی چاہیے۔آزادانہ ماحول میں طلبا کو سوالات واظہارخیال کرنے کا موقع فراہم ہونا چاہیے۔مسلسل جامع جانچ' طالب علم کی خوداحتسابی' سیکھے ہوےامور کا کس حدتک اطلاق ہوا ہے جاننے کا موقع فراہم ہونا چاہیے۔

آندھراپردیش ریاستی درسیاتی خاکہ۔2011 کے مطابق طلبا تدریسی نکات کو اسی زبان میں اخذ کرنا چاہیے جس زبان میں وہ گفتگو کرتے ہیں۔مقامی تہذیب وتمدن کو اہمیت دی جانی چاہیے۔

مذکورہ بالا متعینہ اصولوں کے مطابق غوروفکر پیدا کرنا' بصیرت وحکمت سے پیش آنا' لسانی ترقی کے لیے تعاون کرنا' انسانی اقدار کو فروغ دینا' بچوں کی زبان کو اہمیت دینا' مقامی تہذیب وتمدن کو مناسب مقام دینا' فنون لطیفہ کو فروغ دینا جیسے بنیادی امور کو مدنظر رکھکر اس نئی کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لیے مناسب مشقوں کا تعین کیا گیا ہے۔مسلسل جانچ کا موقع فراہم کرتے ہوے ابواب کی تقسیم کی گئی ہے۔

پانچویں جماعت کی تکمیل تک طلبا سننے' بولنے کے علاوہ پڑھنے' لکھنے کے حامل ہوتے ہیں۔لہٰذا زبان کے ذریعے حاصل ہونے والی دیگر صلاحیتوں کو مناسب حدتک فروغ دینے کا کام یہ درسی کتاب انجام دے گی۔

تیزی سے بدل رہی زبان کی فطرت ونوعیت کو سمجھتے ہوے' موثر انداز میں استعمال کی غرض سے اس کتاب کی تشکیل میں دونکتوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔پہلا کتاب کی بیرونی شکل؛ دوسرا زبان کا ادبی حصول (کتاب کی اندرونی شکل) کتاب کے سرورق کے ساتھ ساتھ اندرونی صفحات بھی نہ صرف معیاری استعمال کیے گئے ہیں بلکہ دلچسپ تصویروں کے ساتھ انہیں جاذب نظر بنایا گیا ہے۔اس کتاب میں لسانی استعداد کے حصول کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔

اس کے لیے حب الوطنی' اخلاقی اقدار' ضعیفوں کے تئیں ہمدردی' سماجی شعور' زبان کے تئیں دلچسپی' مساوات' ماحول سے محبت' تخلیقی اظہار وغیرہ جیسے نکات کو اسباق میں شامل کیا گیا ہے۔

سرسری مطالعہ کو الگ سے شائع کرنے کے بجاے اسے حصہ نظم ونثر کے ساتھ جوڑ کر ابواب میں تقسیم کرنا ایک واضح تبدیلی ہے۔

جس کے ذریعہ ہر یونٹ کے تحت کیا سیکھنا ہے اسے متعلق اساتذہ اور طلبا کو واضح معلومات حاصل ہوں گی۔یہی نہیں بلکہ طلبا میں خود سے اپنی صلاحیتوں کو (خودلکھنا' تخلیقی اظہار' فہم وادراک' دلچسپی' زبان شناسی' صنف کی تبدیلی وغیرہ) فروغ دینے کا موقع یہ درسی کتاب فراہم

SCERT TELANGANA

کرے گی ۔اس کے علاوہ ہر سبق کی تکمیل کے بعد طالب علم کیا سیکھا ہے جاننے کا موقع ''کیا یہ میں کرسکتا/کرسکتی ہوں؟'' عنوان فراہم کرتا ہے۔یہ نہ صرف اولیاے طلبا کو بلکہ طلباء کو بھی اپنی صلاحیتوں کو جاننے کا موقع فراہم کرے گا۔

درسی کتاب چاہے کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو وہ معلم کے لیے تدریس میں ایک معاون کی حیثیت رکھتی ہے۔معلم کے موثر استعمال سے ہی درسی کتاب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

کمرہ جماعت کو ایک حیرت انگیز لسانی علاقے میں تبدیل کر کے طلبا کو آزادانہ ماحول میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے، سوالوں کے ذریعے شکوک وشبہات کو دور کرنے، خیالات کو لفظوں کا جامہ پہنانے، تخلیقی اظہار میں بہتری پیدا کرنے، موقع محل کی مناسبت سے ردعمل ظاہر کرنے میں آسانی پیدا کرنے والے حالات فراہم کرنے کی ذمہ داری یقیناً زبان کی تدریس کرنے والے اساتذہ کی ہے۔سبق کی مناسبت سے طریقہ تدریس کا انتخاب کر کے، ہمیشہ نت نئے انداز سے، جیتی جاگتی مثالوں کے ذریعہ اگر معلم کمرہ جماعت میں طلبا کے اندر شعور پیدا کرے تبھی یہ درسی کتاب بامعنی اور فائدہ مند نظر آ ئے گی۔

اس کتاب کی تشکیل میں اساتذہ، ماہرین لسانیات اور تجربہ کار حضرات حصہ لیے ہیں۔مصورین، ڈی ٹی پی کا عمل انجام دینے والے صاحبین نے اس کو خوب صورت بنانے میں بہت زیادہ محنت کی ہے۔کوآرڈینیٹر حضرات، مدیران و منتظمین نے اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا ہے۔قومی سطح پر دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر رما کانت اگنی ہوتری صاحب کا تعاون بیش قیمت ہے۔میں ان تمام کی مشکور ہوں۔

یہ درسی کتاب وسطانوی وفوقانوی سطح پر زبان کی تعلیم کے لیے رابطے کا ذریعہ بنے گی۔طلبا کی روزمرہ زندگی کے طرز عمل کو موثر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔اور اس بات کی اُمید کرتی ہوں کہ یہ کتاب طلبا میں خود لکھنے، تخلیقی انداز سے لکھنے میں دلچسپی کو فروغ دے گی۔ تعلیمی معیار کے حصول اور زبان کے تئیں دلچسپی بڑھانے میں طلبا اور اساتذہ کی رہنمائی کرے گی۔

تاریخ: 18-02-2012

مقام: حیدر آباد

ڈائرکٹر

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت،

حیدر آباد

SCERT TELANGANA

دُعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجاے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہوجاے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

- علامہ اقبال

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

- علامہ اقبال

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

قومی ترانہ

جن گن من ادھی نا یک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڑ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دا یک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

- رابندرناتھ ٹیگور

عہد

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی، بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گونا گوں ورثے پر فخر کرتا ہوں/کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی عزت کروں گا/کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

ہدایات برائے اساتذہ

☆ تعلیمی سال کے آغاز پر ابتدائی جانچ منعقد کر کے، بچوں کی سطح کا تعین کریں۔ ماہ جون و جولائی میں جماعت کے تمام بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ پڑھنے اور لکھنے کے حامل ہوں۔

☆ اسباق کی تدریس سے قبل درسی کتاب کا مقصد، حصول طلب استعداد کے بارے میں آ گہی حاصل کریں۔ کتاب کی ابتداء میں حصول طلب استعداد کی فہرست شامل کی گئی ہے۔

☆ اس کتاب کے 18 اسباق کو 4 یونٹ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر یونٹ میں نظم، نثر کے علاوہ سرسری مطالعے کے اسباق بھی شامل کیے گئے ہیں۔ کس ماہ میں کون سے یونٹ کی تکمیل کی جائے واضح کیا گیا ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسباق کی تکمیل کی کوشش کریں۔

☆ اسباق کی تکمیل سے مراد بچوں میں مطلوبہ استعداد کا حصول ہو۔ ہر سبق سے تعلق رکھنے والے استعداد کا حصول کم از کم 80% بچوں میں ہو۔ اس کے بعد ہی دوسرا سبق شروع کریں۔

☆ سبق سے پہلے بچوں میں غور وفکر پیدا کرنے سبق کی جانب رغبت دلانے تصویریں دی گئی ہیں۔ ان کے نیچے سوالات دیے گئے ہیں ان سوالات کی بنیاد پر بچوں میں غور فکر اور گفتگو کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیں۔

☆ ہر سبق میں بچوں کے لیے ہدایات دی گئی ہیں۔ تا کہ بچے سبق پڑھ کر سمجھیں، جو الفاظ کے معنی وہ نہیں جانتے، دوسروں سے معلوم کریں۔ یہاں اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے بہر صورت انفرادی طور پر سبق کا مطالعہ کریں۔

☆ سبق کی نوعیت کے مطابق تدریسی حکمت عملی کا انتخاب کریں۔ چاہے حکمت عملی کوئی بھی ہو بچوں کو سوال کرنے کا موقع فراہم کرنا اور تمام کو شراکت دار بنانا اہم ہے۔

☆ کہانیوں سے متعلق اسباق کی تدریس کے وقت کہانی کا کچھ حصہ بیان کریں، مابا قی حصہ بچے خود سے جاننے کے لیے ان میں دلچسپی پیدا کرتے ہوئے کہانی کا مطالعہ کروائیں۔

☆ بچوں کو ایسا موقع فراہم کریں کہ وہ سبق اور شاعر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ان کے اظہار خیال کو رد نہ کریں اور اختلاف نہ رکھیں۔ اچھائیوں اور برائیوں کا صبر وتحمل کے ساتھ تجزیہ کریں۔ مختلف زاویوں سے بچوں کو سوچنے کا موقع دیں۔ جیسے ان حالات میں اگر وہ ہوتے تو کیا کرتے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

☆ تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کے بعد ''یہ کیجیے'' عنوان کے تحت دیے گئے مشغلوں کا اہتمام حسب ذیل طریقے پر کریں:

I. سنیے۔بولیے' مشق کا اہتمام کل جماعت مشغلے کے طور پر کریں۔

II. پڑھیے۔لکھیے' کی مشقوں کے بارے میں گروپ واری بحث کے بعد انفرادی طور پر حل کروائیں۔

III. ''خود لکھیے'' کے تحت ہر ایک سوال کا جواب تمام بچوں سے اخذ کروائیں' غلطیوں کی تصحیح کرکے' انفرادی طور پر لکھوائیں۔

IV. لفظیات: کی مشقیں گروپ واری کروائیں اس کے بعد انفرادی طور پر حل کرنے کی کوشش کروائیں۔

V. 'تخلیقی اظہار' VI. 'توصیف' VII. 'منصوبہ کام'۔ سے تعلق رکھنے والی مشقوں کے بارے میں بچوں کو واقف کرواکر' گروپ واری حل کروائیں اور ان کا مظاہرہ کروائیں۔ مدرسہ کی لائبریری میں انہیں محفوظ رکھیں۔

VIII. 'زبان شناسی' کی مشقیں حل کرنے کے دوران زیادہ سے زیادہ مثالوں کے ذریعہ سمجھائیں۔اس کے بعد وہ خود انفرادی طور پر حل کرسکیں اس بات کی ترغیب دیں۔

☆ ہر سبق کے اختتام پر'کیا یہ میں کرسکتا/کرسکتی ہوں؟' عنوان کے تحت جانچ سے متعلق سوالات دیے گئے ہیں۔یہ سوالات بچوں کے لیے ہیں تاکہ وہ خود کی جانچ کرسکیں۔ بچوں سے ان کی نشان دہی کروائیں۔اس کے بعد کس استعداد کے تحت سب سے زیادہ بچے کمزور ہیں اس استعداد کے حصول کے لیے کوشش کریں۔

☆ ہر سبق میں منصوبہ کام اور توصیف کے تحت دیے گئے مشغلوں کے اہتمام کے لیے مدرسہ کی لائبریری کے استعمال کی ترغیب دیں۔

☆ جو بھی سبق کی تدریس کی جارہی ہو موقع محل کی مناسبت سے انسانی واخلاقی اقدار' تہذیب وتمدن' وطن پرستی' مساوات' انسانیت' سائنسی نقطہ نظر' ماحول کا تحفظ' خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کے تئیں ہمدردی وغیرہ جیسے امور پر مباحثہ کروائیں۔تبدیلی کے لیے کوشش کریں۔

☆ مسلسل جامع جانچ کے تحت استعداد واری بچوں کی ترقی درج کریں۔اس کے لیے خصوصی طور پر ایک رجسٹر کا اہتمام کریں۔جولائی' ستمبر' دسمبر' فروری کے مہینوں میں بچوں کی ترقی کو درج کریں۔ اکٹوبر اور اپریل کے مہینوں میں مجموعی جانچ کے تحت امتحانات منعقد کریں۔ان امتحانات کے لیے استعداد پر مبنی پرچہ سوالات کی تیاری اساتذہ ہی کریں۔

☆ بچوں کی ترقی کا تعین کرنے کے لیے نوٹ بکس کے علاوہ اسائنمنٹ' منصوبہ کام' توصیف کے مشاغل' تخلیقی اظہار' بچوں کی ڈائری' اساتذہ کی ڈائری' پورٹ فولیو وغیرہ کو بھی شمار کریں۔

☆ روزانہ بچوں سے ڈائری لکھوائیں۔اس کے لیے بچوں کے ہاں ایک خصوصی نوٹ بک ہونی چاہیے۔مطالعہ کی گئی کتابوں' سنے ہوئے اسباق' اسباق کے مشاغل منصوبہ کام وغیرہ کی بنیاد پر ڈائری لکھنے کو یقینی بنائیں۔خصوصی طور پر بچوں کو اپنے خیالات اور احساسات کو تحریر کرنے کی ترغیب دیں۔

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

اس درسی کتاب کے ذریعہ طلبا میں متوقع استعداد

سننا، غور کرنا، ردعمل ظاہر کرنا

- تقریریں، خبریں سن کر سمجھنے اور ردعمل ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- مباحثوں میں حصہ لینے، اپنے خیالات کو واضح طور پر پیش کرنے کے قابل ہوں۔
- (مقامی) فنی اظہار کی صورتوں کو دیکھ کر، سن کر سمجھنے، جستجو اور دلچسپی کو فروغ دینے کے قابل ہوں۔
- کرداروں کی نوعیت اور ان میں پائے جانے والے فرق کو سمجھنے کے قابل ہوں۔
- ادبی سرگرمیوں میں پائے جانے والے فرق کی شناخت کر کے، فہم و فراست کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں۔

پڑھنا۔ لکھنا

- حمد، نظم، نثر، گیت و دیگر نکات کے انداز بیان کے فرق سمجھتے ہوئے پڑھنے کے قابل ہوں۔
- مضامین اور خطوط پڑھ کر سمجھنے کے قابل ہوں۔
- متن کے کلیدی نکات کی نشان دہی کرنے، لکھنے کے قابل ہوں۔
- اخبارات پڑھ کر سمجھنے اور ردعمل ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- پڑھے ہوئے مواد کا تجزیہ کرنے اور خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں۔

خود لکھنا:

- سبق کے نشاندہ موضوعات کے خلاصے لکھنے، تشریح کرنے کے قابل ہوں۔
- پڑھے اور سمجھے ہوئے یا کسی عام فہم موضوع پر واضح انداز میں لکھنے کے قابل ہوں۔
- رموز و اوقاف، مرکب جملوں کا موقع و محل کے اعتبار سے استعمال کرنے، لکھنے کے قابل ہوں۔
- اپنے خیالات و احساسات کو تسلسل کے ساتھ موزوں الفاظ کا استعمال کر کے املا کی غلطیوں کے بغیر لکھنے کے قابل ہوں۔

لفظوں کا استعمال:

- محاوروں، کہاوتوں کی نشان دہی کرنے، سمجھنے اور جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔
- لغت کا استعمال کرتے ہوئے خود سے سیکھنے کے قابل ہوں۔
- اصناف سخن کی نشان ہی کرنے اور استعمال کرنے کے قابل ہوں۔

خود لکھنا، تخلیقی اظہار اور دیگر نکات:

- پڑھے، دیکھے، سنے ہوئے موضوع کو بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- کہانیاں، نظمیں لکھنے، ڈراموں میں کوئی کردار ادا کرنے کے قابل ہوں۔
- نظمیں لحن سے پڑھنے، کہانیوں اور نظموں کو طول دینے، کرداروں کی خصوصیت بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- اعلانات، اطلاع نامے، دعوت نامے، تہنیتی کارڈ وغیرہ تیار کرنے کے قابل ہوں۔
- خطوط اور درخواستیں لکھنے کے قابل ہوں۔
- آپ بیتی، ڈائری، ذاتی تجربات واضح اور بیانیہ انداز میں لکھنے کے قابل ہوں۔
- تصویریں بنانے، نعرے لکھنے، ڈرامہ کرنے کے قابل ہوں۔
- دیگر زبانوں، مذاہب، تہذیب و تمدن کو سمجھنے، اچھی باتوں کو اخذ کرنے اور ان کا احترام کرنے کے قابل ہوں۔

SCERT TELANGANA

فہرست مضامین

یونٹ	سلسلہ نشان	سبق کا نام	موضوع	شاعر/مصنف	مہینہ	صفحہ نمبر
I	.1	حمد	حمد وثنا	بہزاد لکھنوی	اپریل	1
	.2	حضرت ابوبکر صدیقؓ	سیرت واخلاق	ادارہ	جون	9
	.3	چچا چھکن کی عینک	طنز ومزاح	سید امتیاز علی تاج	جولائی	17
	.4	روٹی نامہ	روٹی کی اہمیت	ولی محمد نظیر	جولائی	27
	.5	محمود اور ایاز	سرسری مطالعہ	اسمٰعیل میرٹھی	جولائی	38
II	.6	چاند اور تارے	جہد مسلسل	علامہ اقبالؔ	اگست	41
	.7	ایک خط	نصیحت	پنڈت نہرو	اگست	51
	.8	رباعیات	شعور و بیداری	امجدؔ/انیسؔ	سپٹمبر	59
	.9	گپ بازی کی سزا	سرسری مطالعہ	عصمت چغتائی	سپٹمبر	70
	.10	گزرا ہوا زمانہ	غفلت سے بیداری	سرسید احمد خاں	اکٹوبر	75
III	.11	رات اور ریل	منظر نگاری	اسرار الحق مجازؔ	نومبر	87
	.12	ابوخاں کی بکری	آزادی کا شعور	ڈاکٹر ذاکر حسین	نومبر	95
	.13	ہاتھوں کا ترانہ	محنت کش طبقہ کا احترام	علی سردار جعفری	ڈسمبر	109
	.14	کابلی والا	سرسری مطالعہ	رابندر ناتھ ٹیگور	ڈسمبر	119
IV	.15	ورقیہ	حقوق اطفال	ادارہ	جنوری	123
	.16	علم کی تلاش	سرسری مطالعہ	ادارہ	فبروری	132
	.17	دال کی فریاد	منظوم کہانی	اسمٰعیل میرٹھی	فبروری	137
	.18	لاٹری کا ٹکٹ	مزاحیہ ڈرامہ	شوکت تھانوی	فبروری	145

نوٹ: سرسری مطالعہ کے اسباق بچوں کے مطالعے کی غرض سے دیئے گئے ہیں۔ ان کی تدریس دیگر اسباق کی طرح نہ کی جائے۔ بچوں سے ان اسباق کا مطالعہ کروائیں، سبق سے متعلق گفتگو کروائیں اور اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

بچو! یہ کیجیے

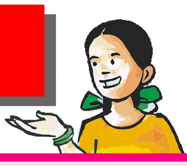

تصویریں دیکھیے۔ ان کا سبق میں جہاں بھی استعمال ہوا ہے ہدایتوں کے مطابق ان پر عمل کیجیے۔

سنیے - بولیے

پڑھیے - لکھیے

خود لکھیے

لفظیات

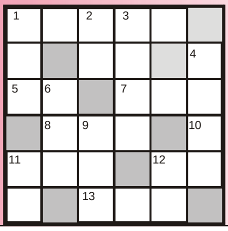

تخلیقی اظہار

توصیف

منصوبہ کام

زبان شناسی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

پہلا یونٹ

1. حمد

بہزاؔد لکھنوی

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

سوالات:

- اس تصویر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟
- مصیبت میں آپ کس کو پکارتے ہیں؟
- آپ دُعا میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگتے ہیں؟

مرکزی خیال اس حمد میں شاعر اللہ سے مخاطب ہے اور اپنی مشکلوں، مصیبتوں کا تذکرہ کر رہا ہے کہ وہی اُس کی مصیبتیں، مشکلیں دور کرسکتا ہے۔ وہی اُس کا آخری سہارا ہے۔ کیونکہ اللہ ہی سب سے بڑا کارساز ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور اُس کی مدد نہیں کرسکتا۔ اللہ کے بندے اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ اُسی سے مانگتے ہیں اور وہی عطا کرتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیں جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

پایا نہ جب سہارا ، اے دوجہاں کے مالک
میں نے تجھے پکارا ، اے دوجہاں کے مالک

مغموم ہوں ، بدل دے اب تو ، مسرتوں سے
تقدیر کا ستارا ، اے دوجہاں کے مالک

مخلوق کی اذیت ، مخلوق کی مصیبت
تجھ کو ہے کب گوارا ، اے دوجہاں کے مالک

SCERT TELANGANA

گر دوُر ناخدا ہے، شامل تری عطا ہے
ہر موج ہے کنارا، اے دوجہاں کے مالک

بے شک ہمارے بگڑے کاموں کو ہے بناتا
ادنیٰ ترا اشارا، اے دوجہاں کے مالک

دنیائے بندگی میں بہزاؔد نے ہمیشہ
سجدہ تجھے گزارا، اے دوجہاں کے مالک

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

مصنف کا تعارف:

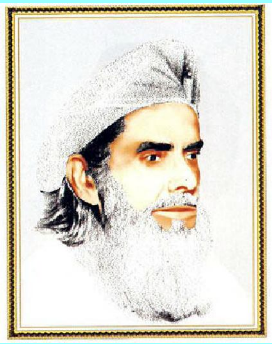

نام	:	سردار احمد خاں
تخلص	:	بہزؔاد لکھنوی
مقامِ ولادت	:	لکھنو، اُتر پردیش
پیدائش ووفات	:	1900ء - 1974ء

خلاصہ

شاعر کہتا ہے کہ آدمی جب مشکلات میں گھر جاتا ہے تو وہ مدد کے لیے کسی نہ کسی کو پکارتا ہے جب کہ دنیا میں سب سے زیادہ مددگار اگر کوئی ہے تو وہ خدا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تو میری آواز کو سن لے کہ تجھ سے بڑا سننے والا کوئی اور نہیں۔

شاعر اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے وہ بہت زیادہ دُکھی ہے، اے اللہ تو میرے دُکھوں کو خوشیوں سے بدل دے اور قسمت کے ستارے کو چمکا دے کہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں ایک صفت اُس کا رحیم اور کریم ہونا بھی ہے۔ اُس کے سامنے جب بندہ توبہ کرتا ہے تو وہ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں کی محبت رکھتا ہے۔ اس لیے شاعر کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تجھے تیری مخلوق یعنی تیرے بندوں کی مصیبتوں کو دیکھنا کب گوارہ ہے اور اللہ کا وعدہ بھی ہے کہ بندے کے آنسو زمین پر گرنے سے پہلے وہ اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے ورنہ اُس کا عذاب اتنا شدید ہے کہ دنیا کی کوئی مخلوق اُسے بچا نہیں سکتی۔

سمندر میں کشتی کھینے والا نہ ملے تو کیا، وہاں بھی تو ہی تو ہے جو کشتیوں کو کنارے لگانے والا ہے۔ یعنی جب آدمی نا اُمید ہو جاتا ہے اور سارے سہارے چھوٹ جاتے ہیں تو ایک اللہ ہی ہے جو بے سہاروں کا سہارا بنتا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ انسان کے ہر بگڑے کام اللہ چاہے تو اس کے ادنیٰ اشارے سے بن جاتے ہیں۔ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اُس کا اتنا مشکل کام اتنا جلد کیسے آسان ہو گیا۔ یہ اللہ ہی ہے کہ وہ ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔

شاعر کا کہنا ہے کہ دنیا میں تمام عبادتیں صرف اور صرف اللہ کے لیے ہی ہیں۔ اُسی کے سامنے سجدے کیے ہیں کسی اور کو بڑا نہیں مانا ہے اور ہر مسلمان کا بھی یہی ایمان ہونا چاہیے کہ خوشی ہو کہ غم، امیری ہو کہ غریبی۔ صحت ہو کہ بیماری سب کچھ وہی دیتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ صرف خدا سے ہی مانگے، دنیا میں اس کے سوا کوئی اور دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. اس حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کر رہا ہے؟
2. تقدیر اور تدبیر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
3. اللہ تعالیٰ کو کن کن ناموں سے پکارا جاتا ہے؟
4. ’’اللہ اپنے بندوں سے اس کی ماں سے ستر گنا زیادہ محبت کرتا ہے‘‘۔ کیوں؟
5. کیا انسان کو اپنی تقدیر کے بھروسے پر جینا چاہیے؟ کیوں؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: اس حمد کو غور سے پڑھیے اور ان سوالوں کے جواب لکھیے۔

1. کن موقعوں پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جاتی ہے؟
2. شاعر کن حالات سے دوچار ہے اور وہ کیا چاہتا ہے؟
3. اللہ کو مخلوق سے متعلق کون سی باتیں گوارا نہیں اور کیوں؟
4. ’’ہمارے بگڑے کاموں کو بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک اشارا کافی ہے‘‘ یہ بات کس شعر میں کہی گئی ہے اور کیوں؟
5. ہماری ہر مصیبت کب راحت بن جاتی ہے؟
6. شاعر کے مطابق بندے کو ہمیشہ کیا کرتے رہنا چاہیے۔

ب: ان مصرعوں کو مناسب ترتیب میں جوڑیے اور لکھیے۔

پایا نہ جب سہارا ' اے دوجہاں کے مالک	بے شک ہمارے بگڑے کاموں کو ہے بناتا
ادنیٰ ترا اشارا ' اے دوجہاں کے مالک	مغموم ہوں ' بدل دے اب تو مسرتوں سے
میں نے تجھے پکارا ' اے دوجہاں کے مالک	تقدیر کا ستارہ ' اے دوجہاں کے مالک

ج: حمد کے وہ اشعار پڑھیے جن میں ذیل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

پکارا ۔ گوارا ۔ گزارا

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہمارا سہارا کس طرح بنتا ہے؟
2. شاعر تقدیر کا ستارا بدلنے کی التجا کیوں کرتا ہے؟

SCERT TELANGANA

.3 اللہ اپنی مخلوق کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟

.4 ہمارا کام ہماری اپنی مرضی سے ہوتا ہے یا اللہ کی مرضی سے؟ وجہ لکھیے۔

.5 ”بگڑے کاموں“ سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

.6 ہمیں ہر حال میں کیسی زندگی گزارنی چاہیے؟

ب: طویل جوابی سوالات

.1 حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

.2 اللہ کی رحمت کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

IV. لفظیات

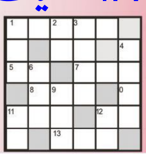

الف: ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

مغموم ، تقدیر ، اذیت ، عطا ، بندگی

ب: ایسے چھ حرفی الفاظ لکھیے جن کے آخر میں نونِ غنہ ہو اور پہلے پانچ حروف آپس میں جڑے ہوئے ہوں۔

مثلاً: تختیاں

________ ________ ________ ________ ________

ج: ذیل کے خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھ کر ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. بگڑے ہوئے کام بنانے کے لیے اللہ کا ادنیٰ اشارہ کافی ہے۔

....

2. مصیبت میں دوسروں کی مدد کریں۔

....

3. مجھے مدرسے سے غیر حاضر رہنا گوارا نہیں۔

....

4. خالد کی کامیابی کی اطلاع پا کر میں مسرت سے جھوم اٹھا۔

....

د: اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی چند نعمتوں کی فہرست تیار کیجیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔ مثلاً آنکھ ۔ دماغ

V. تخلیقی اظہار

.1 اس حمد کو ترنم سے پڑھیے۔

.2 آپ اپنی کسی پسندیدہ نظم کو ترنم سے پڑھیے۔

SCERT TELANGANA

VI. توصیف

1. حمد کا کون سا شعر آپ کو پسند ہے اور کیوں؟
2. آپ کی اپنی جماعت میں حمد کون خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ اُن کی خوش الحانی آپ کو کیوں پسند ہے؟

VII. منصوبہ کام

1. اخبارات میں شائع شدہ ''حمدیہ نظمیں'' جمع کیجیے اور اپنی پسندیدہ حمد کو دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔
2. اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کی فہرست تیار کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

الف: ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظ مستقل کلمہ ہے یا غیر مستقل کلمہ قوسین میں لکھیے۔

1. نماز کا وقت ہو چکا ہے ( )
2. نیا قلم لو ( )
3. صبح سے شام تک مت کھیلو ( )
4. فجر کے وقت اٹھو ( )
5. گھر سے اسکول جاؤ ( )
6. آج کا اخبار لاؤ ( )
7. شاداں ہنس رہی ہے ( )
8. ریحانہ ہوم ورک کر رہی ہے ( )
9. دن بھر کام کرو ( )
10. رات میں جلدی سو جاؤ ( )

ب: ذیل میں خط کشیدہ لفظ غیر مستقل کلمے کی کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. احمد کل ہی گھر گیا ( )
2. واہ! تم نے اچھا کام کیا ( )
3. زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے ( )
4. اُس سے کہو ( )
5. صرف اتنا ہی پڑھو ( )
6. غیبت سے بچو ( )
7. حامد اور حماد دونوں مسجد گئے ( )
8. شاباش! تم نے بہت اچھا کھیلا ہے ( )

ج: مندرجہ ذیل خط کشیدہ لفظ اسم عام و اسم خاص کی کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. شام کے وقت گھر آؤ ( )
2. حامد اسکول گیا ( )
3. حضرت خلیل اللہ کی قربانی ( )
4. چھوٹو سے کہو ( )

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

5. جماعت میں بیٹھو (   ) 8. احمد ہنس رہا ہے (   )

6. یہ لڑکا شریف ہے (   ) 9. حالی بزرگ شاعر ہیں (   )

7. اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں (   ) 10. چاقو سے سبزی کاٹو (   )

د: ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظ صفت و ضمیر کی کون سی قسم ہے۔

1. یہ سورۃ مکّی ہے (   ) 6. وہ گھر گیا (   )

2. آپ کیسے ہیں (   ) 7. وہ چیز نہ ملی جس کی ضرورت تھی (   )

3. تم کہاں جا رہے ہو (   ) 8. جہاں چاہو جاؤ (   )

4. میں خط لکھتا ہوں (   ) 9. یہ لڑکی شرمیلی ہے (   )

5. دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں (   ) 10. اس جماعت میں چار بچے ہیں (   )

ھ: ان جملوں میں فعل باعتبار زمانہ کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. شاکرہ سبق یاد کر رہی ہے (   ) 4. حمیدہ کل اسکول جائے گی (   )

2. شاداں نماز پڑھ رہی ہے (   ) 5. نجمہ پڑھتی ہے (   )

3. ریحانہ وطن سے لوٹ آئی (   ) 6. جاوید بڑا ہو کر ڈاکٹر بنے گا (   )

کیا یہ میں کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. حمد کو ترنم کے ساتھ پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. حمدیہ نظمیں جمع کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. اللہ کے صفاتی ناموں کو بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اللہ کی نعمتوں کو بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

عبادت کے ستر جز ہیں اور ان میں سب سے افضل کسبِ حلال ہے۔

SCERT TELANGANA

2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبارت پڑھیے۔ اظہار خیال کیجیے

بچّو ! آپ سب تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جو مسجد نبوی ہے اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے۔اس مسجد کی زمین کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کے لیے زمین کے ایک حصے کو پسند فرمایا' جو دو یتیم بچّوں کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کون یہ زمین کا حصہ خرید کر مسجد کے لیے وقف کرسکتا ہے؟ ایک صحابی نے کہا! ''حضور یہ مبارک کام میں کرسکتا ہوں''

جانتے ہو وہ صحابی کون تھے؟

وہ صحابی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سوالات:

- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر کہاں ہے؟
- مسجد کے لیے پسند کیا گیا زمین کا حصہ کس کا تھا؟
- کس صحابی نے اس زمین کو خرید کر مسجد کے لیے وقف کیا ہے؟

مرکزی خیال اس سبق میں خلیفۂ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت' آپ کا ایثار' حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت' دین واسلام کے لیے آپ کی قربانیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔آپ کی وجہ سے مذہب اسلام کی تبلیغ میں بڑی مدد ملی۔ خلفاے راشدین میں آپ کو اولیت حاصل رہی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں' اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن ہی سے عمدہ اخلاق، اچھے عادات اور نرم دلی کی وجہ سے لوگوں میں مقبول تھے۔ دولت مند ہونے کی وجہ سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ اہلِ مکہ آپ کی دیانت داری، راست بازی اور امانت داری کے قائل تھے۔ آپ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے سامنے دین کی دعوت پیش کی تو فوراً آپؓ حضرت محمدؐ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد اپنی ساری زندگی آپؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزاری اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے وقف کردی۔

ایک دن حضرت ابوبکر صدیقؓ راستہ سے گزر رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے حضرت بلال حبشیؓ کو ان کا مالک تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر، ان کے سینہ پر ایک بڑا پتھر رکھ کر گھسیٹ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "تو اسلام چھوڑ دے ورنہ تجھے تڑپا تڑپا کر ماردوں گا۔" حضرت ابوبکر صدیقؓ اس دردناک منظر کو برداشت نہ کر سکے۔ فوراً ان کے مالک سے حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کردیا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں پر اہل مکہ کی ظلم و زیادتی جب حد سے زیادہ بڑھ گئی تو اللہ نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ لے کر جبل ثور کی طرف روانہ ہوگئے اور غار ثور میں تین دن تک قیام کے بعد مدینہ چلے آئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آکر مسجد کی تعمیر کا ارادہ فرمایا جس کے لیے ایک زمین کا حصہ پسند فرمایا جس کے مالک دو یتیم بچے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس زمین کی قیمت ادا کی اور مسجد کی تعمیر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

9 ہجری میں قیصر روم سے مسلمانوں کے تحفظ کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی تو تمام صحابہ کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کردیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا "اے ابوبکرؓ! تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟" حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "اِن کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں"۔

SCERT TELANGANA

حضرت ابوبکرؓ تقریباً تئیس (23) سال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے نہایت مشکل حالات میں بھی آپؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ آپؓ نے دو سال تین ماہ دس دن بحسن وخوبی خلافت کی ذمہ داری نبھائی۔ آپ نہایت ہی سادگی پسند انسان تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ تجارت کے لیے تشریف لے جاتے اور خلافت کی ذمہ داری بھی نبھاتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر آپ نے قرآن مجید کو کتابی شکل دی اور بیت المال قائم کیا۔ آپؓ کو مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو 'صدیق' کے لقب سے نوازا۔

ترسٹھ 63 سال کی عمر میں 21/ جمادی الثانی 13 ہجری کو آپؓ کا وصال ہوا۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ سبق کن کے متعلق ہے اور آپ نے اس سبق کے بارے میں کیا سمجھا ہے؟
2. صحابہؓ کسے کہتے ہیں۔ صحابہؓ کے بارے میں اللہ نے قرآن میں کیا کیا خوشخبریاں دی ہیں؟
3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ بنے۔ آپؓ کے بعد کون کون خلیفہ بنے۔ ان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
4. خلیفہ سے کیا مراد ہے اور خلیفہ کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟
5. ''صحابہؓ ستاروں کے مانند ہیں''۔ اس جملے کی وضاحت کیجیے۔

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اوصاف کیا تھے؟
2. حضرت بلال حبشیؓ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

SCERT TELANGANA

3. جب حضرت ابوبکرؓ نے تمام سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے کیا سوال کیا؟

4. ابوبکر صدیقؓ کب خلیفہ بنے۔ آپ کے دورِ خلافت کا عرصہ کتنا تھا؟

5. خلیفہ بننے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مصروفیات کیا تھیں؟

ب: ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. سبق کے کون سے پیراگراف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے فرمایا۔ سبق پڑھ کر اس کو علیحدہ لکھیے۔

2. حضرت ابوبکر صدیقؓ غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کب اور کیوں غارِ ثور تشریف لے گئے۔

3. اس سبق میں ابوبکر صدیقؓ کا نام کتنی بار آیا ہے؟

4. مسجد کی تعمیر کا تذکرہ اس سبق کے کون سے پیراگراف میں ہے بتائیے؟ اس پیراگراف کو پڑھیے اور لکھیے۔

ج: اس عبارت کو پڑھیے اور صحیح جواب کو قوسین میں لکھیے۔

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ آپؓ نے دو سال تین ماہ دس دن بحسن وخوبی خلافت کی ذمہ داری نبھائی۔ آپ نہایت ہی سادگی پسند انسان تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر آپ نے قرآن مجید کو کتابی شکل دی اور بیت المال قائم کیا۔ آپ کو مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو ”صدیق“ کے لقب سے نوازا۔ ترسٹھ سال کی عمر میں 21/ جمادی الثانی 13ھ کو آپؓ کا وصال ہوا۔

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلے خلیفہ بنائے گئے ( )

(الف) حضرت عمرؓ (ب) حضرت ابوبکر صدیقؓ (ج) حضرت علیؓ

2. قرآن مجید کو کتابی شکل دینے کا مشورہ دیا۔ ( )

(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت عثمانؓ (ج) حضرت عمرؓ

3. مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف انہیں حاصل ہے ( )

(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت طلحہؓ (ج) حضرت بلالؓ

4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ”صدیق“ کے لقب سے نوازا ہے ( )

(الف) حضرت حسنؓ کو (ب) حضرت ابوبکرؓ کو (ج) حضرت زبیرؓ کو

SCERT TELANGANA

5. حضرت ابوبکرؓ کا وصال اس سنہ ہجری میں ہوا۔ (   )

(الف) 21/جمادی الثانی 13ہجری (ب) 18/جمادی الثانی 14ہجری

(ج) 12/جمادی الثانی 13ہجری

III. خود لکھیے

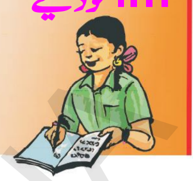

الف: طویل جوابی سوالات

1. حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زندگی ہمارے لیے ایک مشعل راہ ہے؟ وضاحت کیجیے۔

2. انسان کو ظلم و ستم سے نجات دلوانے کے لیے آپ کیا اقدامات کریں گے؟

ب: مختصر جوابی سوالات

1. حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے مال کو کن کن کاموں میں خرچ کیا۔لکھیے؟

2. حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میرے لیے "اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں" کب اور کیوں فرمایا؟

3. حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کو کیوں آزاد کروایا؟

4. حضرت ابوبکرؓ کو کیسی زندگی پسند تھی؟

5. حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں کون کون سے کارنامے انجام دیے؟

6. حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں میں کیوں مقبول تھے؟

7. حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کس طرح ساتھ دیا؟

IV. لفظیات

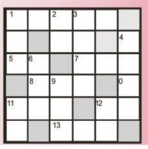

الف: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

حسن خوبی، امانت دار، جاں نثاری، دیانت داری، راست بازی، نرم دلی، دردناک، سادگی

ب: ذیل کے الفاظ پر غور کیجیے۔ان کے ہم معنی الفاظ کو سبق کی بنیاد پر لکھیے۔

1. حاجت مند : ____________
2. امانت رکھنے والا : ____________
3. جان قربان کرنے والا : ____________
4. سکونت : ____________
5. حفاظت : ____________
6. انتقال : ____________
7. پہاڑ : ____________
8. اچھی طرح سے : ____________
9. گرم : ____________
10. وہ مال جو تمام رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے ہو : ____________

ج: ان الفاظ کے معنی فرہنگ میں تلاش کیجیے اور ان سے جملے بنائیے۔

عمدہ اخلاق ، قائل ، تجارت ، تبلیغ و اشاعت ، وصال

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔2018-19

V. تخلیقی اظہار

1. اس سبق میں آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پڑھا۔آپؓ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے ایک مختصر مضمون لکھیے ۔
2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مختصر تقریر کیجیے۔

VI. توصیف

1. اس سبق میں ہجرت کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اسلامی سال کی ابتدا ہجرت کے واقعے سے ہوئی ۔ ہجری مہینوں کی اہمیت پر مواد جمع کیجیے اور جماعت میں پڑھ کر سنایئے ۔

VII. منصوبہ کام

1. خلفاے راشدین کے حالاتِ زندگی جمع کیجیے۔اُنھیں جدول کی شکل میں لکھیے ۔

سلسلہ نشان	خلیفہ کا نام	ولادت	مختصر حالاتِ زندگی	وصال
1.	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
2.	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
3.	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
4.	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ			

SCERT TELANGANA

VIII. زبان شناسی

☆ ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

حامد دوڑا   احسان لکھ رہا ہے   شاداں ہنس رہی ہے

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حامد، احسان اور شاداں کے کام/فعل کو ظاہر کر رہے ہیں۔

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ثابت ہو۔

مشق: فعل کی نشان دہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

سعدیہ گا رہی ہے (   )   رؤف پڑھے گا (   )

مور ناچ رہا ہے (   )   راشد لکھتا ہے (   )

شریف دوڑ رہا ہے (   )   حامد دوڑتا ہے (   )

☆ ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

تقی نے خط لکھا   ارشد کتاب پڑھے گا   لڑکے تیر رہے ہیں

مندرجہ بالا خط کشیدہ الفاظ یعنی تقی، ارشد اور لڑکے کے ذریعہ کام انجام پا رہا ہے اس لیے یہ فاعل ہیں۔

فاعل وہ اسم ہے جس کے ذریعے کام انجام پاتا ہے یعنی کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔

☆ ان جملوں میں فاعل کی نشان دہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

چڑیا چہک رہی ہے (   )   مالی پھول توڑ رہا ہے (   )

نور لکھ رہا ہے (   )   شفا سبزی کاٹ رہی ہے (   )

سمیع جا رہا ہے (   )   انور بھاگ رہا ہے (   )

☆ ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

تقی نے خط لکھا   عرشیہ گیت گا رہی ہے   احمد نے انور کو مارا   معلم سبق پڑھا رہا ہے

☆ تقی، عرشیہ، احمد اور معلم کے ذریعہ کام انجام دیا جا رہا ہے یعنی فاعل کے کام کا اثر خط کشیدہ الفاظ پر ہو رہا ہے جو مفعول ہیں۔

وہ اسم جس پر فاعل کے فعل کا اثر ہو اسم مفعول کہلاتا ہے۔

☆ اس طرح ایک جملہ عام طور پر تین اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔

فعل	فاعل	مفعول

جملہ کی ترتیب اس طرح ہوگی کہ پہلے فاعل، پھر مفعول اس کے بعد فعل آئے گا۔ جیسے

نجم السحر   سبق   پڑھ رہی ہے

↓   ↓   ↓

فاعل   مفعول   فعل

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

مشق ا: ان جملوں میں فعل، فاعل اور مفعول کی نشان دہی کیجیے۔

حمیدہ کپڑے دھورہی ہے۔ انور روٹی کھا رہا ہے۔ ہاتھی گنا کھا رہا ہے۔

صفیہ کھانا پکارہی ہے۔ عمران سبق پڑھ رہا ہے۔ اکرم گانا گا رہا ہے۔

فعل	فاعل	مفعول

☆ اپنی طرف سے پانچ جملے لکھیے اور ان میں فعل، فاعل اور مفعول کی نشان دہی کیجیے۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول

کیا یہ میں کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں اس سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. دوسروں کے ساتھ بہتر سلوک روا رکھنا چاہیے واقف ہوا/ہوئی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. ابوبکر صدیقؓ کے حالات زندگی بیان کرسکتا/کرسکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

پہلا یونٹ

3. چچا چھکن کی عینک

سید امتیاز علی تاج

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

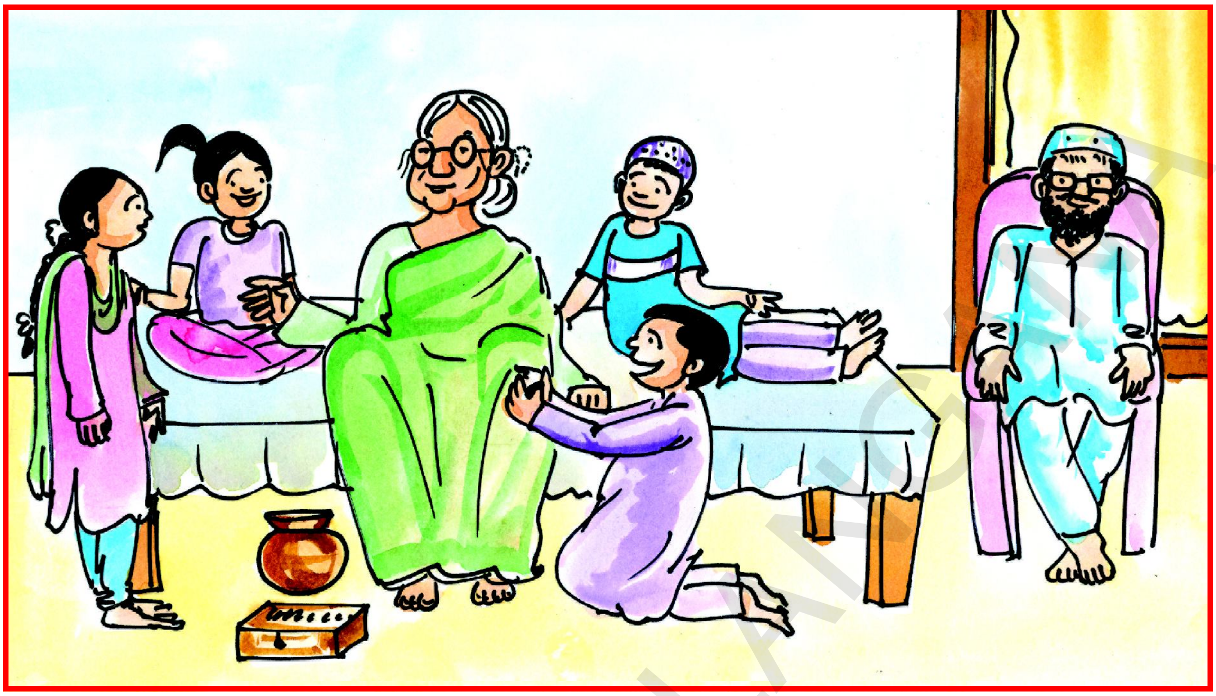

سوالات:

- تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- بچے دادی جان کے اطراف کیوں بیٹھے ہیں؟
- تصویر میں عینک کون پہنے ہوئے ہیں؟
- عینک کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟

مرکزی خیال سبق ''چچا چھکن کی عینک'' میں مصنف نے چچا چھکن کی بھولنے کی عادت کو بڑے رنگین پیرائے میں بیان کیا ہے۔ یہ سبق طنز و مزاح سے بھرپور ہے اور اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ بھولنے والے شخص کو کن کن مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ مصنف نے یہ بتلانے کی بھی کوشش کی ہے کہ آدمی اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے کن کن چیزوں کا سہارا لیتا ہے اور کس کس قسم کی اوچھی حرکتیں کرتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

مصنف کا تعارف:

نام	:	سید امتیاز علی تاؔج
مقامِ ولادت	:	لاہور
پیدائش و وفات	:	1900ء - 1970ء
خطاب	:	انگریزی حکومت نے سر کے خطاب سے نوازا
مجموعہ مضامین	:	چچا چھکن
اعزازات	:	مختلف اداروں، اکیڈیمیوں نے اعزازات سے نوازا۔

چچا چھکن کپڑے بدل کر باہر جانے لگے تو عینک کا قصہ درپیش ہوا۔ ایک پاؤں دہلیز کے اندر تھا ایک باہر کہ اچانک خیال آیا کہ غسل کے بعد عینک نہیں لگائی۔ عینک لینے غسل خانے میں گئے۔ عینک اُتار کر کھڑکی میں رکھنا کچھ کچھ یاد تھا لیکن وہاں پہنچ کر اب دیکھا تو موجود نہ تھی۔ طاقوں پر نظر ڈالی، ان میں بھی نہ تھی۔ گھڑونچی کو دیکھا، فرش اور نالی کا جائزہ لیا۔ کہیں نظر نہ آئی۔ سوچا شاید میلے کپڑوں کے ساتھ کوٹھری میں چلی گئی۔ واپس کوٹھری میں پہنچے۔ کپڑے لا کر تخت پر رکھے تھے۔ عینک تخت پر بھی نہ تھی۔ ہر کپڑے کو احتیاط سے جدا کر کے اٹھایا۔ ٹٹول ٹٹول کر دیکھا، جھٹکا، ''کہیں بھی نہیں۔ گئی کہاں!'' قوس اور نیم دائرہ بناتے ہوئے

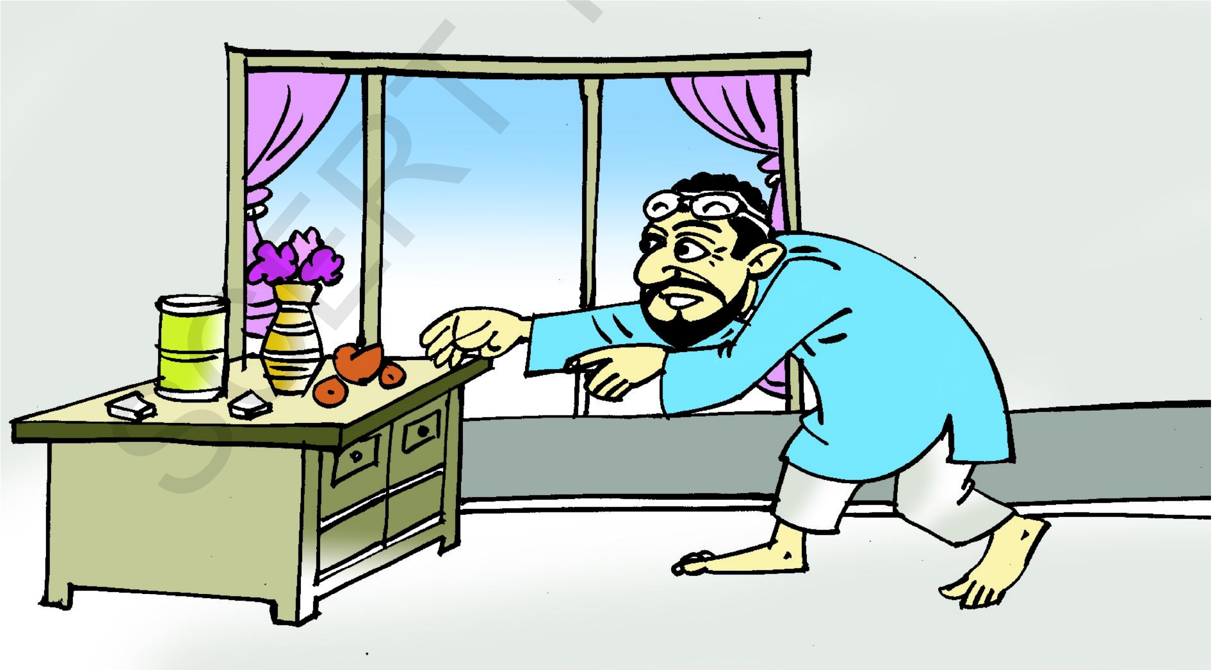

SCERT TELANGANA

کھڑے گھومتے رہے۔ سارے کمرے کا جائزہ لیا کہ بے توجہی میں کسی اور جگہ نہ رکھ دی ہو۔ مایوسی ہوئی۔ لپکے ہوئے پھر غسل خانے میں پہنچے۔ پھر کھڑکی کو دیکھا۔ کھڑکی کے نیچے نالی تھی۔ اکڑوں بیٹھ کر اس کا معائنہ بھی کر لیا۔ اسے ناکافی سمجھ کر باہر گئے۔ غسل خانے سے سڑک تک ساری نالی دیکھ ڈالی' نہ ملی۔ واپس غسل خانے میں پہنچے۔ گردن گھما گھما کر طاقوں میں نظر ڈالی۔ گھڑونچی کے نیچے دیکھا۔ گھڑے جگہ سے سرکائے۔ کہیں نظر نہ آئی۔ ذرا دیر پریشانی کے عالم میں کھڑے سر کھجاتے رہے۔ ''عجیب تماشا ہے!'' لپکے ہوئے پھر کوٹھری میں پہنچے۔ میلے کپڑے باری باری اس زور سے جھٹکے کہ عینک کیا سوئی بھی لگی ہوتی تو الگ ہو کر گر پڑتی۔ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ''۔ یک لخت نیا خیال سوجھا۔ بھاگے ہوئے پھر غسل خانے میں پہنچے۔ لوٹے اٹھا کر دیکھنے سے رہ گئے تھے۔ وہاں بھی کچھ نہ نکلا۔ گردن بڑھا کر احتیاطاً ایک نظر لوٹوں کے اندر بھی ڈال لی۔ کچھ سراغ نہ ملا۔ ڈاڑھی کھجاتے ہوئے پھر کمرے میں آ گئے۔

ذرا دیر کھوئے کھوئے کھڑے رہے۔ پھر تخت پر بیٹھ گئے۔ سر جھکا کر ایک نظر احتیاطاً تخت کے نیچے بھی ڈال لی۔ اچانک خیال آیا کہ شاید عینک لگا کر غسل خانے میں گئے ہی نہ ہوں۔ وہاں عینک اُتار کر رکھنے کا یوں ہی وہم ہے۔ چپکے سے بیٹھ کر صبح سے اس وقت تک کے واقعات پر غور فرمانے لگے کہ شاید اس طرح کسی موقع پر عینک اُتارنا اور کہیں رکھنا یاد آ جائے۔ سوچا عینک کہیں بستر ہی میں نہ رہ گئی ہو۔ دالان میں جا کر سارے لپٹے ہوئے بستر تلپٹ کر ڈالے۔ ان میں سے اپنا بستر ڈھونڈ کر نکالا۔ اس کی ایک ایک چیز دیکھی' جھٹکی۔ تکیوں میں ٹٹولا کہ شاید عینک سیر سپاٹے سے فاروغ ہو کر واپس آ گئی ہو مگر نہیں آئی تھی۔ یک لخت دیوان خانے میں دیکھنے کا خیال آیا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے وہاں پہنچے۔ میزیں' کرسیاں' فرش' طاق' ایک ایک چیز دیکھ لی۔ عینک کہیں ہو تو ملے۔

چچا کھِسیانے سے ہو چلے ''کیا واہیات ہے!'' بے اختیار جی چاہتا تھا چچی' نوکروں اور بچوں کو امداد کے لیے پکاریں لیکن ان سے امداد طلب کرنے میں ہیٹی ہوتی تھی۔ پریشانی کے عالم میں کبھی صحن سے گزر کر باہر جاتے' کبھی اندر آ جاتے۔ کنکھیوں سے چچی کو تاڑتے جا رہے تھے۔ کبھی باہر کھڑے ہو کر ڈاڑھی کھجانے لگتے' کبھی اندر آ کر پیٹ سہلانا شروع کر دیتے۔ سمجھ میں نہ آتا تھا کیا کریں۔ اتفاق سے بنّو ہنڈکلھیا کا سامان لیے اُدھر سے گزری۔ چچا نے اشارے سے بلایا۔ آہستہ سے کہا ''بنّو ایک کام **کیجو** ۔ ہماری عینک

SCERT TELANGANA

کھوگئی ہے۔ باورچی خانے میں کہیں رکھی تھی۔ ڈھونڈ کر لادے گی؟''

بنّو نے پوچھا ''کون سی عینک؟''

چچا بولے! ''احمق کہیں کی، جو عینک ہم لگاتے ہیں، اور کون سی۔ مگر دیکھ تیری اماں کو نہ معلوم ہونے پائے۔''

بنّو چچا کا منہ تکتے ہوئے بولی ''اپنی عینک تو لگا رکھی ہے آپ نے۔''

چچا نے چونک کر ہاتھ آنکھوں کی طرف بڑھایا۔ ''ہیں!'' یقین نہ آیا کہ جس شے کو ہاتھ نے چھوا وہ عینک ہی ہے۔ اُتار لی۔ ہاتھ میں لے کر گھما گھما کر دیکھنے لگے۔ پھر حیرت کے عالم میں ایک نظر بنّو پر ڈالی ''یہ یہیں تھی! کب لگائی تھی ہم نے؟''

بنّو کو چھوٹی ہنسی۔ قہقہہ لگاتی اور 'امّاں امّاں' کرتی ہوئی یہ بات سنانے باورچی خانے کو چلی۔ چچا نے لپک کر پکڑ لیا، ''ہیں ہیں! کیا ہوا؟ کہاں چلی؟ گلاب جامن کھائے گی؟ وہ بات تو ہم نے مذاق میں کی تھی۔ پاگل کہیں کی۔ اس میں امّاں کو سنانے کی کیا بات ہے؟ دیوانی ہوئی ہے۔ کیا لائیں تیرے لیے بازار سے؟ تھپڑ ماردوں گا میں؟''

SCERT TELANGANA

بنّو نے قہقہہ اور ''اماں اماں'' کی رٹ بند نہ کی تو چچا نے غصے میں اسے دھکا دیا۔ وہ غریب گر کر رونے لگی۔ چچا جلدی سے باہر نکل گئے۔

شام کو چچا گھر آئے تو لدے پھندے تھے۔ ایک ہاتھ میں مٹھائی کی ٹوکری' دوسرے میں کچوریوں کی۔ دروازے میں قدم رکھتے ہی بچوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ ایسے خوش گویا صبح کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. آپ نے یہ سبق سنا۔ بتائیے یہ سبق آپ کو کیسا لگا؟
2. یہ سبق کس شخص کے بارے میں ہے؟
3. یہ ایک مزاحیہ مضمون ہے' ایسے ہی مزاحیہ واقعے یا لطیفے سنائیے۔
4. آپ نے اس سبق میں چچا چھکن کی بھول کے بارے میں سنا ہے ایسا ہی کوئی واقعہ آپ کے ساتھ یا آپ کے گھر والوں کے ساتھ پیش آیا ہو تو سنائیے۔

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: 1. ذیل میں کچھ الفاظ دیے گئے ہیں جو تکرار رکھتے ہیں۔ اس سبق میں اس قسم کے جملوں کی نشان دہی کیجیے اور انہیں لکھیے۔

ٹٹول ٹٹول کر ' باری باری ' کھوے کھوے ' تیز تیز ' ایک ایک ' گھما گھما کر

2. چچا چھکن نے عینک کی تلاش کہاں سے شروع کی اور کہاں پر ختم کی سبق پڑھیے اور ذیل کے جملوں کو ترتیب سے لکھیے۔

☆ بستر میں تلاش کیا۔

☆ دیوان خانے میں دیکھنے کا خیال ہوا۔

☆ تکیوں میں ٹٹولا کہ شاید عینک سیر سپاٹے سے فارغ ہو کر واپس آ گئی ہو۔

☆ سارے کمرے کا جائزہ لیا۔

☆ بستر میں تلاش کیا۔

☆ عینک کی تلاش میں تخت کے نیچے بھی نظر ڈال لی۔

☆ میلے کپڑوں کی کوٹھری میں چلے گئے۔

☆ طاقوں پر نظر ڈالی۔

☆ عینک کو کھڑکی میں تلاش کیا۔

☆ میزیں، کرسیاں، فرش، طاق ایک ایک چیز دیکھ لی۔

☆ عینک تخت پر بھی نہ تھی۔

☆ لوٹے بھی اٹھا کر عینک کو تلاش کیا۔

☆ دالان میں جا کر سارے لپٹے ہوئے بستر تلپٹ کر ڈالے۔

☆ غسل خانے میں تلاش کیا۔

3. چچا چھکن نے بستر کے ساتھ کیا کیا؟

4. یک لخت چچا چھکن کو کس جگہ کا خیال آیا؟

5. وہ کس بات کو ہیٹی سمجھ رہے تھے؟

6. بنّو کو جب چچا چھکن نے عینک ڈھونڈنے کے لیے کہا تو اُس کا کیا ردِّ عمل تھا؟

7. وہ بنّو کو کس طرح منانے لگے؟

ب: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. چچا چھکن کو کب خیال آیا کہ غسل کے بعد عینک نہیں لگائی؟

2. چچا چھکن نے اپنی عینک کو کہاں کہاں ڈھونڈا؟

3. چچا چھکن غسل خانے میں کتنی بار گئے؟

SCERT TELANGANA

4. چچا چھکن کو جب اپنی عینک نہ ملی تو ان کی کیا حالت ہوئی؟

5. بنّو جب چچا چھکن کے سامنے سے گزر رہی تھی تو چچا نے اس سے کیا کہا؟

6. بنّو کے جواب کا چچا چھکن پر کیا اثر پڑا؟

III. خود لکھیے

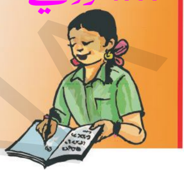

الف: مختصر جوابی سوالات

1. چچا چھکن نے اپنی عینک تو ناک پر رکھی تھی مگر جگہ جگہ تلاش کی۔ کیوں؟

2. اس سبق کا نام ''چچا چھکن کی عینک'' ہے سبق کے لحاظ سے کیا یہ عنوان موزوں ہے یا نہیں؟

3. اس سبق کے اور کیا کیا عنوانات ہو سکتے ہیں؟

4. کون کون سی اشیا ہم اکثر بھول جاتے ہیں؟

5. کیا آپ کو چچا چھکن کا کردار پسند آیا؟ کیوں؟

6. کسی کی بھولی ہوئی چیز آپ کو مل جائے تو آپ کیا کریں گے؟

7. چچا بنّو کو باورچی خانے میں جانے سے کیوں روک رہے تھے۔ کیا اس طرح کا کوئی واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا؟

8. چچا چھکن جب شام کو گھر واپس آئے تو لدے پھندے آئے۔ آپ کے ابّا آپ کو اس طرح کب کب خوش کرتے ہیں؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2. چچا چھکن کے واقعہ کی طرح اگر کوئی واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا ہو تو لکھیے۔

3. اس سبق میں چچا چھکن کے کردار کے بارے میں لکھیے۔

IV. لفظیات

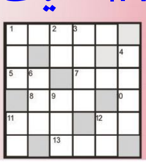

الف: ذیل کے جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی قوسین میں لکھیے۔

1. درپیش مسائل کا حل ہمیں خود تلاش کرنا چاہیے۔ (   )

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

2. فرہاد پریشانی کے عالم میں اپنا بیگ بھول کر چلا گیا۔ (   )

3. کمرے میں ایک گھڑونچی ہے جس پر پانی کے برتن رکھے ہوئے ہیں۔ (   )

4. اُسے جھوٹ سے نفرت ہے جیسے ہی وہ غلط بات سنا یک لخت اپنی جگہ سے اُٹھ گیا۔ (   )

5. راشد کی گھڑی کھوگئی تو اس نے الماری میں رکھے کپڑوں کو تلپٹ کرڈالا۔ (   )

6. انگور کے خوشے تک پہنچنے کے لیے لومڑی کو ایک ترکیب سوجھی۔ (   )

7. حکیم نے سمیر کے گال پر مذاق سے طمانچہ رسید کردیا تو اس نے واہیات بک دی۔ (   )

8. پولیس والے مجرم کا سراغ لگاتے ہیں۔ (   )

9. اگر کسی کے جھوٹ کی پول کھل جاتی ہے تو وہ آدمی کھسیانا سا ہو جاتا ہے۔ (   )

ب: ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(1) ٹٹول ٹٹول کر   (2) باری باری   (3) کھوے کھوے

(4) تیز تیز   (5) ایک ایک   (6) گھما گھما کر

V. تخلیقی اظہار

چاچا چھکن کے کردار کی اداکاری کیجیے۔

VI. توصیف

1. آپ میں سے کون اس سبق کو بہتر طور پر پڑھ سکتا ہے۔ اس کے بارے میں اپنے احساسات قلمبند کیجیے۔
2. اس طرح کے واقعات آپ میں سے کون جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ اس کے بارے میں بتائیے۔

VII. منصوبہ کام

1. اس طرح کی کہانی بچوں کے ادب سے ڈھونڈ کر دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA

VIII. زبان شناسی

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. ندیم لکھا
2. بابر پڑھا
3. حامد گیا

ان جملوں میں لکھا ، پڑھا ، گیا ، فعل ہے جس کو ندیم ، بابر ، حامد نے انجام دیا جو فاعل ہیں۔
اس طرح یہ جملے فعل اور فاعل سے مکمل ہو رہے ہیں۔

جب کوئی جملہ فعل اور فاعل سے مکمل ہو تو اس جملہ کو فعل لازم کہتے ہیں۔

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے اور فعل اور فاعل کی نشان دہی کیجیے۔

جملے	فعل	فاعل
1. بچے کھیل رہے ہیں۔ 2. لڑکے کھا رہے ہیں۔ 3. لڑکیاں گا رہی ہیں۔		

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

حامد فٹ بال کھیل رہا ہے ۔ شاہد خط لکھ رہا ہے ۔ مکیش گانا گا رہا ہے۔

اوپر کے تمام جملوں میں فاعل کے فعل کا اثر خط ' فٹ بال ' گانا پر ہو رہا ہے جو مفعول ہیں۔

جس جملے میں فعل' فاعل اور مفعول پایا جائے تو اُسے فعل متعدی کہتے ہیں۔

مشق: ان جملوں میں فعل فاعل مفعول کی نشان دہی کرتے ہوئے فعل لازم/متعدی کی نشان دہی کیجیے۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول	فعل لازم/متعدی
مور ناچا سورج غروب ہوا انیس نے قرآن پڑھا حاتم نے غریبوں کو کھانا کھلایا اکبر نے سبق پڑھا				

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

☆ ان جملوں کو پڑھیے۔

☆ ارشد بیمار ہے۔

☆ شیر زخمی ہے۔

☆ ان جملوں میں اسم یعنی ارشد اور شیر کی کیفیت ظاہر ہو رہی ہے نہ کہ فاعل کا اثر پڑ رہا ہے۔

ایسا جملہ جس میں **فاعل** کے **فعل** کا اثر دکھائی نہ دے بلکہ اسم کی کیفیت ظاہر ہو **فعل ناقص** کہلاتا ہے۔

اس طرح معنی کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں۔

فعل لازم	فعل متعدی	فعل ناقص

مشق : ان جملوں میں فعل لازم، متعدی اور ناقص کی نشان دہی کیجیے۔

چار مینار خوبصورت عمارت ہے	
طلبا اسکول گئے	
معلم سبق پڑھایا	
حامد آیا	
پرندے گھونسلوں میں ہیں	

کیا یہ میں کرسکتا / کرسکتی ہوں؟

1. اس سبق کو روانی سے پڑھ سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. اس سبق کو اپنے الفاظ میں دہرا سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. اس سبق کو اپنے الفاظ میں لکھ سکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. اس سبق کے مشکل الفاظ کو جملوں میں استعمال کرسکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
5. کردار کے مطابق اداکاری کرسکتا / سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

4. روٹی نامہ

نظیر اکبرآبادی

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

سوالات:

- ان تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- بڑھیا نے پتھر کیوں مارا؟
- بادشاہ نے بڑھیا کو کیوں معاف کردیا؟

مرکزی خیال:

شاعر نے اس نظم میں روٹی کی اہمیت وضرورت کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا میں روٹی کے بغیر کوئی جی نہیں سکتا ۔ امیر وغریب سب روٹی کے محتاج ہیں ۔ سب کی بھوک روٹی سے ہی مٹتی ہے ۔ روٹی ہے تو خوشی ہے ۔ روٹی ہے دنیا ہے ۔ سب کام روٹی کے ذریعہ ہی چلتے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

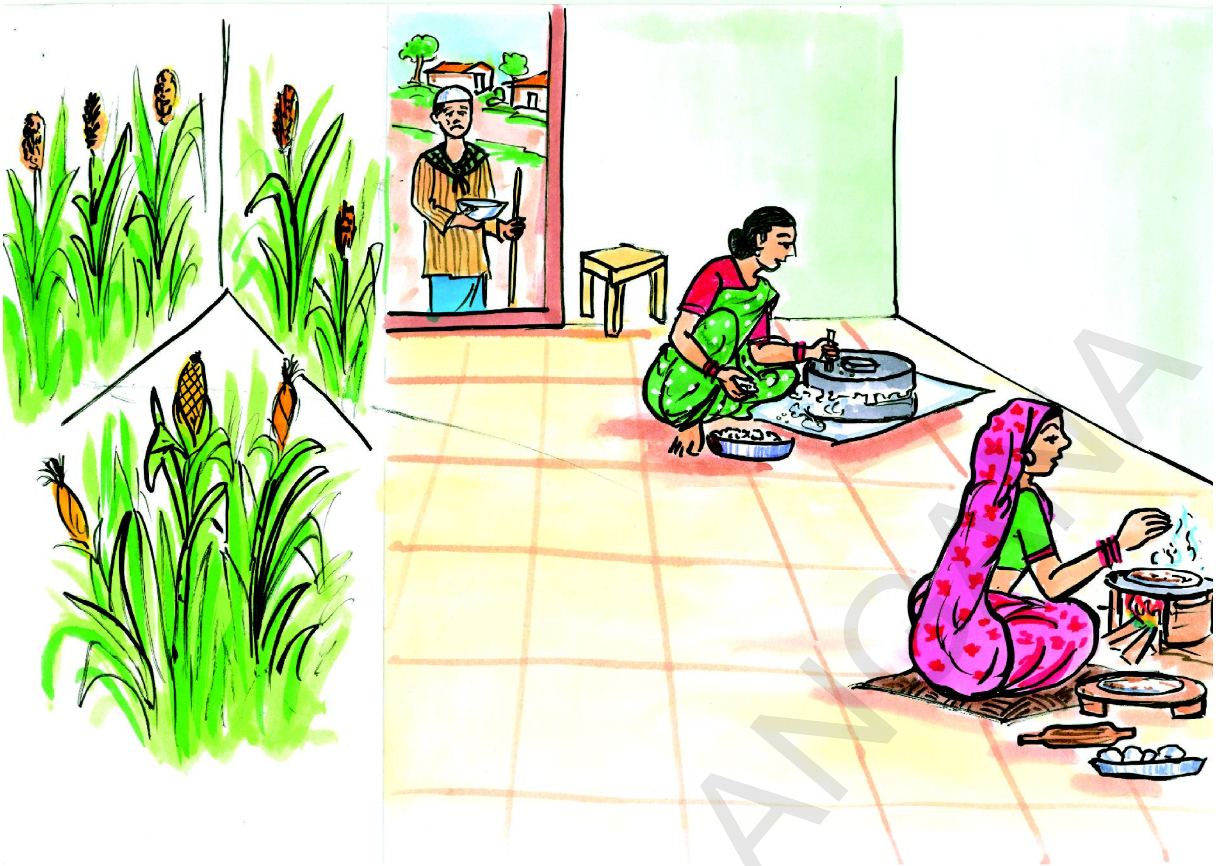

اِن روٹیوں کے نور سے سب دل ہیں پور پور — آٹا نہیں ہے چھلنی سے چھن چھن گرے ہے نور

پیڑا ہر ایک اُس کا ہے برفی و موتی چور — ہرگز کسی طرح نہ بجھے پیٹ کا تنور

اِس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہیں روٹیاں

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے — ''یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے؟''

وہ سُن کے بولا ''بابا خدا تجھ کو خیر دے — ہم تو نہ چاند سمجھیں، نہ سورج ہیں جانتے

بابا ! ہمیں تو یہ نظر آتی ہیں روٹیاں''

روٹی نہ پیٹ میں ہو تو پھر کچھ جتن نہ ہو
میلے کی سیر، خواہش باغ و چمن نہ ہو
بھوکے، غریب دل کی، خدا سے لگن نہ ہو
سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو

اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیاں

روٹی کا اب ازل سے ہمارا تو ہے خمیر
روکھی بھی روٹی حق میں ہمارے ہے شہد و شیر
یا پتلی ہوئے، موٹی، خمیری ہو یا فطیر
گیہوں، جوار، باجرہ کی جیسی ہو نظیر

ہم کو تو سب طرح کی خوش آتی ہیں روٹیاں

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

خلاصہ

یوں تو دنیا میں بھوک مٹانے کے لیے آدمی کئی چیزیں استعمال کرتا ہے۔کوئی مرغ ماہی سے بھوک مٹاتا ہے تو کوئی دودھ دہی کھاتا' کوئی پھل پھلاری پر انحصار کرتا ہے۔لیکن روٹی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ آگ جلا کر توّے پر پکائی گئی روٹی خود جلتی ہے لیکن ہم انسانوں کی بھوک کی آگ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔کیا امیر کیا غریب سب کو روٹی بہت بھاتی ہے۔ آدمی کو بھوک کی وحشت میں ہر گول چیز روٹی ہی نظر آتی ہے اور تو اور چاند بھی روٹی کی طرح لگتا ہے۔ انسان کی بنیادی ضرورتوں میں ہوا پانی اور غذا بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ہوا پانی تو قدرت نے عطا کیے ہیں لیکن غذا یا روٹی انسان کو بنانی پڑتی ہے۔ بھوک دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ بھوک برائی بھی سکھاتی ہے۔ بڑائی بھی۔ امیر آدمی اپنی بھوک مٹانے مرغن غذاؤں کا استعمال کرتے ہیں۔جب کہ غریب آدمی کو روکھی سوکھی روٹی بھی مرغ و ماہی سے بہتر نظر آتی ہے۔

اس نظم کی خصوصیت یہ ہے کہ اُردو شاعری میں روٹی جیسی چیز پر پہلی بار نظیر اکبر آبادی نے نظم لکھی۔یہ رواج اُردو شاعری میں پہلے نہیں تھا۔آج اس کی اہمیت اُردو ادب میں بہت زیادہ ہوگئی ہے۔اس لیے کہ شاعری وہی پائیدار ہوتی ہے جس کا تعلق ہماری زندگی سے ہو۔

شاعر کا تعارف:

نام	:	ولی محمد
تخلص	:	نظیر اکبر آبادی
مقامِ ولادت	:	دہلی
پیدائش ووفات	:	1735ء - 1830ء
مجموعہ کلام	:	کلیاتِ نظیر

یہ کیجیے

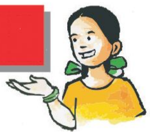

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟
2. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
3. شاعر کہتا ہے کہ جب بھوک لگتی ہے تو چاند سورج بھی روٹی کی طرح نظر آنے لگتے ہیں؟ جب آپ کو بھوک لگے تو آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟
4. شاعر کو پتلی۔ موٹی۔ روکھی اور سوکھی سب قسم کی روٹیاں پسند ہیں۔ آپ بتایئے روٹی کیسی ہونی چاہیے اور کیوں؟
5. اگر ہم بھوکے پیٹ ہوں تو ہمارا کیا حال ہوتا ہے؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. شاعر نے روٹی کا سراپا کس طرح بیان کیا؟
2. فقیر کی نظر میں چاند اور سورج کیا معنی رکھتے ہیں؟
3. آدمی بھوکا ہو تو اس کے خیالات کیا ہوتے ہیں؟
4. روٹی اور انسان کا رشتہ کب سے اور کیسے ہے؟
5. ''اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیاں'' اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔
6. اس نظم میں لفظ ''روٹیاں'' کتنی بار آیا ہے۔ پڑھ کر بولیے۔ لکھیے۔
7. اس نظم کے شاعر نظیر اکبرآبادی کے بارے میں لکھیے۔

ب: ذیل میں دیے گئے مصرعوں کو نظم کے لحاظ سے ترتیب دیجیے۔

1. اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیاں — بابا ہمیں تو یہ نظر آتی ہیں روٹیاں
ہم کو تو سب طرح کی خوش آتی ہیں روٹیاں — اس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہیں روٹیاں
2. پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے — روکھی بھی روٹی حق میں ہمارے ہے شہد و شیر
روٹی کا اب ازل سے ہمارا تو ہے خمیر — سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو
بھوکے غریب دل کی خدا سے لگن نہ ہو — یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے

SCERT TELANGANA

ج: ان مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. اس آگ کو مگر ....
2. یہ مہر و ماہ ....
3. سچ ہے کہا کسی نے ....
4. وہ سن کے بولا ....
5. ہرگز کسی طرح ....

د: جوڑ ملایئے۔

	الف	ب
1.	پیٹ کا تنور	روٹی
2.	روٹی نہ پیٹ میں ہو	بھوکے بھجن نہ ہو
3.	موٹی، خمیری، فطیر ی	مٹھائیاں
4.	برفی و موتی چور	بجھاتی ہیں روٹیاں

ھ: ذیل کی عبارت پڑھیے اس سے متعلقہ بند لکھیے۔

1. روٹی سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب دنیا بنائی گئی تھی۔ روکھی سوکھی روٹی بھی ہمارے لیے شہد کے مانند ہے۔ روٹی کیسی بھی ہو روٹی ہی ہوتی ہے چاہے وہ پتلی ہو یا موٹی گیہوں کی ہو یا جوار کی ہم کو روٹی خوش کرتی ہے۔
2. آدمی بھوکا ہو تو وہ کسی بھی خوشی میں شامل ہونا پسند نہیں کرتا۔ اتنا ہی نہیں آدمی اللہ کو یاد کرنا بھی بھول جاتا ہے۔

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. شاعر نے روٹی کو کس سے تشبیہ دی ہے وضاحت کیجیے۔
2. ''یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے'' شاعر اس مصرعہ میں کیا کہنا چاہتا ہے لکھیے۔
3. روٹی پیٹ میں نہ ہو تو آدمی کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ کہاں تک درست ہے لکھیے۔
4. شاعر کی نظر میں انسان اللہ کی یاد سے کب غافل ہو جاتا ہے اور کیوں؟
5. 'بھوکے بھجن نہ ہو' کا کیا مطلب ہے بیان کیجیے۔
6. شاعر نے روٹی کی کتنی صورتیں بتلائی ہیں کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں وضاحت کیجیے۔

ب: طویل جوابی سوالات

1. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. ''روٹی ہر طرح کا سکھ چین دیتی ہے'' کیسے؟ وضاحت کیجیے۔

SCERT TELANGANA

IV. لفظیات

الف: ذیل میں ہر لفظ کے تین معنٰی دیے گئے ہیں۔ صحیح معنی کو خالی جگہ میں لکھیے اور جملے بنایئے۔

1. لفظ: مہر
- چاند
- تارے
- سورج

2. ماہ
- آسمان
- زمین
- چاند

3. خیر
- رحمت
- خیریت
- نیکی۔ بھلائی

4. ازل
- ختم
- درمیان
- شروع

5. خمیر
- گوندے ہوئے آٹے میں پیدا ہونے والی ترشی
- گوندے ہوئے آٹے میں پیدا ہونے والی مٹھاس
- گوندے ہوئے آٹے میں پیدا ہونے والی خرابی

6. شیر
- دودھ
- گھی
- دہی

7. فطیر
- تازہ گوندھا ہوا آٹا۔ پھلکا۔ چپاتی۔ خمیر کی ضد
- روکھی روٹی
- باسی روٹی

8. تنور
- بگونہ
- مٹی کا برتن جسے گڑھے میں لگا کر روٹیاں پکاتے ہیں/ چولھا
- توا

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ب: مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد نظم میں تلاش کر کے لکھیے۔

مثال: خمیر × فطیر

1. تاریک × ________ 2. نامکمل × ________
3. اوجھل × ________ 4. امیر × ________
5. ابد × ________ 6. شر × ________
7. ناخوش × ________ 8. ویرانہ × ________

V. تخلیقی اظہار

الف: دیے گئے اشاروں کی مدد سے ''روٹی کی آپ بیتی'' مکمل کیجیے۔

میں روٹی ہوں

____

مجھے چکی میں پیس کر آٹا بنایا جاتا ہے۔

____

تھپک تھپک کر مجھے گول بنایا جاتا ہے۔

____

اتنی تکالیف سہنے کے بعد میں آپ کا لقمہ بنی ہوں۔

VI. توصیف

دیے گئے مختلف اجناس کے نام تلگو اور انگریزی زبان میں لکھیے۔

نشان سلسلہ	اجناس کے نام	تلگو	انگریزی
1.	گیہوں		
2.	جوار		
3.	چاول		
4.	باجرہ		
5.	مکئی		

VII. منصوبہ کام

1. اس نظم کے شاعر ''نظیر اکبر آبادی'' کی مشہور نظموں کو جمع کیجیے۔اور جماعت میں سنائیے۔

مثلاً : آدمی نامہ ۔ دیوالی وغیرہ

SCERT TELANGANA

2. روٹی بنانے کے لیے درکار اشیاء اور طریقے لکھیے۔ قریبی بیکری جا کر کیک تیار کرنے کا طریقہ معلوم کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

☆ اس مصرع میں خط کشیدہ لفظ پر غور کیجیے۔

یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کا ہے کے

1. ''ماہ'' کے معنی چاند اور مہینہ دونوں کے آتے ہیں۔
2. ''مہر'' کے معنی سورج اور وہ رقم یا جنس جو نکاح کے وقت مرد کے ذمہ عورت کیلئے دینا مقرر کیا جاتا ہے۔

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا املا اور اعراب ایک ہوتے ہیں لیکن جملے کے اعتبار سے ان کے معنی بدلتے ہیں۔ جیسے:

لفظ	معنی	معنی
مانگ	سر کی مانگ	طلب
کان	جسم کا عضو	کھان

☆ اس جملے کے خط کشیدہ دونوں الفاظ پر غور کیجیے۔

دِل والے ہی بہادروں کے دَل میں شامل ہوتے ہیں۔

دِل بمعنی قلب ۔ دَل بمعنی لشکر کے استعمال ہوئے ہیں۔

بعض ہم املا لفظ اعراب کی تبدیلی کی وجہ سے الگ الگ معنی رکھتے ہیں۔ جیسے

لفظ	معنی	لفظ	معنی
دَور	زمانہ	دُور	بعید
عَلَم	مخصوص نام/نشانی	عِلم	جانکاری/ ہنر
بَہار	موسم	بِہار	ریاست کا نام
رَہا	ٹھہرنا	رِہا	آزادی

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

مشق I

مندرجہ ذیل مصرعوں کے خط کشیدہ الفاظ اعراب کی تبدیلی کے ساتھ' الگ الگ معنی رکھتے ہیں اُن الفاظ کے معنی الگ الگ لکھ کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

مصرع - روکھی بھی روٹی حق میں ہمارے ہے شہد و شیر

معنی - دودھ - بہادر

جملہ بچہ شیر پی کر شیر ہو گیا۔

مصرع - آٹا نہیں ہے چھلنی سے چھن چھن گرے ہے نور

معنی - ________ ________

جملہ - ______________________________

مصرع - پیڑا ہر ایک اس کا ہے برفی و موتی چور

معنی - ________ ________

جملہ - ______________________________

مصرع - میلے کی سیر خواہش باغ و چمن نہ ہو

معنی - ________ ________

جملہ - ______________________________

مشق II

ایسے ہی الفاظ جو املا اور اعراب میں یکساں ہوں جمع کر کے جملوں میں استعمال کیجیے۔

لفظ	معنی	جملے
.1		
.2		
.3		
.4		
.5		

SCERT TELANGANA

مشق III

ایسے الفاظ جمع کیجیے جن کا املا ایک ہو مگر اعراب الگ الگ ہوں۔

لفظ	معنی	جملے
.1		
.2		
.3		
.4		
.5		
.6		
.7		
.8		
.9		
.10		

SCERT TELANGANA

کیا یہ میں کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں نظم کو ترنم سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. نظم کا خلاصہ بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. آپ بیتی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. مختلف اجناس کے نام تلگو اور انگریزی زبان میں بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

5. محمودؔ اور ایاز

اسمٰعیل میرٹھی

سلطان محمود غزنوی کا ایک غلام تھا۔ جس کا نام ایاز تھا۔ بڑا ہوشیار و وفادار۔ نیک دل، بے طمع اور با ادب۔ ان اوصاف کی وجہ سے سُلطان اس کی اتنی عزت کرتا تھا کہ امیروں، وزیروں کو بھی اس پر رشک آتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ شکایت سُلطان کے بھی گوش گزار

ہوئی کہ ایک غلام کی اتنی خاطرداری سب کو ناگوار ہے۔ سُلطان نے فرمایا: ''اچھا اس کا جواب کسی موقع پر دیا جائے گا''۔

کچھ عرصے بعد ایک روز سُلطان اپنے امیروں، وزیروں، مصاحبوں اور غلاموں کو ہمراہ لے کر سیر و شکار کے لیے نکلا۔ جب وقت گرم ہو گیا تو شاہی گروہ ایک باغ میں جا ٹھہرا اور سب آدمی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ سُلطان اور امیر ایک طرف بیٹھے بات چیت کر رہے تھے کہ دور سے جرس بجتا سنائی دیا۔ پھر گرد اُڑتی نظر آئی۔ معلوم ہوا کہ کارواں چلا جا تا ہے۔

سُلطان نے ایک امیر کو اشارہ کیا کہ جا کر دریافت کرو کہ ''یہ قافلہ کہاں سے آ رہا ہے؟'' امیر گیا اور فوراً جواب لایا کہ ''حضرت ! یہ قافلہ بخارا سے آتا ہے؟''

سُلطان : ''جائے گا کہاں؟''

امیر : ''حضورِ والا ! یہ بات تو میں نے دریافت نہیں کی''۔

سُلطان : ''خیر تم بیٹھو۔''

اب دوسرے امیر کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور کارواں کی منزلِ مقصود پوچھو۔ وہ جلدی سے گیا اور واپس آیا۔

امیر : ''جنابِ عالی! یہ کارواں غزنی کو جاتا ہے۔''

سُلطان : ''اچھا تو یہ لوگ بخارا سے کب چلے تھے؟''

امیر : ''یہ بات تو میں نے نہیں پوچھی تھی۔ اِرشاد ہو تو اب تحقیق کرآ ؤں؟''

سُلطان : نہیں! تم بیٹھو۔

اب سُلطان نے ایاز کو طلب کیا۔ وہ کسی طرف کھانا تیار کروا رہا تھا۔ فوراً حاضر ہوا۔

سُلطان : دیکھو ایاز! سامنے جو قافلہ چلا آ رہا ہے۔ تم جاؤ اور یہ معلوم کرو کہ یہ لوگ کہاں سے آ رہے ہیں؟

اس وقت کارواں دُور نکل گیا تھا۔ ایاز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جھپٹا اور کارواں کو جالیا۔ امیر کارواں سے ملا اور جو باتیں اس کے نزدیک پوچھنے کے قابل تھیں سبھی پوچھ ڈالیں اور اپنا خوب اطمینان کر کے حضور میں واپس آیا۔

سُلطان : ایاز! کیا خبر لائے؟

ایاز : یہ کارواں بخارا سے آیا ہے۔

سُلطان : کہاں جائے گا؟

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

ایاز : غزنی۔

سُلطان : بخارا سے کب چلا تھا؟

ایاز : آج چالیسواں روز ہے۔

سُلطان : کیا کیا مال لایا ہے؟

ایاز : ریشمی کپڑا، پشمینہ، سمور۔

سُلطان : راستے میں کہیں قافلہ لٹا تو نہیں؟

ایاز : کہتے ہیں ایک رات قزّاق نمودار ہوئے تھے مگر خیریت سے گزری۔ غارت گری کی جرأت نہ کرسکے۔

سُلطان : ان لوگوں کے پاس سامانِ حفاظت کیا ہے؟

ایاز : پچاس مسلح سپاہی بدرقہ کے طور پر کارواں کے ساتھ ہیں۔

سُلطان : امیرِ بخارا کا کچھ حال سُنا!

ایاز : میرِ قافلہ کہتا تھا کہ وہ کاشغر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

سُلطان : اچھا ایاز جاؤ، اپنا کام کرو۔

اُمراء ہیں کہ شرم کے مارے پانی پانی ہوئے جاتے ہیں اور دل ہی دل میں کہہ رہے ہیں کہ یہ لڑکا تو عقل کا پُتلا اور دانائی کی تصویر ہے۔ اگر سُلطان اس کی عزت کرتا اور بڑے بڑے کام لیتا ہے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔

ایاز کام کر کے رخصت ہوا تو سُلطان نے امیروں سے کہا کہ آج کا معاملہ تمھاری اس دن کی شکایت کا جواب ہے۔ تم خود سمجھ لو میں اس کی اتنی قدر کیوں کرتا ہوں۔ امیروں، وزیروں نے بہت معافی چاہی اور سُلطان کی رائے پر تحسین و آفرین کی۔

یہ کیجیے

1. سُلطان محمود غزنوی ایاز کو کیوں پسند کرتا تھا؟
2. کن لوگوں کے ساتھ بادشاہ سیر کے لیے نکلا؟
3. ایاز نے اپنی دانائی کا ثبوت کیسے دیا؟
4. بیربل کی دانائی کا کوئی ایک مختصر واقعہ لکھیے۔

SCERT TELANGANA

دوسرا یونٹ

6. چاند اور تارے

عبارت پڑھیے۔ اظہارِ خیال کیجیے

علامہ شیخ محمد اقبال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ وہ بہت غریب تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:
"میں بہت غریب ہوں جس دن روٹی نہ ملے' بھوکا سوجاتا ہوں۔ بچے بھی بھوکے سوجاتے ہیں۔ میں کیا کروں؟"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: "تمہارے پاس کچھ ہے۔"
اس آدمی نے کہا: "میرے پاس ایک پیالہ اور ایک چادر ہے۔"
تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ۔"
وہ آدمی پیالہ اور چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں چیزیں بیچ دیں جو پیسے ملے اُنہیں اس آدمی کو دے کر کہا کہ "بازار جا کر ایک کلھاڑی لے آؤ۔"
وہ آدمی کلھاڑی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اس میں دستہ لگایا اور پھر فرمایا: "جاؤ! ہر روز جنگل میں جا کر اس سے لکڑیاں کاٹو اور ان کو بیچ کر اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالو۔ پندرہ دن بعد پھر آنا اور مجھے اپنا حال بتانا۔" غریب آدمی پندرہ دن کے بعد پھر آیا اور کہنے لگا:
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت خوش ہوں۔ لکڑیاں ہر روز بِک جاتی ہیں۔ میرے بچے بھی خوش ہیں۔ سبھی گھر والے بھی خوش ہیں۔ اب سب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی باتوں سے بہت خوش ہوے۔ اس کو دعا دی۔ وہ آدمی تھوڑے ہی دنوں میں خوش حال ہوگیا۔
محنت میں بڑی برکت ہوتی ہے۔

سوالات

- غریب آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا؟
- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے غریب آدمی سے کیا دریافت کیا؟
- پیالہ اور چادر کی رقم دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا؟
- کلھاڑی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟
- غریب آدمی جب دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُس نے کیا کہا؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں' اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ڈرتے ڈرتے، دَمِ سحر سے
تارے کہنے لگے قمر سے

نظّارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر

کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا، چلنا مُدام چلنا

بیتاب ہے اِس جہاں کی ہر شئے
کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے

رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب
تارے، انساں، شجر، حجر سب

ہوگا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا

SCERT TELANGANA

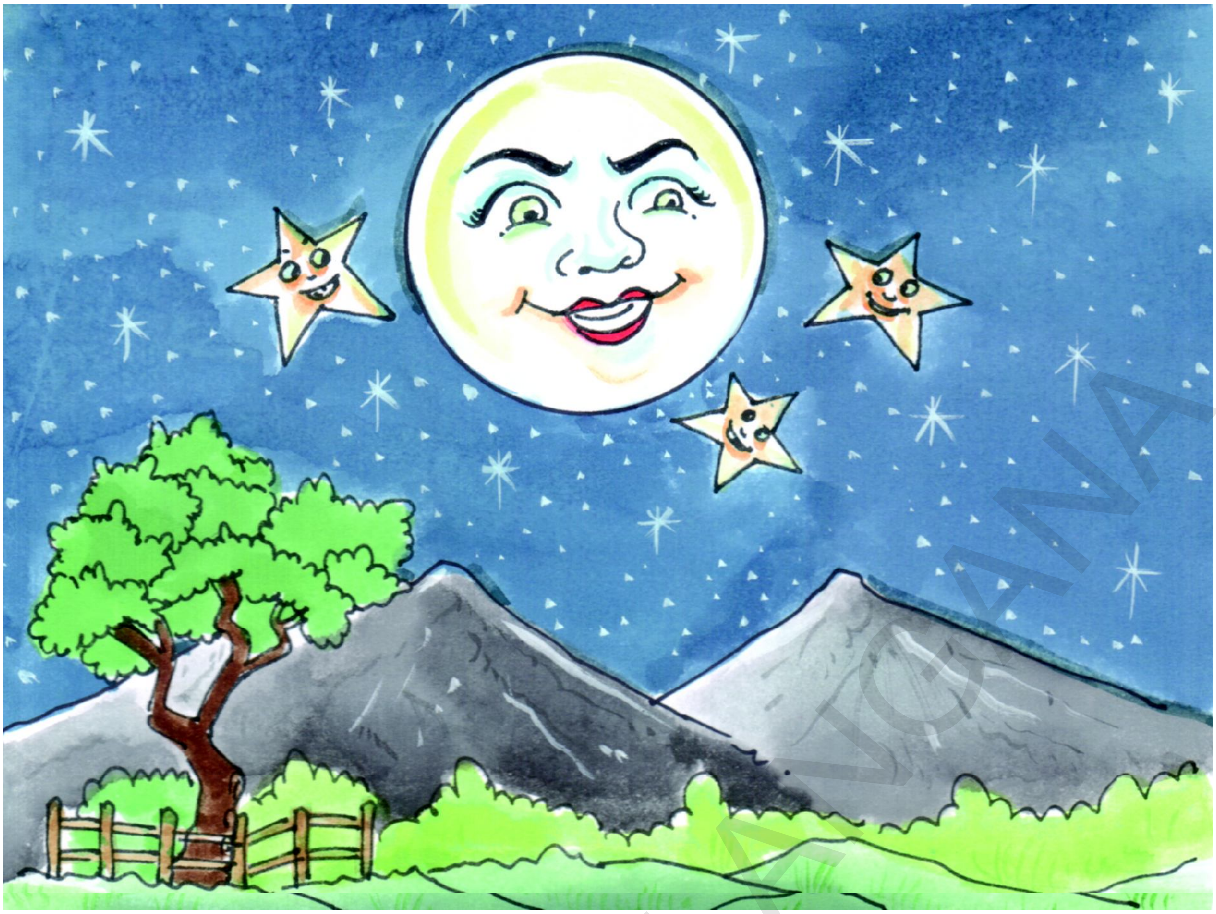

کہنے لگا چاند، ہم نشینو!　　اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی　　یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ　　کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

اس رہ میں مقام بے محل ہے　　پوشیدہ قرار میں اجل ہے

چلنے والے نکل گئے ہیں　　جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حُسن

آغاز ہے عشق، انتہا حُسن

❖❖❖

SCERT TELANGANA

خلاصہ

علامہ اقبال کی نظم چانداور تارے مکالموں پر مبنی ہے۔ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ یہ نظم دراصل ہماری اپنی زندگی سے متعلق ہے۔اس نظم میں تارے چاند سے مخاطب ہوکر پوچھتے ہیں کہ ہم آسمان میں چمک چمک کر تھک گئے ہیں۔صبح وشام ہم چلتے ہی رہتے ہیں اور ہماری طرح اس دنیا کی ہر چیز بے تاب و بے قرار ہے اور کسی کو بھی سکون میسر نہیں جیسے تارے، انسان، درخت اور پتھر سب کے سب سفر کی تکالیف سہتے سہتے تھک گئے ہیں۔ آخر ہم کب تک اپنے سفر کو جاری رکھیں۔آخر ہماری کوئی منزل ہے بھی یا نہیں۔ جواب میں چاند، تاروں کو سمجھاتا ہے کہ حرکت کا نام ہی زندگی ہے اور ہر کوئی اپنی ضرورت کی تکمیل میں بھاگ رہا ہے۔اگر تم سکون اور آرام کی تلاش میں ہو تو سمجھو کہ تم گویا موت کی تلاش میں ہو۔زندگی میں جو کام کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں اور اس دوڑ میں تم کہیں ٹھہر جاؤ گے تو دوڑنے والے تمہیں کچل دیں گے۔تم بھی دوڑنے والوں میں شامل ہوجاؤ، اگر زندہ رہنا چاہتے ہو! کیونکہ حرکت میں ہی برکت ہے۔

❖❖❖

شاعر کا تعارف:

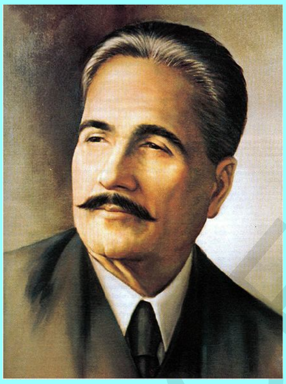

نام	:	شیخ محمد اقبال
تخلص	:	اقبالؔ
مقام ولادت	:	سیال کوٹ
پیدائش و وفات	:	1877ء - 1938ء
خطاب	:	انگریزی حکومت نے سر کے خطاب سے نوازا
شعری مجموعے	:	بانگ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز
اعزازات	:	مختلف اداروں، اکیڈیمیوں نے اعزازات سے نوازا۔

O

SCERT TELANGANA

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ نظم کس سے متعلق ہے اس سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
2. رات کا منظر کیسا ہوتا ہے؟
3. آپ کے گھر کے مختلف افراد کون کون سے کام انجام دیتے ہیں؟
4. چاند اور سورج نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. نظم میں کس کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے؟
2. چاند کا ذکر کن اشعار میں کیا گیا ہے؟
3. نظم میں تاروں کا ذکر کن اشعار میں ہوا ہے؟
4. چاند نے تاروں کو کیا جواب دیا؟
5. نظم پڑھیے اور بتائیے کہ کون کون سفر میں ہیں؟
6. ٹھہر جانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟
7. کون سے شعر میں زمانے کو گھوڑے سے تشبیہ دی گئی ہے؟
8. ''حرکت سے ہی زندگی ہے'' اس بات کا تعلق کون سے شعر سے ہے؟

ب: مندرجہ ذیل جملے پڑھیے۔ ان جملوں سے متعلق اشعار کی شناخت نظم میں کیجیے اور لکھیے۔

1. ہم آخر کب تک چمکتے رہیں گے؟ ....
2. ہر شئے اس جہاں میں بے قرار ہے ....
3. کیا ہم کبھی منزل کو پا بھی سکیں گے؟ ....
4. حرکت کرتے رہنا زمانہ قدیم کی رسم ہے ....
5. حرکت کرنے والے ہی منزل پا لیتے ہیں ....

SCERT TELANGANA

ج: جملے پڑھیے۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیجیے۔

1. دن کام کے لیے ہے تو رات آرام کے لیے ( )
2. دُنیا کی ہر شے متحرک ہے ( )
3. ساکت رہنا کامیابی کی نشانی ہے ( )
4. متحرک رہنا جدید زمانہ کی دین ہے ( )
5. زمانہ گھوڑے کی طرح دوڑ رہا ہے ( )
6. حرکت میں برکت ہے ( )

د: نظم پڑھ کر ہم آہنگ الفاظ اور متضاد الفاظ دیے گئے جدول میں لکھیے۔

ہم آہنگ الفاظ	متضاد الفاظ

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. شاعر نے زمانے کو دوڑتا ہوا گھوڑا کہا ہے۔ کیوں؟
2. ''پوشیدہ قرار میں اجل ہے'' کیسے؟ اس کی وضاحت کیجیے؟
3. چاند کی جگہ آپ ہوتے تو تاروں کو کیا جواب دیتے؟
4. تاروں کا چاند سے سوال کرنا کس حد تک صحیح ہے۔ اظہار خیال کیجیے؟
5. اگر دنیا کی ہر شئے ساکت و جامد ہو جائے تو کیا ہوگا؟ بتلائیے۔

SCERT TELANGANA

6. زندگی میں اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہوتو کیا کرو گے؟

7. کائنات میں ہر شئے بے تاب ہے ایسا کیوں کہا گیا؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. چاند' تاروں سے مسلسل حرکت میں رہنے کے لیے کیوں کہہ رہا ہے؟

2. آپ نے سفر تو کیا ہوگا۔سفر سے متعلق چند جملے لکھیے؟

3. نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے؟

ج: ذیل میں چند الفاظ اور اُن کے مترادفات دیے گئے ہیں۔ اُنھیں تلاش کیجیے اور دی گئی جگہ میں لکھیے۔

کِشت ۔ رات ۔ چھپا ہوا ۔مصاحب ۔ قرار ۔ پنہاں ۔ خواہش ۔ آرام ۔ مصاحبت

گردش ۔ مانگ ۔ حرکت ۔ ابتدا ۔ خاتمہ ۔ کھیت ۔ سکون۔شروع ۔نتیجہ۔ شب

رین ۔ طلب ۔ پوشیدہ ۔ انجام ۔ آغاز ۔ جنبش ۔ ہم نشین ۔ مزرع

مثال: ہم نشین = مصاحبت مصاحب

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

______ = ______ ______

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔2018-19

SCERT TELANGANA

د: نیچے دیے گئے لفظوں سے مرکب الفاظ بنائیے۔

مثال: چیخ + پکار = چیخ پکار

.1	چیخ	پسینہ	.2	شور	مکوڑے
.3	کھیتی	جھوٹا	.4	خون	دھونا
.5	کیڑے	شرابہ	.6	کھانا	پکار
.7	رونا	باڑی	.8	موٹا	پینا

IV. لفظیات

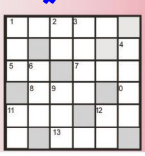

الف: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

سحر ، قمر ، ستم ، قدیم ، شجر

شب ، منزل ، پوشیدہ ، حجر ، فلک

ب: ذیل میں دیے گئے الفاظ کے صحیح معنی منتخب کرکے دی گئی قوس میں لکھیے۔

.1 مدام ____ ہمیشہ ، کبھی کبھی ، ایک ساتھ ( )

.2 بے تاب ____ بے کار ، بے قرار ، بے زار ( )

.3 اشہب ____ اونٹ ، گھوڑا ، ہاتھی ( )

.4 اجل ____ زندگی ، موت ، بدمستی ( )

.5 تازیانہ ____ کوڑا ، علی الصبح ، فرشتہ ( )

V. تخلیقی اظہار

الف: نظم سے آپ کے پسندیدہ اشعار کی تصویر بنائیے اور رنگ بھریے۔

مثلاً ''ہے دوڑتا اشہب زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ''

ب: نظم چاند اور تارے کو مکالموں کی شکل میں لکھیے۔

تارے : ہم کب تک یوں ہی چمکتے رہیں گے

چاند : آپ کا کام تو ہمیشہ چمکتے رہنا ہے

SCERT TELANGANA

تارے : لیکن ہم چمک چمک کرتھک چکے ہیں

چاند : ....

تارے : ....

چاند : ....

تارے : ....

چاند : ....

تارے : ....

ج: چانداورتاروں کے مکھوٹے لگا کراوپر کے مکالمے ادا کرتے ہوئے اداکاری کیجیے۔

VI. توصیف

1. چاند، تارے، سورج، گرمی، سردی اور برسات سے متعلق دوسری زبانوں میں لکھی گئی نظموں کو پڑھیے اور اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنائیے۔

VII. منصوبہ کام

1. قدرتی مناظر پر لکھی گئی نظمیں جمع کیجیے۔
2. بچوں سے متعلق نظموں کو جمع کیجیے۔ اُن کا مطلب اپنے اُستاد سے معلوم کیجیے اور اِسے دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

☆ ذیل کے شعر میں خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

انجام ہے اس خرام کا حسن
آغاز ہے عشق، انتہا حسن

مندرجہ بالا شعر میں دولفظ ''آغاز'' اور ''انتہا'' آئے ہیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسے ''تضاد'' کہتے ہیں۔

کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہوں 'صنعت تضاد' کہتے ہیں۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

مشق:

1. صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　　عمر یونہی تمام ہوتی ہے

اس شعر میں صنعتِ تضاد کی نشان دہی کیجیے۔

2. نظم پڑھیے اور اس شعر کی نشان دہی کیجیے جس میں صنعت تضاد کا استعمال ہوا ہے۔

3. مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجیے۔

سحر ، قمر ، سفر ، حجر ، نظر

یہ تمام الفاظ ایک ہی حرف اور آواز پر ختم ہو رہے ہیں۔ ایسے الفاظ کو شاعری کی اصطلاح میں قافیہ کہتے ہیں؟

اس نظم میں جو قافیے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں تلاش کیجیے اور لکھیے ۔

________ ________ ________ ________

________ ________ ________ ________

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. میں نظم ترنم سے پڑھ سکتا ہوں اور اُس کا مطلب بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔　　ہاں / نہیں
2. اس نظم کا خلاصہ لکھ سکتا/لکھ سکتی ہوں۔　　ہاں / نہیں
3. نظم کو مکالموں کی شکل میں لکھ سکتا ہوں اور کردار کی اداکاری کر سکتا/سکتی ہوں۔　　ہاں / نہیں
4. دیے گئے اشاروں کے مطابق تصویر اُتار کر اُس سے متعلق جملے لکھ سکتا/سکتی ہوں۔　　ہاں / نہیں

صحیح سمت میں مسلسل محنت کامیابی کی ضمانت ہے۔

SCERT TELANGANA

دوسرا یونٹ

7. ایک خط

(پنڈت جواہر لعل نہرو کا خط اپنی بیٹی اِندرا کے نام)

سوالات

❀ تصویر میں کون کون ہیں؟

❀ تصویر میں چاچا نہرو اپنی چہیتی بیٹی اندرا سے کیا گفتگو کر رہے ہوں گے؟ سوچ کر بتایئے۔

❀ چاچا نہرو اور اندرا گاندھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

❀ سبق کی تصاویر دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔

❀ سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔

❀ خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

پیاری بیٹی!

تمھیں اپنی سال گرہ کے موقع پر تحفے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اب بھی کوئی کمی نہیں۔لیکن میں نینی جیل سے تمھارے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے، جیسے کوئی پری تمھیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھیں جیل کی اونچی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہنے لگتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس ''عقل مند'' کی کہانی یاد آجاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے۔

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیاح، علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیون سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اُس نے سیکڑوں مصیبتیں اٹھائیں اور ہزاروں خطروں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔اس کا زیادہ تر وقت نالندہ ودیا پیٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پتر کے قریب واقع تھی۔اُس شہر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

ہیون سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہوگیا۔حتّٰی کہ اُس کو فاضلِ قانون (بُدھ مَت) کا خطاب دیا گیا۔ پھر اُس نے سارے ہندوستان کا سفر کیا۔اس عظیم الشان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور اُن کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔اِس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔اُس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی:

یہ ایک شخص کا قصّہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر ''کرنا سونا'' میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار، بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا۔ ہیون سانگ نے سفر نامے میں لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھے رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اور اس عجیب وغریب انداز میں بڑی شان سے اِدھر اُدھر پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ

SCERT TELANGANA

”میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے۔اس لیے میں نے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔اور چوں کہ تم سب لوگ جہالت کے اندھیرے میں رہتے ہو، مجھے تم پر ترس آتا ہے، اس لیے میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔“
ہاں تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم و حکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں بھی ہو، اُس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ سما سکے اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں۔ اسی لیے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے اور اس بحث و مباحثے سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں۔ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا، کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے، تو اُسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں، اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ ڈالا، ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں، اتنی باتیں اِس خط میں کیسے آسکتی ہیں!

تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمھاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو یا تم کسی پریشانی میں ہو تو تم کو ماں سے بہتر ساتھی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بیٹی! __________ میری دُعا ہے کہ تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبت اور نیک خواہشات کے ساتھ

جواہر لعل نہرو

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

مصنف کا تعارف:

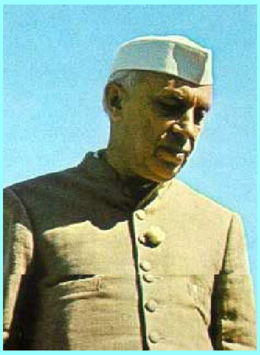

نام	:	پنڈت جواہر لعل نہرو
مقامِ ولادت	:	الٰہ آباد
پیدائش و وفات	:	1889ء - 1964ء
تصانیف	:	”تاریخ عالم کی جھلکیاں“ تلاش ہند ۔
		”باپ کے خط بیٹی کے نام“ (خطوط کا مجموعہ)
عہدہ	:	ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم

یہ کیجیے

I. سنیے ۔ بولیے

1. اس خط کا مرکزی خیال کیا ہے؟
2. اس سبق میں پنڈت نہرو نے اپنی بیٹی کو مشورہ دیا ہے ۔ آپ بھی اپنے چھوٹوں کو کیا مشورہ دیں گے؟
3. ”ماں سے بہتر کوئی ساتھی نہیں“ وضاحت کیجیے ۔

II. پڑھیے ۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے ۔

1. یہ خط کس نے کس کو لکھا؟
2. اس سبق میں بہت سے گاؤں اور شہروں کے نام آئے ان کی نشان دہی کیجیے ۔
3. ”وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا“ ! یہاں ’وہ‘ کس کے لیے کہا گیا؟
4. اس سبق میں جو کہانی دی گئی ہے اسے لکھیے ۔
5. ”تم اس لحاظ سے خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمہاری ماں ہے“ یہ الفاظ کس نے کس سے کہے؟

ب: ذیل میں چند جملے دیے جا رہے ہیں ۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی کیجیے ۔

1. ہیوٴن سانگ نے اپنا زیادہ تر وقت نالندہ ودیا پیٹھ میں گذارا ۔
2. ہیوٴن سانگ کو پدم شری کا ایوارڈ دیا گیا ۔
3. جو شخص پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھا کرتا تھا وہ شہر پٹنہ سے آیا ۔
4. خطوط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتے ۔
5. پنڈت نہرو نے اپنی بیٹی کے نام خط تہار جیل سے لکھا ۔

SCERT TELANGANA

ج: سبق کا دوسرا پیراگراف پڑھیے دیے گئے جوابات کے ایک سے زائد سوالات لکھیے۔

سوال: 1. ______________________

2. ______________________

جواب: اس سیاح کا نام ہیوَن سانگ تھا۔

سوال: 1. ______________________

2. ______________________

جواب: ہیوَن سانگ علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا تھا۔

سوال: 1. ______________________

2. ______________________

جواب: اس نے اپنا زیادہ وقت نالندہ وِدیا پیٹھ میں گذارا۔

سوال: 1. ______________________

2. ______________________

جواب: نالندہ وِدیا پیٹھ شہر پاٹلی پتر میں واقع تھی۔

سوال: 1. ______________________

2. ______________________

جواب: پاٹلی پتر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. اس سبق سے ہمیں کس بات کا درس ملتا ہے۔
2. پنڈت نہرو نے سالگرہ کے موقع پر اپنی بیٹی کو تحفہ میں خط دیا تھا۔ آپ کی سالگرہ پر آپ کو کون سے تحائف ملے۔ لکھیے۔
3. خط میں پنڈت نہرو نے اپنی بیٹی کے لیے کس بات کی تمنا کی ہے؟
4. پنڈت نہرو نے اندرا کو کیوں خوش قسمت کہا؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. کیا آپ نے کسی مقام کا سفر کیا ہے؟ وہاں کا آنکھوں دیکھا حال لکھیے۔
2. آپ کی زندگی کا ایسا واقعہ لکھیے جس میں آپ کو کسی کی نصیحت مددگار ثابت ہوئی ہو۔
3. جدوجہد آزادی میں کن کن مجاہدین آزادی نے حصہ لیا تھا ان میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔
4. اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں آپ انھیں کوئی مشورہ دیجیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018
SCERT TELANGANA

IV. لفظیات

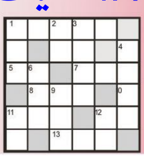

الف: ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی جدول میں تلاش کیجیے۔

1. ہمارے رہنماؤں نے جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔
2. چار مینار کو دیکھنے ہر روز کئی سیاح آتے ہیں۔
3. عامر ایک دانش مند لڑکا ہے۔
4. مہاتما گاندھی ایک سیاستداں کے علاوہ فاضل قانون بھی تھے۔
5. آزاد میدان پر آج عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔
6. ابن بطوطہ کے سفرنامے بہت مشہور ہیں۔

راحت	مصیبت
سیاحت کرنے والا	پڑھنے والا
بے وقوف	سمجھدار
قانون کے ماہر	ڈاکٹر
چھوٹا	بہت بڑا
سفر کے حالات پر لکھی گئی کتاب	سفر پر جانا

I. ذیل کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

خوش قسمت ، خوش مزاج ، خوش اخلاق

بے حساب ، بے فکر ، بے گناہ

پہلی سطر میں ''خوش'' اور دوسری سطر میں ''بے'' لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ یہ سابقہ کہلاتے ہیں۔

II. سابقے ''خوش'' اور ''بے'' کا استعمال کرتے ہوئے آپ بھی پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔

خوش : __________ ، __________ ، __________ ، __________

بے : __________ ، __________ ، __________ ، __________

III. خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

عقل مند، دولت مند ، حاجت مند ، ضرورت مند

دل دار ، عزت دار، مکان دار ، قرض دار

پہلی سطر کے الفاظ میں ''مند'' اور دوسری سطر میں ''دار'' لفظ کے آخر میں آئے ہیں۔ یہ لاحقے کہلاتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

IV. لاحقے ''مند'' اور ''دار'' لگا کر پانچ پانچ الفاظ بنایئے۔

مند : ________ ، ________ ، ________ ، ________

دار : ________ ، ________ ، ________ ، ________

V. مندرجہ ذیل الفاظ سے سابقے/لاحقے کی نشان دہی کیجیے۔

دکان دار، عقل مند، بے محل، سمجھ دار، خوش مزاج، حاجت مند، دردمند، بے چین، خوش خلق

سابقے : ________ ، ________ ، ________ ، ________

لاحقے : ________ ، ________ ، ________ ، ________

V. تخلیقی اظہار

پولیس انسپکٹر کے نام ایک خط لکھیے جس میں محلے میں ہو رہی چوریوں کی شکایت ہو۔

VI. توصیف

1. ذیل میں اُردو میں دعوت نامہ دیا جا رہا ہے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیجیے۔

محترم/محترمہ ________ السلام علیکم

الحمد للہ

نورِ چشمی بنت

کی شادی خانہ آبادی ہمراہ

نورِ چشم فرزند

ہونا قرار پایا ہے

اس محفل نکاح میں آپ کی شرکت و ہم طعامی باعث مسرت

چشم براہ، متمنی شرکت،

Cell:

شادی خانہ آبادی

پروگرام

نظامِ کار

مورخہ 16 دسمبر 2012 بروز جمعہ

آمد بارات ________ بجے شب

نکاح ________ بجے شب

طعام ________ بجے شب

رخصتی ________ بجے شب

مقام

2. مختلف عنوانات پر مشتمل دعوت ناموں کو جمع کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

قریبی پوسٹ آفس جا کر پوسٹ کارڈ، انلائنڈ لیٹر، کوریئر اور دیگر اسٹامپس اکٹھا کیجیے۔ دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

VIII. زبان شناسی

وہ فعل جس کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے سے تعلق رکھتا ہو **فعل ماضی** کہلاتا ہے۔

جیسے: احمد نے کہا۔ صادق نے لکھا۔

☆ ان جملوں پر غور کیجیے اور فرق کو پہچانیے۔

احمد آیا	احمد آیا ہے	احمد آیا تھا	احمد آ رہا تھا	احمد آیا ہوگا	اگر/کاش احمد آیا ہوتا

جدول سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ ماضی میں احمد کے آنے کی چھ صورتیں ہیں۔

☆ پہلی صورت میں صرف احمد کے آنے کا ذکر ہے یعنی احمد آیا۔

وہ فعل جس سے کسی فعل کا کرنا معلوم ہو **فعل ماضی مطلق** کہلاتا ہے۔

☆ دوسری صورت میں احمد کو آئے تھوڑی دیر ہوئی یعنی احمد آیا ہے۔

وہ **فعل ماضی** جس میں کسی کام کو انجام پائے تھوڑا ہی وقت ہوا ہو۔ **فعل ماضی قریب** کہلاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ ''ہے'' پر ختم ہوتا ہے۔

☆ تیسری صورت میں احمد کو آئے ہوئے بہت دیر ہو چکی ہے۔

وہ **فعل ماضی** جس میں کسی کام کو انجام پائے ہوئے بہت دیر ہو چکی ہو **فعل ماضی بعید** کہلاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ ''تھا'' پر ختم ہوتا ہے۔

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. میں سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. سبق پڑھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. دیگر زبانوں میں دعوت نامہ تحریر کر سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. خط لکھ سکتا ہوں اور خطوط کا جواب دے سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

دوسرا یونٹ

8. رباعیات

امجدؔ اور انیسؔ

رباعی پڑھیے ۔ اظہار خیال کیجیے

کم ظرف اگر دولت و زر پاتا ہے
مانند حباب ابھر کے اتراتا ہے
کرتے ہیں ذرا سی بات پر فخر خسیس
تنکا تھوڑی ہوا سے اُڑ جاتا ہے

سوالات

- آپ کون کون سے اصناف سخن سے واقف ہیں؟
- نظم کسے کہتے ہیں؟
- چار مصرعوں والی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں' اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

لے لے کے خدا کا نام چلاتے ہیں
پھر بھی اثر دعا نہیں پاتے ہیں
کھاتے ہیں حرام لقمہ پڑھتے ہیں نماز
کرتے نہیں پرہیز دوا کھاتے ہیں
(امجدؔ)

تشریح: امجدؔ اپنی اِس رباعی میں اِس بات کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری دعاوں میں اثر باقی نہیں رہا اور ہماری دعائیں مقبولیت کا درجہ نہیں پارہی ہیں کیونکہ حرام کھانے سے دُعا قبول نہیں ہوتی ۔ یہ بات ایسی ہی ہوئی جیسے بغیر پرہیز کے دوا کھاتے ہیں جس سے مرض دور نہیں ہوتا۔ مرض کو دور کرنا ہے تو دوا کھانا ضروری ہے اور جب دوا کھاتے ہیں تو چند چیزوں سے پرہیز کرنا بھی لازم ہے۔

SCERT TELANGANA

جب تک بس چلے کھلالو کھالو
سائل کو کبھی نہ اپنے در سے ٹالو
ممکن ہے کسی روز ہُما بھی پھنس جائے
ہر ایک طائر کو تم دانہ ڈالو (امجدؔ)

تشریح: امجدؔ اپنی اس رباعی میں محتاجوں اور ضرورتمندوں کی حاجتوں کو پورا کرنے پر زور دیتے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو متاعِ عزیز عطا کرتا ہے اُسے غنیمت جانو اور اِس عرصۂ حیات کو نیک کاموں اور خیر و خیرات میں مشغول کرو۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کی یہ نیکیاں آپ کی آخرت میں جزا کا سامان بنے اور آپ کی آخرت سنور جائے۔

SCERT TELANGANA

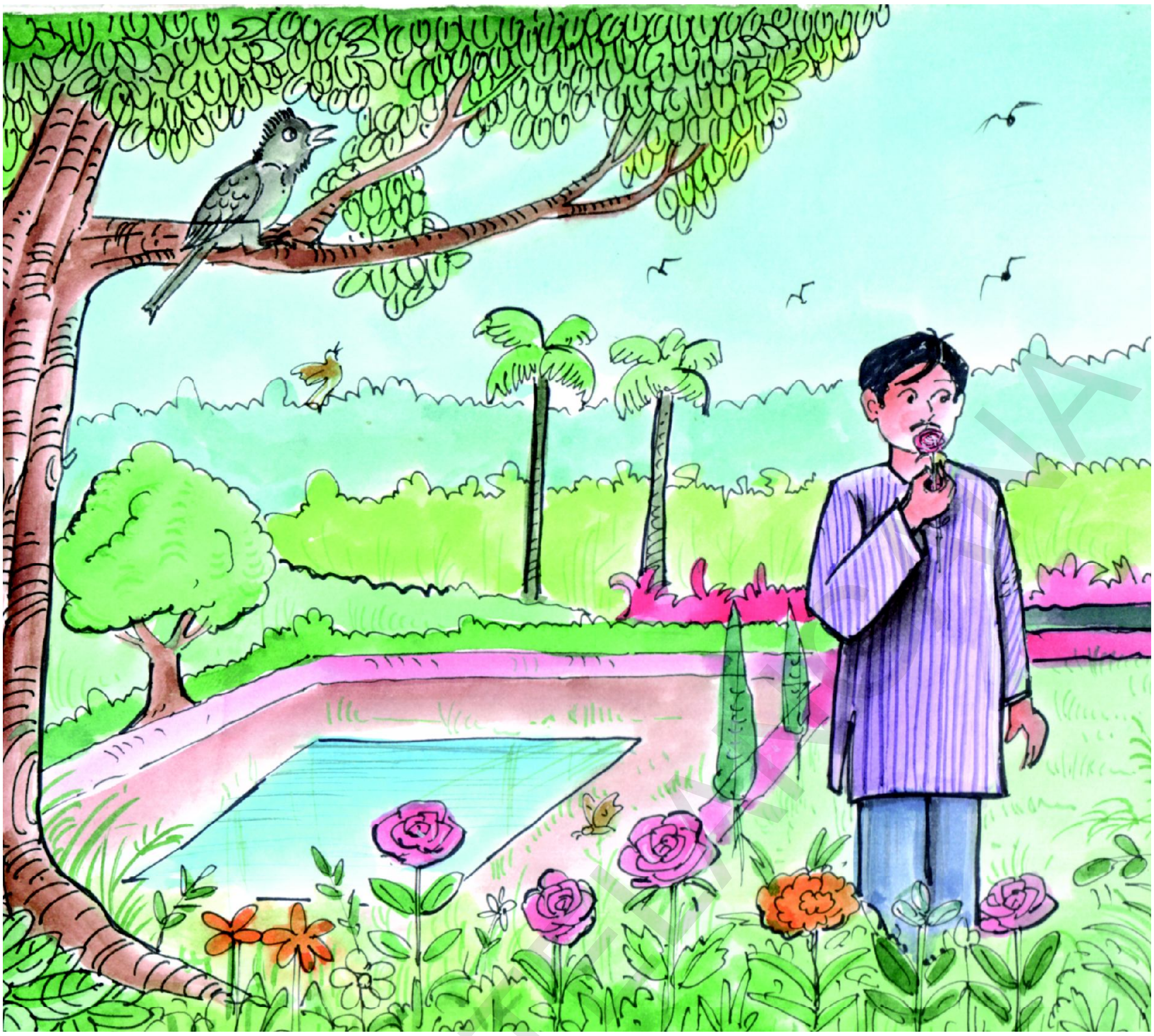

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پر گفتگو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تیری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے (انیسؔ)

تشریح: انیس اپنی رباعی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دُنیا کے ہر ذرے میں تیرا ظہور ہے۔ ہر طائر کی زبان تیری تعریف سے تر ہے اور ہر جگہ اہل نظر کے لیے تیرے جلوے موجود ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہر شے میں بس تو ہی تو ہے اور یہ ساری کائنات تیرے جلووں سے پُر ہے۔

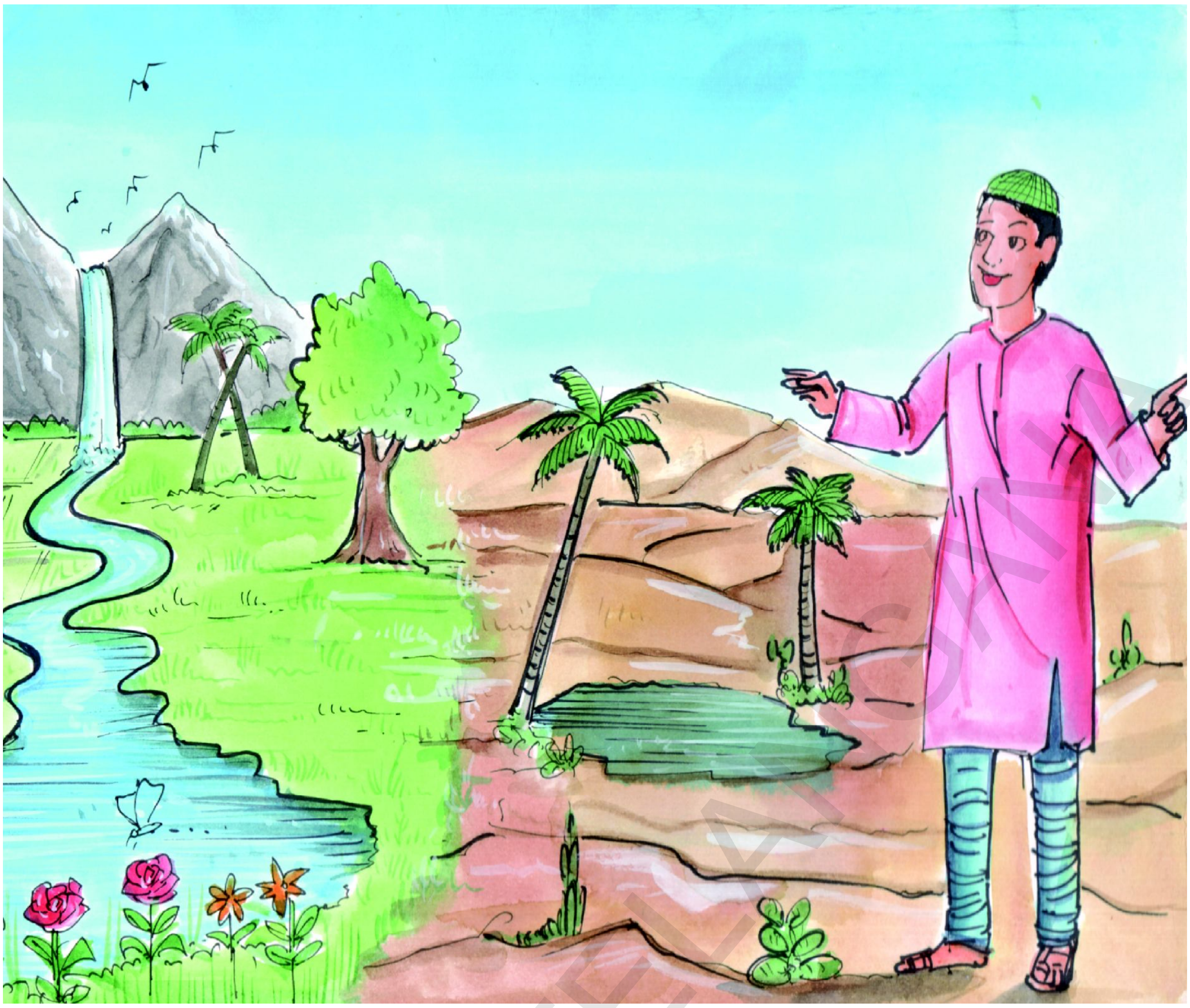

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر سو تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں (انیسؔ)

تشریح: خدا کی قدرت سارے عالم میں پھیلی ہوئی ہے جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی چیزیں بنائی ہیں جیسے باغ جس میں ایک پھول دوسرے پھول سے الگ' اُس کی بُو بھی الگ یا صحرا کہ دور دور تک ریت پھیلی ہوئی یا پھر زمین میں چھپے ہوئے معدن جہاں سے لوہا۔ سونا۔ کوئلہ وغیرہ نکلتا ہے۔ شاعر مجبور ہے کہ وہ کیا کیا دیکھے اُس کی دو آنکھیں حیرت زدہ ہیں وہ کیا کیا دیکھے کہاں دیکھے۔ آنکھوں کی بصارت بھی مجبور ہے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

شاعر کا تعارف:

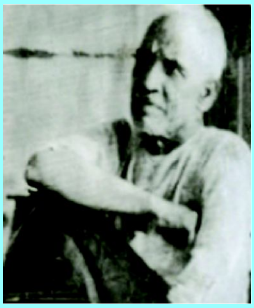

نام	:	سید احمد حسین امجؔد
تخلص	:	امجؔد
مقامِ ولادت	:	حیدرآباد
پیدائش ووفات	:	1888ء - 1961ء
لقب	:	حکیم الشعرا، صوفی سرمد
شعری مجموعے	:	ریاضِ امجد، رباعیاتِ امجد، خرقہ امجد، کلیاتِ امجد

شاعر کا تعارف:

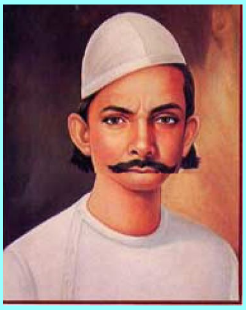

نام	:	میر ببر علی انیؔس
تخلص	:	انیؔس
مقامِ ولادت	:	فیض آباد
پیدائش ووفات	:	1803ء - 1874ء
خطاب	:	خاتم الکلام

صنف کی تعریف:

ایسی چار مصرعوں والی نظم جس کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہو''رباعی'' کہلاتی ہے۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

حسب ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. یہ رُباعیاں کس سے متعلق ہیں اور ان سے ہمیں کیا درس ملتا ہے۔
2. دنیا کی ساری مخلوق اللہ کی ثناء بیان کرتی ہے۔ آپ کس طرح اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔
3. دعا عبادت کا مغز ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے کیا کیا دعائیں مانگتے ہیں۔
4. آپ کو کون سے قدرتی مناظر پسند ہیں اور کیوں؟
5. جب کوئی ضرورتمند آپ کے پاس آئے تو آپ کس طرح اس کی مدد کریں گے۔

SCERT TELANGANA

II. پڑھیے۔لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. کس رباعی میں خدا کی حمد و ثنا بیان کی گئی ہے؟ پڑھیے اور لکھیے ۔
2. ''ہماری دعاؤں میں اثر باقی نہیں رہا اور ہماری دعائیں مقبولیت کا درجہ نہیں پا رہی ہیں''۔ رباعی کے اُن اشعار کو پڑھیے جن میں اس عبارت کا مفہوم پایا گیا ہے۔
3. رباعی کے اُن اشعار کو پڑھیے جن میں قدرت کے حسین مناظر کی عکاسی کی گئی ہے۔
4. شاعر کے حیران ہونے کی وجہ کیا ہے؟
5. کس رباعی میں ہمدردی اور مدد کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟ لکھیے ۔
6. شاعر کی نظر میں دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟
7. ''ممکن ہے کسی روز ہُما بھی پھنس جائے'' اس کا کیا مطلب ہے؟
8. ہر شے میں خدا کی موجودگی کا احساس دلانے والی رباعیاں کون سی ہیں؟

ب: اِن مصرعوں کے صحیح جوڑ بنایئے اور پڑھیے۔

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے	پھر بھی اثرِ دعا نہیں پاتے ہیں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں	ہر ایک طائر کو تم دانہ ڈالو
بلبل کی زباں پر گفتگو تیری	ممکن ہے کسی روز ہما بھی پھنس جائے
گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں	لے لے کے خدا کا نام چلاتے ہیں

ج: رباعیوں میں ذیل کے الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے اُنھیں خط کشید کیجیے اور اُنھیں رباعی کے لحاظ سے سلسلہ وار ترتیب میں لکھیے۔

جلوے، زباں، دانہ ، دریا، ممکن، نماز، حیراں، پھول، رنگ، دوا

_____ _____ _____ _____ _____

_____ _____ _____ _____ _____

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. شاعر کہتا ہے کہ ''سائل کو کبھی نہ اپنے در سے ٹالو'' اگر آپ کے پاس کوئی مدد کے لیے آئے تو آپ کیا کریں گے؟
2. قدرت کا جلوہ کائنات کی ہر شئے میں نمایاں ہے۔ اِس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔
3. شاعر کہتا ہے کہ دعاوں میں اثر نہیں رہا۔ آپ اپنی دُعاوں کو پُر اثر بنانے کے لیے کیا کریں گے۔

SCERT TELANGANA

4. اِن رُباعیوں سے آپ کو کیا درس ملا اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

5. اگر آپ کا سائل سے سامنا ہوا تو آپ اُس سے کس طرح پیش آئیں گے؟

6. آپ اپنے بڑوں اور چھوٹوں سے کس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. انیسؔ اور امجدؔ کی ایک ایک رباعی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2. آپ نے کبھی سیر و تفریح کی ہوگی۔ وہاں کا منظر کیسا تھا اپنے لفظوں میں لکھیے۔

3. کوئی ایسا واقعہ تحریر کیجیے جہاں آپ نے ایک ضرورتمند کی مدد کی ہو؟

4. ایک انسان میں کون کون سی اچھی خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے؟

IV. لفظیات

الف: ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گلشن ، صبا ، جلوہ ، صحرا ، معدن ، کوہ ، سائل ، طائر

ب: ذیل کے جملے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کے ہم معنی الفاظ رباعیوں میں تلاش کیجیے اور اُنھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. احمد روزی کی تلاش میں حیدرآباد گیا۔

2. کوئی بات چیت کر رہا ہو تو درمیان میں نہ بولیں۔

3. بلی نے چوہے کو اپنا نوالہ بنایا۔

4. صحتمند رہنے کے لیے تفریح ضروری ہے۔

5. موبائیل فون کے گم ہو جانے پر اصغر پریشان ہو گیا۔

6. اس خیالی پرندے کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جس کے سر پر سے گزرتا ہے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

7. ریاض نے اختر کے دروازہ پر دستک دی۔

.1 ______________________________

.2 ______________________________

.3 ______________________________

.4 ______________________________

.5 ______________________________

.6 ______________________________

.7 ______________________________

ج: قدرتی مناظر سے متعلقہ الفاظ سے جملے بنائیے۔

مثال: کوہِ ہمالیہ سے گنگا ندی نکلتی ہے۔

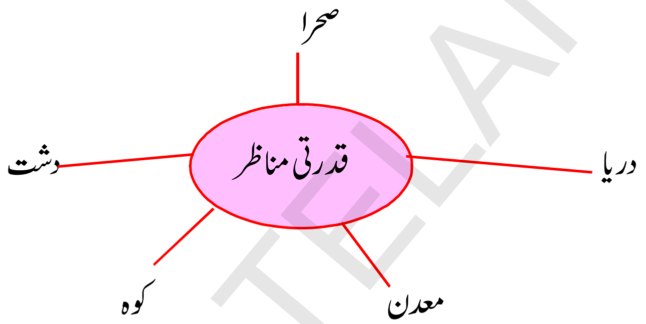

V. تخلیقی اظہار

1. قدرت کے مناظر پر ایک کہانی لکھیے۔

2. میر انیسؔ کی رباعی ’’گلشن میں پھروں کہ سیرِ صحرا دیکھوں‘‘ .... کی تصویر بنائیے۔ اُس میں رنگ بھریے اور اُس کے بارے میں چند جملے لکھیے اور دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

3. کتب خانہ کے چند کتابوں کا مطالعہ کیجیے۔ قدرتی مناظر، نیکی اور بھلائی پر مبنی آپ کی پسندیدہ نظموں، رباعیوں اور کہانیوں کو جمع کیجیے۔ اُنھیں پڑھیے۔ اُس کا مطلب اُستاد کی مدد سے لکھیے۔ اُس کو دیواری رسالہ پر لگائیے۔

SCERT TELANGANA

VI. توصیف

1. اِن رباعیوں میں آپ نے قدرت کے مناظر کے علاوہ نیکی اور بھلائی کے بارے میں اچھی اچھی باتیں جان چکے ہیں اُسی طرح انگریزی اور تلگو یا دیگر زبانوں میں موجود نیکی اور بھلائی کی اچھی باتوں کو بتانے والے اقوال/اشعار کو جمع کیجیے لکھیے اور کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

2. طلبا کے دو گروہ بنائیں۔ایک گروہ رباعی میں موجود کوئی ایک لفظ کہے' دوسرا گروہ اس رباعی کو پڑھے جس میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

3. آپ کی جماعت میں رباعیوں کو عمدہ ترنم سے کوئی تو پڑھتا ہوگا۔آپ بھی اس رباعی کو اُسی طرح ترنم سے پڑھیے۔

VII. منصوبہ کام

قدرتی مناظر پر مبنی تصویریں اخبارات' رسائل وغیرہ سے حاصل کیجیے اور اُس کا ایک البم تیار کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

فعل ماضی کی پہلی تین اقسام ماضی مطلق' ماضی قریب و ماضی بعید سے متعلق آپ پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم دیگر اقسام جیسے ماضی استمراری' ماضی احتمالی و ماضی تمنائی سے متعلق پڑھیں گے۔

ان جملوں پر غور کیجیے اور فرق کو پہچانیے۔

احمد آیا	احمد آیا ہے	احمد آیا تھا	احمد آ رہا تھا	احمد آیا ہوگا	اگر/کاش احمد آیا ہوتا

☆ چوتھی صورت میں احمد کے آنے کا فعل ابھی جاری ہے مکمل نہیں ہوا ہے۔

وہ فعل ماضی جس سے کسی کام کا گذشتہ زمانے میں جاری رہنا معلوم ہوتا ہے وہ فعل ''ماضی استمراری'' کہلاتا ہے اس کی پہچان یہ ہے جملہ ''رہا تھا'' پر ختم ہوتا ہے۔

☆ پانچویں صورت میں احمد کے آنے کے بارے میں شک پایا جا رہا ہے۔

وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کا گزشتہ زمانے میں ہونا شک واحتمال کے ساتھ ہو''فعل ماضی شکیہ یا احتمالی'' کہتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ ''رہا ہوگا'' پر ختم ہوتا ہے۔

☆ آخری صورت میں احمد کا آنا شرط کے ساتھ پایا جا رہا ہے۔

وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں کوئی شرط یا تمنا پائی جائے۔اسے فعل ماضی شرطیہ/تمنائی کہتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ ''کاش'' یا ''اگر'' سے شروع ہوگا۔

SCERT TELANGANA

اس طرح فعل ماضی کی چھ قسمیں ہوئیں۔

ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری/ناتمام	ماضی احتمالی/شکیہ	ماضی تمنائی/شرطیہ

الف: ان جملوں کو پڑھیے اور سمجھ کر فعل ماضی کے اقسام کی نشان دہی کیجیے۔

1. کاش! میں گیا ہوتا ( )
2. طیبہ کتاب پڑھی ( )
3. سلمٰی ابھی گھر گئی ( )
4. بارش ہوئی ( )
5. شاداں کھیل رہی تھی ( )
6. اگر تم خط لکھے ہوتے ( )
7. شاید نفیس برتن صاف کر رہی ہے ( )
8. گلشن میں پھول مہکا ہے ( )
9. شریف آیا تھا ( )
10. پرندے چہچہا رہے تھے ( )

ب: جدول کے مطابق دو دو جملے بنائیے۔

ماضی کے اقسام	جملے	جملے
ماضی مطلق		
ماضی قریب		
ماضی بعید		
ماضی استمراری/ناتمام		
ماضی احتمالی/شکیہ		
ماضی تمنائی/شرطیہ		

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. رباعیوں کو ترنم کے ساتھ پڑھ کر مطلب بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. رباعی سے متعلق تصویر اُتار سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. دوسری زبانوں سے رباعیوں، نظموں کو حاصل کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. قدرت کی صناعی اور قدرتی مناظر سے متعلق کہانی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

9. گپ بازی کی سزا

سرسری مطالعہ

عصمت چغتائی

بلو کو ہمیشہ سے گپیں مارنے کا شوق تھا۔ ایسی ایسی ہانکتے کہ بس کیا بتائیں۔ ایک دن کہنے لگے۔

''آئس لینڈ میں برف ہی برف ہوتی ہے۔ لوگ برف کے گھروں میں رہتے ہیں۔ وہاں برف کی سڑکیں، برف کے سینما گھر، برف کے اسکول ہوتے ہیں۔ وہاں سب برف کے پیڑ ہوتے ہیں۔ آئس کریم کی نارنگیاں، کیلے، ناشپاتیاں، امرود، اناناس اور آم ہوتے ہیں۔ وہاں بھیڑیں اور بکریاں چاکلیٹ آئس کریم کی ہوتی ہیں، اور برف کی لال لال آگ پر برف کی روٹیاں پکتی ہیں۔''

''ہے............ بیوقوف۔ برف کی کیسے آگ سُلگ سکتی ہے۔'' جمو سے زیادہ ضبط نہ ہوسکا''۔

''جلتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔''

''نہیں بیٹے۔ برف کی آگ نہیں جلتی۔'' ابا نے نہایت عالمانہ انداز میں عینک کے اوپر سے جھانک کر سمجھایا۔

''نہیں اب............ جلتی ہے۔'' بلو نے بگڑ کر کہا۔

’’تم نہایت بے وقوف ہو۔نرے احمق ....‘‘ابا نے ڈانٹ کر ثابت کر دیا کہ ببلو گپ ہانک رہا ہے۔

ببلو کا بہت مذاق اُڑا اور ایک دم سے ان کی گپ بازی کی دھوم مچ گئی۔ اب تو یہ حال ہو گیا کہ ببلو اگر کہتے ’اماں ہمیں بھوک لگی ہے‘ تو کوئی یقین نہ کرتا۔

ایک دن جب ببلو اپنے کمرے میں سونے کے لیے گئے تو وہاں سے سرپٹ دوڑتے ہوئے آئے اور دادی اماں کی گود میں چڑھ گئے۔

’’اے ببلو، سوتے کیوں نہیں، جاؤ اپنے کمرے میں۔‘‘ دادی اماں بولیں۔

’’نہیں۔‘‘

’’کیوں؟‘‘

’’شیر!‘‘

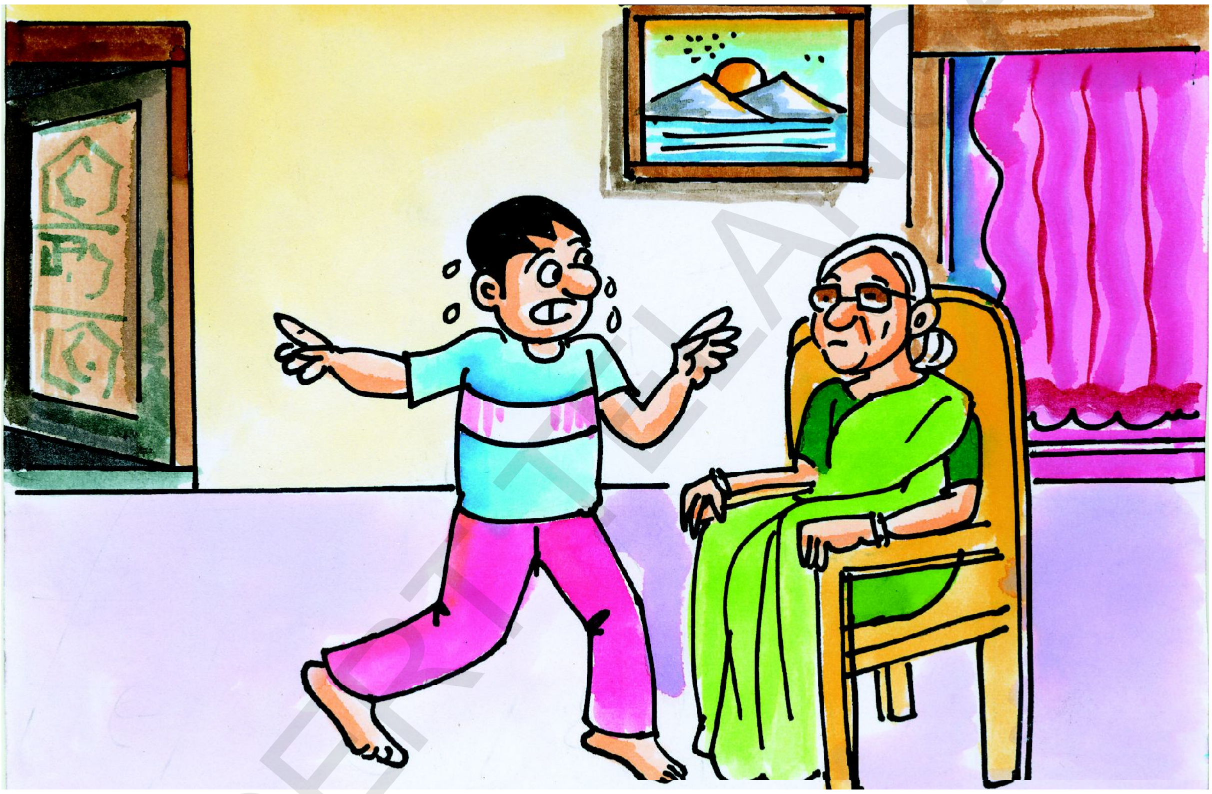

’’شیر! کیسا شیر؟‘‘

’’شیر!............اِتنا بڑا!!............‘‘ (جتنے ہاتھ پھیل سکے پھیلا کر۔ ببلو نے ناپ بتائی۔)

’’کہاں ہے شیر؟‘‘ ابا جان نے غصہ کر کے پوچھا۔

’’ہمارے پلنگ کے نیچے۔‘‘

’’پھر تم جھوٹ بولے۔‘‘ ابا نے بڑی بڑی آنکھیں نکالیں۔

SCERT TELANGANA

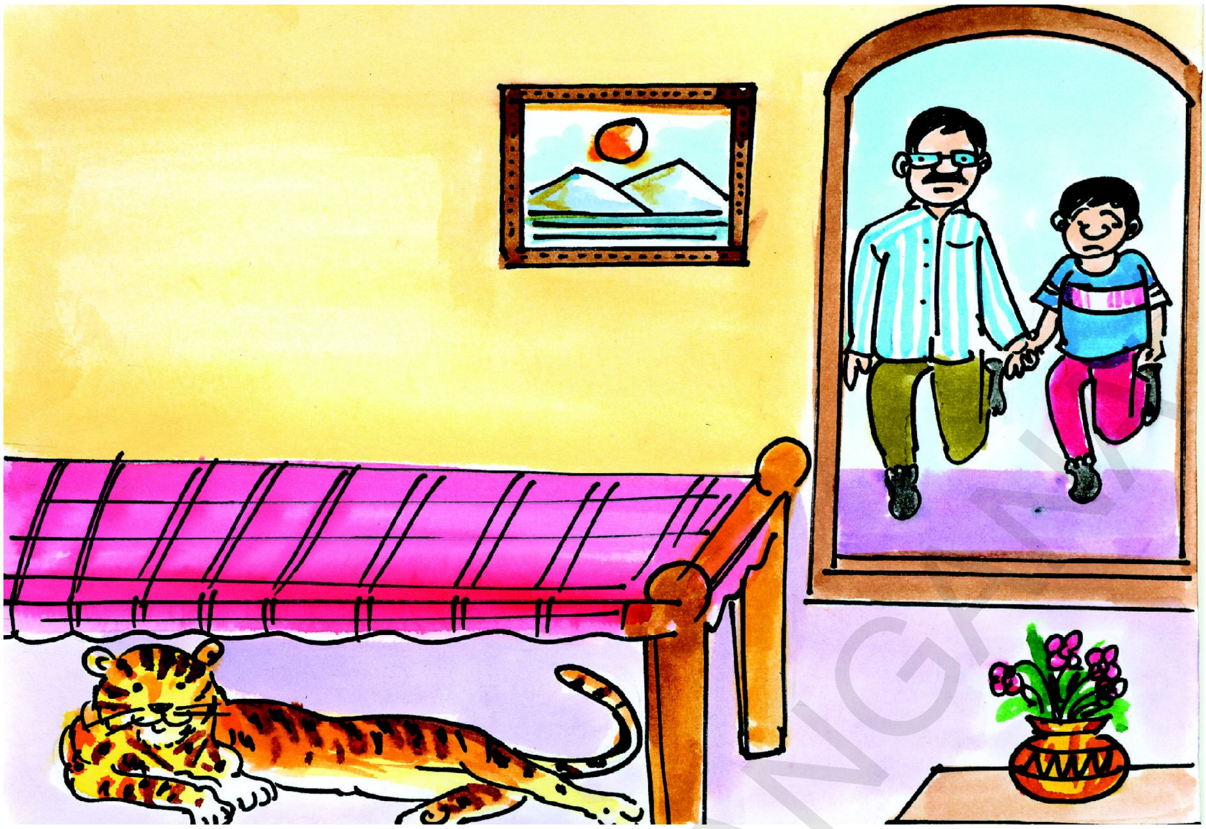

''سچ............اللہ قسم!''

''جھوٹا کہیں کا............'' دادی اماں نے ایک زور کا دھپ جمایا اور ببلو کو اپنی گود سے بینگن کی طرح لڑھکا دیا۔

''چل سیدھی طرح جا کے سو اپنے کمرے میں............چل چل............'' اماں نے للکارا۔

''نہیں............اماں............شیر!''

''ہر وقت جھوٹ بولتا ہے۔'' اماں بولیں۔

''کس قدر گپیں تراشتا ہے نالائق۔'' ابا نے رائے دی۔

'ڈرپوک بنا دیا ہے اماں باوا نے لاڈ کر کے۔ دو کوڑی کا نہیں رہا بچہ۔'' (دادی اماں نے طعنہ مارا۔)

بڑی دیر تک ببلو کے جھوٹ پر تبصرہ ہوتا رہا۔ پھر لوگ اِدھر اُدھر کی باتوں میں ببلو اور شیر دونوں کو بھول گئے۔ سب سونے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ میوہ رام مالی بوکھلایا ہوا آیا۔

''مجیب میاں باہر داروغہ جی کھڑے ہیں۔''

دادی اماں بڑبڑائیں۔ ''لوگ پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ جان کو لگ گئے ہیں۔''

''ارے بلاؤ' بلاؤ............آیئے انسپکٹر صاحب آیئے۔ کیسے تکلیف فرمائی؟'' (ابا نے چبوترے سے پکارا۔)

انسپکٹر کے ساتھ ایک گچھے دار موچھوں والے صاحب بھی تھے۔ وہ میوہ رام سے بھی زیادہ سٹ پٹائے ہوئے تھے۔ دو چار لاٹھی بند کانسٹبل بھی تھے۔ ابا گھبرائے' کیا گڑبڑ ہوگئی۔

’’خیریت تو ہے۔‘‘ ابا نے پوچھا۔

’’ویسے سب خیریت ہے۔ یہ سرکس کے مینیجر صاحب ہیں۔‘‘ (اُنھوں نے گچھے دار موچھوں والے کی طرف اشارہ کیا۔)

’’آداب عرض! آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی۔‘‘ ابو بولے۔

’’صاحب!..........وہ بات یہ ہے کہ سرکس کا ایک شیر چھوٹ گیا ہے۔‘‘

’’شیر!‘‘

’’جی، شیر..........نہایت خوں خوار ہے۔ کل رِنگ ماسٹر کو بھی جھنجھوڑ ڈالا ہوتا، بال بال بچے۔ ابھی آپ کے پڑوس سے رئیس صاحب نے فون کیا کہ ایک عدد شیر آپ کے باغ میں گھومتا دیکھا گیا ہے۔‘‘

’’ب با......غ..........شیر..........بلو!‘‘ ابا مونڈھے پر ڈھلک گئے۔

’’بلو سچ کہہ رہا تھا۔‘‘ اُنھوں نے سہم کر بلو کے کمرے کی طرف دیکھا جس کا ایک دروازہ باغ کی طرف کھلتا تھا۔

’’ہائے..........لوگو میرا بلو..........‘‘ اماں جو کمرے سے سب کچھ سُن رہی تھیں پچھاڑ کھا کر ڈنلپ کے نئے گدے پر گریں۔ پھر اُٹھ کر وہ دوڑیں بلو کے کمرے کی طرف۔ اگر ابا نے اُنھیں پکڑ نہ لیا ہوتا تو وہ سیدھی شیر کے جبڑوں میں گھس جاتیں۔

’’ہائے میرا بچہ..........ارے مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تم لوگوں پر بھاری ہے بچہ..........اس کی جان لے کر چین آیا۔‘‘ حسبِ دستور دادی اماں نے گھبرائے ہوئے اماں اور ابا کی ٹانگ لی۔

’’ہائے میرا ننھا منا سا بلو۔ شیر نے چبا ڈالا اور اُس نے منھ سے ڈر کے مارے آواز بھی تو نہیں نکالی۔‘‘ خالہ اماں رونے لگیں اور جمو، شبو بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ابا کا بُرا حال ہوگیا۔ وہ تو خالی ہاتھ ہی گھس کے شیر سے گتھ جانا چاہتے تھے۔ ان کا بس نہ تھا کہ شیر کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اپنے لاڈلے بلو کو نکال لیں۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے انھیں دلاسا دیا۔ بندوقیں اور لاٹھیاں لے کر سب آہستہ آہستہ بلو کے کمرے کی طرف بڑھے۔ اندر جھانکا تو دو بڑے بڑے انگارے پلنگ کے نیچے دہک رہے تھے۔ شیر پلنگ کے نیچے تھا لیکن بلو کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

گھر میں کہرام مچ گیا۔ سرکس کے مینیجر پنجرہ ساتھ لائے تھے۔ بڑی مشکل سے شیر کو پنجرے میں ڈالا گیا۔

''تعجب ہے! نہ خون کے نشانات نہ ہڈیاں!'' انسپکٹر صاحب بولے۔

''ارے، وہ نگوڑا تھا ہی کِتّا۔ ہائے میرا پھول سا بلو۔ مزے دار تو تھا ہی جبھی تو شیر نے ایک ایک بوند چاٹ ڈالی۔'' دادی اماں کو غش آنے لگا۔

ایک دم آپا کی فلک شگاف چیخ فضا میں گونجی اور وہ لڑکھڑاتی آ کر چوکی پر گریں۔ ''بی بی............ بلو!'' جیسے اُنھوں نے بھوت دیکھا ہو۔

''کہاں............ کدھر؟'' سب نے اُنھیں ہلا ڈالا۔

''غو۔غو .... غسل خانہ............''

اماں دوڑیں۔ ابا نے لپک کر انھیں پکڑ لیا۔ بلو کی کٹی پھٹی لاش دیکھ کر کہیں وہ پاگل نہ ہو جائیں۔ کلیجہ تھامے ابا اور میوہ رام روتے بلبلاتے غسل خانے میں پہنچے۔ لیکن وہاں کوئی لاش نہ تھی۔ ہاں، بلو میاں گٹھری بنے گھڑے کے پاس اُکڑوں اونگھ رہے تھے۔

''نامعقول یہاں بیٹھا ہے۔ اور ہم ناحق پریشان ہو رہے ہیں۔'' ابا نے ایک چپت لگائی اور کان پکڑ کر بلو کو اٹھا لیا۔ کہاں ماتم ہو رہا تھا کہاں ایک دم شادیانے بجنے لگے۔ سب نے بلو کو گلے لگایا۔ ان کے اتنے لاڈ ہوئے، اتنے صدقے اُتارے گئے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی اللہ میاں کے ہاں سے تشریف لائے ہیں۔

اب ایک عجیب تبدیلی ہوئی۔ بلو میاں نے اس دن سے گپ بازی بالکل چھوڑ دی۔

یہ کیجیے

1. بلو میاں نے کیا گپ بازی کی؟ تفصیل سے لکھیے۔
2. بلو میاں نے ایک دن دوڑتے ہوئے آ کر کیا کہا اور گھر والوں نے کیا جواب دیا؟
3. داروغہ جی کس کے ساتھ مجیب میاں کے گھر آئے اور انہوں نے کیا بتایا؟
4. شیر کی موجودگی پر گھر میں کیسے واویلا ہوا؟
5. بلو کو زندہ سلامت دیکھ کر ان کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا گیا؟

SCERT TELANGANA

دوسرا یونٹ

10. گزرا ہوا زمانہ

سر سید احمد خان

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

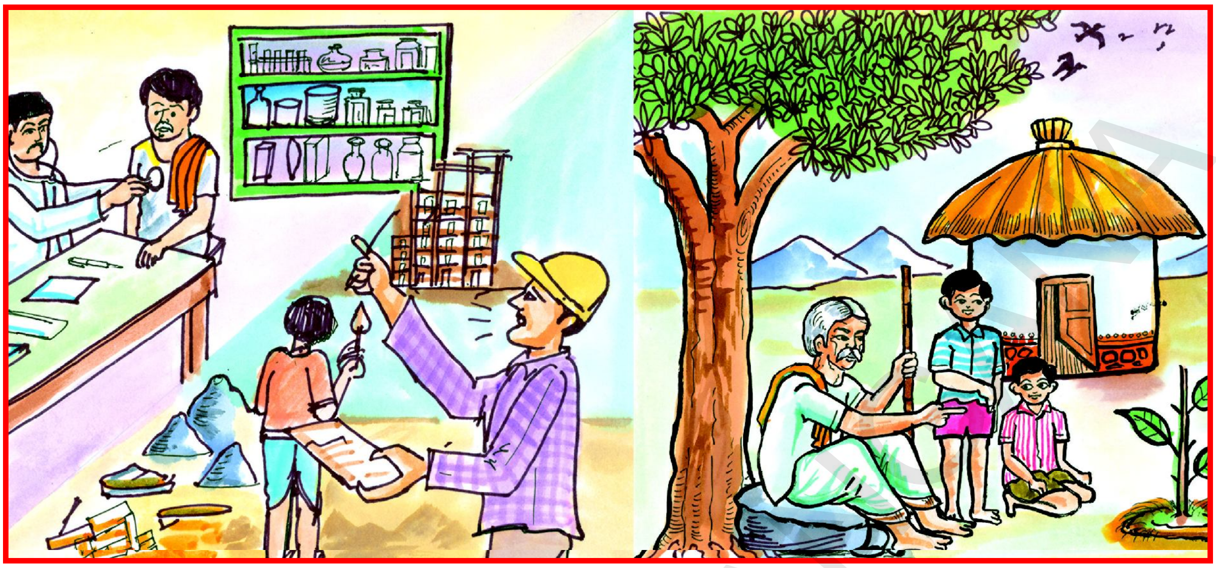

سوالات

- دادا جان پیڑ کے نیچے بیٹھے کیا سوچ رہے تھے؟
- کھیلتے کھیلتے وہاں کون آ گئے؟
- دادا جان نے اُن سے کیا کہا؟
- وسیم اور اختر آ گے چل کر کیا بنے؟
- اُنھیں دادا جان کی کہی ہوئی کون سی بات یاد آتی رہی؟

مرکزی خیال

سبق گزرا ہوا زمانہ میں مصنف نے زندگی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ خوابِ غفلت میں گزارا ہوا بچپن اور جوانی کو ہر شخص بڑھاپے کی منزل پر یاد کرتا ہے تو اسے کفِ افسوس ملنے کے سوا باقی کچھ نہیں رہتا۔ یہ سبق اس بوڑھے کی کہانی ہے جس میں وہ اپنا گزرا ہوا زمانہ یاد کر کے غمگین ہوتا ہے اور بار بار یہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس! لڑکپن کھیل میں کھویا، جوانی نیند بھر سویا اور بڑھاپا دیکھ کر رویا۔ سر سید احمد خاں طالب علموں کے نام اس سبق سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ نوجوانو! اٹھو خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر زندگی کے لمحوں کو قیمتی جانو اور وہ کام کر گزرو جس سے کہ مرنے کے بعد بھی تمہارا نام زندۂ جاوید ہو جائے۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

برس کی اخیر رات کو ایک بڈھا اپنے اندھیرے گھر میں اکیلا بیٹھا ہے۔ رات بھی ڈراؤنی ہے، اندھیری ہے۔ گھٹا چھا رہی ہے۔ بجلی تڑپ کر کڑکتی ہے۔ آندھی بڑے زور سے چلتی ہے، دل کانپتا ہے اور دم گھبراتا ہے۔ بڈھا نہایت غمگین ہے مگر اس کا غم نہ اندھیرے گھر پر ہے، نہ اکیلے پن پر اور نہ اندھیری رات اور بجلی کی کڑک اور آندھی کی گونج پر اور برس کی اخیر رات پر۔ وہ اپنے پچھلے زمانے کو یاد کرتا ہے اور جتنا زیادہ یاد آتا ہے اتنا ہی غم بڑھتا ہے۔ ہاتھوں سے ڈھکے ہوئے منھ پر آنکھوں سے آنسو بھی بہے چلے جاتے ہیں۔

پچھلا زمانہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے۔ اپنا لڑکپن اس کو یاد آتا ہے جب کہ اس کو کسی چیز کا غم اور کسی بات کی فکر دل میں نہ تھی۔ روپیہ، اشرفی کے بدلے ریوڑی مٹھائی اچھی لگتی تھی۔ سارا گھر ماں، باپ، بھائی بہن، اس کو پیار کرتے تھے۔ پڑھنے کے لیے چھٹی کا وقت جلد آنے کی خوشی میں کتابیں بغل میں لے مکتب چلا جاتا تھا۔ مکتب کا خیال آتے ہی اسے اپنے ہم مکتب یاد آتے تھے۔ وہ اور زیادہ غمگین ہوتا تھا اور بے اختیار چلا اٹھتا تھا، ہائے وقت ہائے وقت! ہائے گزرے ہوئے زمانے افسوس کہ میں نے تجھے بہت دیر میں یاد کیا۔

پھر وہ اپنی جوانی کا زمانہ یاد کرتا تھا۔ اپنا سرخ و سفید چہرہ، سڈول ڈیل، بھرا بھرا بدن، رسیلی آنکھیں،

موتی کی لڑی سے دانت، امنگ بھرا ہوا دل، جذبات انسانی کی خوش بو کی خوشی اُسے یاد آتی ہے۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے گذرے ہوئے زمانے میں ماں باپ جو نصیحت کرتے تھے اور نیکی اور خدا پرستی کی باتیں کرتے تھے تو یہ کہتا تھا ''اور ابھی بہت وقت ہے'' اور بڑھاپا آنے کا کبھی خیال نہ آتا تھا۔ اس کو یاد آتا تھا اور افسوس کرتا تھا کہ اچھا ہوتا اگر جب ہی میں اس حالت کا خیال کرتا اور خدا پرستی اور نیکی سے اپنے دل کو سنوارتا اور موت کے لیے تیار رہتا۔ آہ! وقت گزر گیا۔ آہ! وقت گزر گیا۔ اب پچھتائے کیا ہوتا ہے۔ افسوس میں نے آپ اپنے تئیں ہمیشہ یہ کہہ کر برباد کیا کہ ابھی وقت بہت ہے۔

یہ کہہ کر وہ جگہ سے اٹھا اور ٹٹول ٹٹول کر کھڑکی تک آیا۔ کھڑکی کھولی دیکھا کہ رات ویسی ہی ڈراؤنی ہے۔ اندھیری گھٹا چھا رہی ہے۔ بجلی کی کڑک سے دل پھٹا جاتا ہے۔ ہولناک آندھی چل رہی ہے۔ درختوں کے پتے اڑتے ہیں اور ٹوٹتے ہیں۔ تب وہ چلا کر بولا۔ ہائے ہائے! میری گزری ہوئی جوانی بھی ایسی ''ڈراؤنی ہے جیسی یہ اندھیری رات'' یہ کہہ کر پھر اپنی جگہ آ بیٹھا۔

اتنے میں اس کو اپنے ماں باپ، بھائی بہن، دوست آشنا یاد آئے جن کی ہڈیاں قبروں میں گل کر خاک ہو چکی تھیں۔ ماں گویا محبت سے اسے چھاتی سے لگائے آنکھوں میں آنسو بھرے کھڑی ہے۔ یہ کہتی ہوئی کہ ہائے بیٹا! وقت گزر گیا۔ باپ کا نورانی چہرہ اس کے سامنے ہے اور اس کو یہ آواز آتی ہے کہ ''کیوں بیٹا! ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے نہ کہتے تھے۔ بھائی بہن دانتوں میں انگلی دبائے خاموش ہیں اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں۔ دوست آشنا سب غمگین کھڑے ہیں اور کہتے ہیں اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ایسی حالت میں اس کو وہ اپنی باتیں یاد آتی تھیں جو اس نے نہایت بے پروائی اور بے مروتی اور کج خلقی سے اپنے ماں باپ، بھائی بہن، دوست آشنا کے ساتھ برتی تھیں۔ ماں کو رنجیدہ رکھنا، باپ کو ناراض رکھنا، بھائی بہن سے بے مروت رہنا، دوست آشنا سے ہمدردی نہ کرنا یاد آتا تھا اور اُس پر اُن کا محبت سے دیکھنا اس کے دل کو پاش پاش کرتا تھا۔ اس کا دم چھاتی میں گھٹا جاتا تھا اور یہ کہہ کر چلا اٹھتا تھا کہ ہائے وقت نکل گیا! ہائے وقت نکل گیا! اب کیوں کر اس کا بدلہ ہو۔

وہ گھبرا کر کھڑکی کی طرف دوڑا اور ٹکراتا لڑکھڑاتا کھڑکی تک پہنچا۔ اس کو کھولا اور دیکھا کہ ہوا کچھ ٹھہری ہے اور بجلی کی کڑک کچھ تھمی ہے۔ پر رات ویسی ہی اندھیری ہے۔ اس کی گھبراہٹ کچھ کم ہوئی اور پھر

اپنی جگہ آ بیٹھا۔ اتنے میں اس کو اپنا ادھیڑ پن یاد آیا جس میں وہ بدی کے بجائے نیکی کی طرف زیادہ مائل تھا۔ وہ اپنا روزہ رکھنا، نمازیں پڑھنی، حج کرنا، زکوٰۃ دینی، بھوکوں کو کھلانا، مسجدیں اور کنویں بنوانا یاد کرا اپنے دل کو تسلی دیتا تھا، فقیروں اور درویشوں کو جن کی خدمت کی تھی اپنے پیروں کو جن سے بیعت کی تھی اپنی مدد کو پکارتا تھا۔ مگر دل کی بے قراری نہیں جاتی تھی۔ وہ دیکھتا کہ اس کے ذاتی اعمال کا اسی تک خاتمہ ہے۔ بھوکے پھر ویسے ہی بھوکے ہیں۔ مسجدیں ٹوٹ کر کھنڈر ہیں یا پھر ویسے ہی جنگل ہیں۔ کنویں اندھے پڑے ہیں۔ نہ پیر نہ فقیر، کوئی اس کی آواز نہیں سنتا اور نہ مدد کرتا ہے۔ اس کا دل پھر گھبراتا اور سوچتا کہ میں نے کیا کیا جو تمام فانی چیزوں سے دل لگایا۔ یہ پچھلی سمجھ پہلے ہی کیوں نہ سوجھی۔ اب کچھ بس نہیں چلتا اور پھر یہ کہہ کر چلا اٹھا۔

''ہائے وقت! ہائے وقت! میں نے تجھ کو کیوں کھو دیا۔''

وہ گھبرا کر پھر کھڑکی کی طرف دوڑا۔ اس کے پٹ کھولے تو دیکھا کہ آسمان صاف ہے۔ آندھی تھم گئی ہے۔ گھٹا کھل گئی ہے۔ تارے نکل آئے ہیں۔ ان کی چمک سے اندھیرا کچھ کم ہو گیا ہے۔ وہ دل بہلانے کے لیے ستاروں بھری رات کو دیکھ رہا تھا کہ یکا یک اس کو آسمان کے بیچ میں ایک روشنی دکھائی دی اور اس میں ایک خوب صورت دلہن نظر آئی۔ اس نے ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنا شروع کیا۔ جوں جوں وہ اسے دیکھتا تھا وہ قریب آتی جاتی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے بہت پاس آگئی۔ وہ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور نہایت پاک دل اور محبت کے لہجے سے اس سے پوچھا کہ ''تم کون ہو'' وہ بولی کہ ''میں ہمیشہ زندہ رہنے والی نیکی ہوں'' اس نے پوچھا ''تمھاری تسخیر کا بھی کوئی عمل ہے'' وہ بولی ''ہاں نہایت آسان، پر بہت مشکل۔ جو کوئی خدا کے فرض کو ادا کرے انسان کی بھلائی اور اس کی بہتری میں سعی کرے اس کی میں مسخر ہوتی ہوں۔ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ انسان ہی ایک ایسی چیز ہے جو اخیر تک رہے گا۔ جو بھلائی انسان کی بہتری کے لیے کی جاتی ہے وہی نسل در نسل اخیر تک چلی آتی ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسی تک ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کی موت ان سب چیزوں کو ختم کر دیتی ہے۔ مادّی چیزیں بھی چند روز میں فنا ہو جاتی ہیں۔ مگر انسان کی بھلائی آخیر تک جاری رہتی ہے۔ میں تمام انسانوں کی روح ہوں۔ جو مجھ کو تسخیر کرنا چاہے انسانوں کی بھلائی میں کوشش کرے کم سے کم اپنی بھلائی میں تو دل و جان سے ساعی ہو'' یہ کہہ کر وہ دلہن غائب ہو گئی اور بڈھا پھر اپنی جگہ آ بیٹھا۔

اب پھراس نے اپنا پچھلا زمانہ یاد کیا اور دیکھا کہ اس نے اپنی پچپن برس کی عمر میں کوئی کام بھی انسان کی بھلائی کا نہیں کیا تھا۔اس کے تمام کام ذاتی غرض پر مبنی تھے۔نیک کام جو کیے تھے ثواب کے لالچ اور گویا خدا کو رشوت دینے کی غرض سے کیے تھے۔خاص قومی بھلائی خالص نیت سے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

اپنا حال سوچ کر وہ اس دل فریب دلہن کے ملنے سے مایوس ہوا۔اپنا زمانہ دیکھ کر آئندہ کرنے کی کچھ امید نہ پائی۔ تب تو نہایت مایوسی کے عالم میں چلّا اٹھا 'ہائے! وقت ہائے! وقت' کیا پھر تجھے میں بلا سکتا ہوں۔ہائے میں دس ہزار دینار دیتا اگر وقت پھر آتا اور میں جواب دے سکتا۔یہ کہہ کر اس نے ایک سرد آہ بھری اور بے ہوش ہو گیا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس کے کانوں میں میٹھی میٹھی باتوں کی آوازیں آنے لگیں اس کی پیاری ماں اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔اس کو گلے لگا کر اس کی بلائیں لیں۔اس کا باپ اس کو دکھائی دیا۔چھوٹے بھائی بہن اس کے گرد آ کر کھڑے ہوئے۔اماں نے کہا ''بیٹا! کیوں برس کے برس دن روتا ہے۔کیوں تو

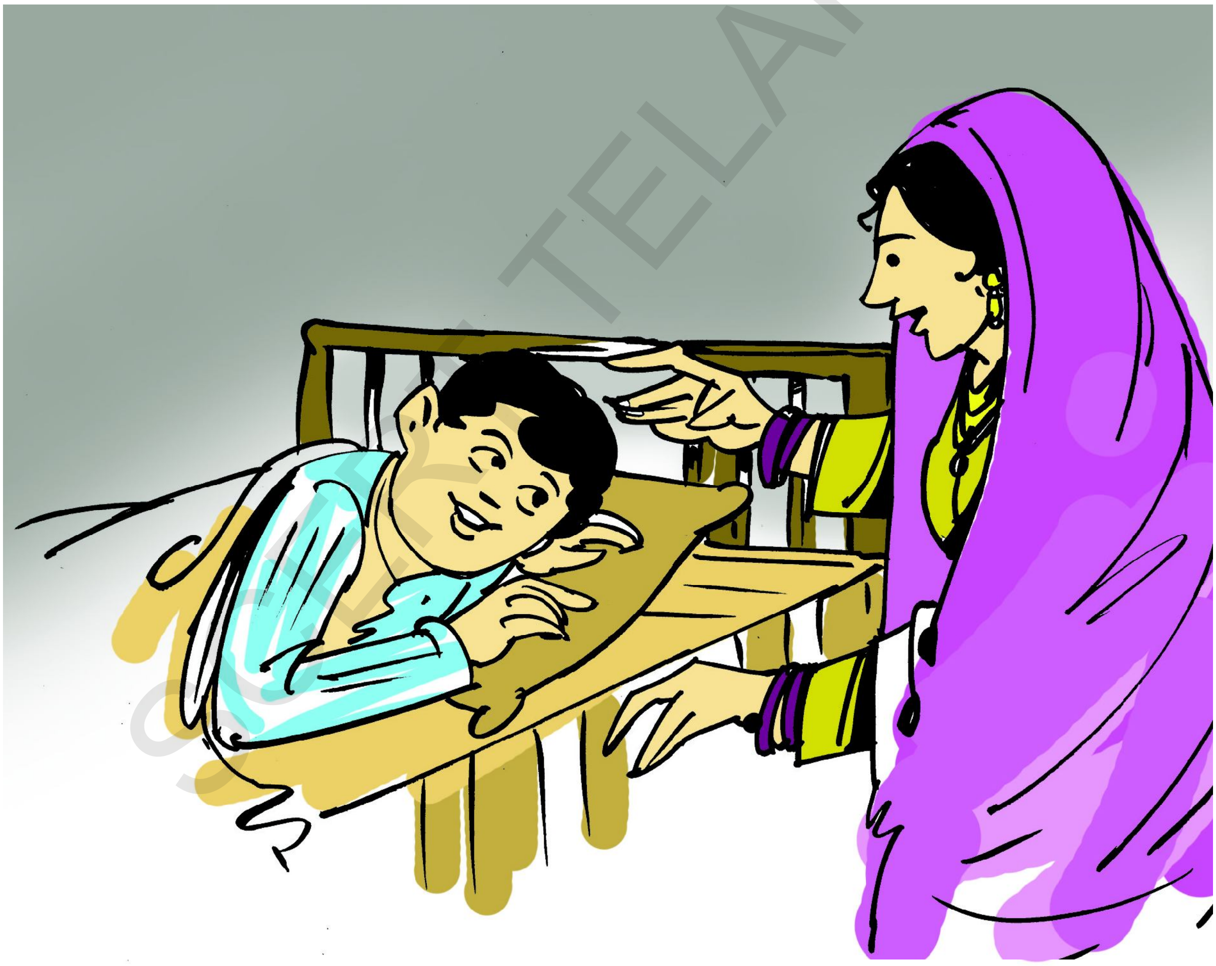

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔2018-19

بے قرار ہے۔ کیوں تیری ہچکی بندھ گئی ہے۔ اٹھ منہ ہاتھ دھو۔ کپڑے پہن، نوروز کی خوشی منا۔ تیرے بھائی بہن تیرے منتظر کھڑے ہیں۔ تب وہ لڑکا جاگا اور سمجھا کہ میں نے خواب دیکھا اور خواب میں بڈھا ہو گیا تھا۔ اس نے سارا خواب اپنی ماں سے کہا۔ اس نے سن کر اس کو جواب دیا ”بیٹا! اب تو ایسا مت کر جیسا اس پشیمان بڈھے نے کیا بلکہ ایسا کر جیسا تیری دلہن نے تجھ سے کہا۔“

یہ سن کر وہ لڑکا پلنگ سے کود پڑا اور نہایت خوشی سے پکارا۔ ”اور یہی میری زندگی کا پہلا دن ہے میں کبھی اس بڈھے کی طرح نہ پچھتاؤں گا اور ضرور اس دلہن کو بیاہ لوں گا جس نے ایسا خوب صورت اپنا چہرہ مجھ کو دکھلایا اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ”نیکی“ اپنا نام بتایا۔ اوخدا! اوخدا! میری مدد کر۔ آمین۔“

پس اے میرے پیارے نوجوان ہم وطنو! اور اے میری قوم کے بچو! اپنی قوم کی بھلائی پر کوشش کرو تاکہ اخیر وقت میں اس بڈھے کی طرح نہ پچھتاؤ۔ ہمارا زمانہ تو اخیر ہے۔ اب خدا سے یہ دعا ہے کہ کوئی نوجوان اٹھے اور اپنی قوم کی بھلائی میں کوشش کرے۔ آمین۔

مصنف کا تعارف

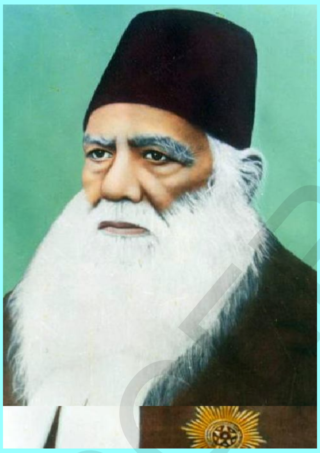

نام	:	سرسید احمد خاں، اصلی نام سید احمد خاں
مقامِ ولادت	:	دہلی
پیدائش و وفات	:	1817ء - 1898ء
تصانیف	:	آثار الصنادید، اسبابِ بغاوتِ ہند،
		خطباتِ احمدیہ، رسالہ تہذیب الاخلاق
خطاب	:	انگریزی حکومت سے ’سر‘ کا خطاب
خدمات	:	علی گڑھ کالج، سائنٹفک سوسائٹی کا قیام

———O———

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. اس سبق کا مرکزی خیال کیا ہے؟
2. ہماری زندگی کا کون سا دور اچھا ہوتا ہے؟ بچپن، جوانی یا پھر بڑھاپا؟
3. آپ کے اپنے بچپن کا کوئی ناقابل فراموش واقعہ بیان کیجیے؟
4. کوئی نیک کام کرنے کے بعد آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟
5. اپنے گھر کے بڑے بزرگوں سے مل کر بات کیجیے اور پوچھیے کہ کون کون سے اچھے کام کیے جاسکتے ہیں؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے۔

1. بوڑھا بار بار کس بات پر افسوس کرتا رہا؟
2. اُس کے ماں باپ نیکی اور خدا پرستی کی باتیں کرتے تو وہ کیا کہتا؟
3. بوڑھے نے اپنی زندگی کے کن کن زمانوں کے بارے میں کیا کیا سوچا؟
4. جوانی کے زمانے کی کون کون سی باتیں بوڑھے کو یاد آتی ہیں؟
5. اس سبق میں دلہن کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟
6. مصنف نوجوان ہم وطنوں کو کیا نصیحت کر رہا ہے؟

ب: ذیل میں دیئے گئے جملے پڑھیے اور بتائیے کہ بوڑھے کی یہ باتیں کس زمانے کو ظاہر کرتی ہیں؟

1. سارا گھر ماں باپ، بھائی بہن اس کو پیار کرتے تھے، پڑھنے کے لیے چھٹی کا وقت جلد آنے کی خوشی میں کتابیں بغل میں لیے مکتب چلا جاتا تھا۔ (   )
2. وہ بدی کے بجائے نیکی کی طرف زیادہ مائل تھا۔ (   )
3. ماں باپ جو بات کرتے تھے نیکی اور خدا پرستی کی باتیں کرتے تھے یہ کہتا تھا ابھی بہت وقت ہے۔ (   )
4. نیک کام جو کیے تھے ثواب کے لالچ اور گویا خدا کو رشوت دینے کی غرض سے کیے تھے۔ (   )

SCERT TELANGANA

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. آپ کے گھر میں کون کون رہتے ہیں اور یہ لوگ کیا کیا کام کرتے ہیں؟
2. انسان کی زندگی میں مختلف دور جیسے ''بچپن، جوانی، بڑھاپا'' ہوتے ہیں۔ان میں سب سے بہترین دور کون سا ہوتا ہے اور کیوں؟
3. بچپن کا زمانہ کیسا ہوتا ہے؟
4. بڑھاپے میں ہم کون سے کام بہتر طور پر انجام نہیں دے سکتے؟
5. ''ابھی وقت ہے'' بوڑھا کون سے زمانے کو یاد کرکے ایسا کہہ رہا ہے؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. سبق میں بوڑھا جن باتوں کو سوچ کر افسوس کا اظہار کر رہا تھا کیا واقعی وہ باتیں افسوس کرنے کے قابل ہیں۔کیوں؟
2. اپنے بزرگوں کے بچپن کے واقعات آپ نے سنے ہوں گے۔انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔

IV. لفظیات

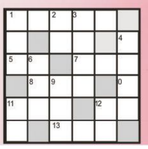

دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کے معنی جملوں کی مدد سے اخذ کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

الف:
1. آسمان پر گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ (   )
2. ہمارے اچھے اعمال ہی ہمیں جنت میں لے جائیں گے۔ (   )
3. نیک انسان خدا پرستی میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔ (   )
4. زندہ دل انسان مصیبت میں بھی ہمیشہ اپنے دل کو سنوارے رکھتے ہیں۔ (   )

ب: دیے گئے محاوروں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دی گئی عبارت مکمل کیجیے۔

کمر کسنا ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا ۔ تارے گننا ۔ ناک کٹنا ۔ حلق میں کانٹے پڑنا ۔
خاک میں ملنا ۔ آنکھ لگنا ۔ ہاتھوں کے طوطے اُڑنا ۔ کلیجہ ٹھنڈا ہونا۔

عبارت: بڑی سخت دھوپ تھی۔چلتے چلتے اسلم تھک گیا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔دور دور تک کوئی دکان نہیں تھی۔ پیاس سے حلق میں کانٹے پڑ رہے تھے۔اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور ایک گھنے پیڑ کے سائے میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ اُونگھنے لگا، کچھ ہی دیر میں اس کی __________ ۔ وہ جاگا تو دن ڈھل چکا تھا۔ اس کے تو __________ گئے ۔ ''شام تک اپنی منزل پر پہنچنے کی اس کی آرزو ______ مل گئی۔اب دیکھتے ہی دیکھتے رات ہو جائے گی۔لگتا ہے رات بھر یہیں بیٹھے بیٹھے __________ پڑیں گے۔اس نے حسرت سے سوچا، مگر پھر اُس نے ہمت سے کام لیا اور رات تک اپنی منزل پر پہنچنے کے لیے __________ لی۔

SCERT TELANGANA

.V تخلیقی اظہار

الف: ذیل میں دیے گئے مکالمے ادا کرتے ہوئے ڈرامہ پیش کیجیے۔ (ایک لڑکا بوڑھے کی اداکاری کرے)

بوڑھا: اب کیا ہوگا۔ساری زندگی میں نے تو یوں ہی کاٹ دی۔بچپن کھیل کود میں کھویا۔جوانی نیند بھر سویا اور اب یہ بڑھاپا (رونے کی آواز) موت میرے سامنے کھڑی ہے۔قبر کا گڑھا دیکھ کر ہیبت سی ہوتی ہے۔دوزخ کے عذاب یاد آ رہے ہیں۔میں نے زندگی میں کوئی بھلائی کے کام نہیں کیے۔نہ خدا کی عبادت ہی کی۔اب تو مسجد کی طرف بھی جا نہیں سکتا اور سامنے .... وہ پھر روتا ہے۔اُسی وقت ایک دلہن اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔

(ایک لڑکی کے مکھوٹے پر دلہن لکھ دیا جائے)۔

بوڑھا: تم کون ہو؟

دلہن: میں ہمیشہ زندہ رہنے والی نیکی ہوں۔

بوڑھا: کیا تمہاری تسخیر کا بھی کوئی عمل ہے؟

دلہن: ہاں نہایت آسان، پر بہت مشکل۔جو کوئی خدا کے فرض کو ادا کرے انسان کی بھلائی اور اس کی بہتری میں سعی کرے اس کی میں مسخر ہوتی ہوں۔دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔انسان ہی ایک ایسی چیز ہے جو اخیر تک رہے گا۔جو بھلائی انسان کی بہتری کے لیے کی جاتی ہے وہی نسل درنسل اخیر تک چلی آتی ہے۔مادی چیزیں بھی چند روز میں فنا ہو جاتی ہیں۔مگر انسان کی بھلائی اخیر تک جاری رہتی ہے۔یہ کہہ کر دلہن غائب ہو جاتی ہے۔

بوڑھا: کہاں ہو تم۔کدھر چلی گئیں۔مجھ پر رحم کرو....... میں اب نیک کام کرنا چاہتا ہوں۔میرے پاس آؤ............ آؤ...... کاش میں تمہیں پا لیتا۔

بوڑھا: اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔پھر سامنے بیٹھے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔میں نے تو اپنا سارا قیمتی وقت کھو دیا۔اے میرے وطن کے نوجوانو، خوابِ غفلت سے جاگو۔اپنی قوم کی بھلائی کے کام کرو۔ورنہ تم بھی میری طرح پچھتاؤ گے۔

(پردہ گرتا ہے)

ب: اپنے دوست کے نام ایک خط لکھیے جس میں
''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں'' ، ''اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''
ایسے ہی چند محاوروں کا استعمال کیا گیا ہو۔

SCERT TELANGANA

VI. توصیف

1. ’’ہر چیز کو اُس کے اپنے وقت پر کرنا چاہیے۔اس لیے کہ گیا وقت پھر آتا نہیں‘‘۔ اس مقولے پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔
2. سرسید نے اس سبق کو جس انداز میں لکھا ہے وہ آپ کو کیسے لگا۔
3. بھلائی کے کام کرنے کے لیے کہا جائے تو آپ کون سے بھلائی کے کام کریں گے۔
4. مہاتما گاندھی نے ملک وقوم کے لیے کیا کیا؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

سرسید احمد خاں کی شخصیت کے متعلق معلومات جمع کیجیے اور اس کو دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

فعل حال کے اقسام

فعل حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کیا جارہا ہو۔فعل حال کی پہچان یہ ہے کہ فعل کے ساتھ تا' تی یا رہا ' رہی ' رہے آتا ہے۔ مثلاً احمد لکھتا ہے ۔ فاطمہ پڑھتی ہے ۔ داؤد دوڑ رہا ہے ۔ ریل جارہی ہے ۔ لڑکے کھیل رہے ہیں

☆ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

وہ آتا ہے ۔ میں جاتا ہوں ۔ سورج چمکتا ہے ۔ احمد کھاتا ہے

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ سے کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ حال میں کسی تخصیص کے بغیر ظاہر ہو رہا ہے۔

> وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے فعل حال مطلق کہلاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ ’’تا ہے‘‘ پر ختم ہوتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں کو فعل حال مطلق میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل حال مطلق	جملے	فعل حال مطلق
حامد گیا		احمد خط لکھا	
نور کھانا کھایا		آصف پڑھے گا	

SCERT TELANGANA

☆ ان جملوں کو پڑھیے اور غور کیجیے۔

وہ آرہا ہے ۔ میں جارہا ہوں ۔ سورج چمک رہا ہے ۔ احمد کھا رہا ہے

ان جملوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زمانۂ حال میں کام مکمل نہیں ہوا ہے۔

وہ فعل حال جس میں کام ابھی مکمل نہیں ہوا ہے بلکہ فعل جاری ہے **فعل حال ناتمام** کہلاتا ہے۔اس کی پہچان ''رہا ہے'' پر جملہ ختم ہوتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں کو فعل حال ناتمام میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل حال ناتمام	جملے	فعل حال ناتمام
چاند چمکتا ہے		بچہ سوتا ہے	
آدمی آئے گا		ندیم لکھے گا	

☆ ذیل میں دیے گئے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

وہ آرہا ہوگا ۔ بادل گرج رہے ہوں گے ۔ سورج چمک رہا ہوگا

ان جملوں کو پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک پایا جاتا ہے۔

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں کرنے یا ہونے میں شک ہو **فعل حال احتمالی** کہلاتا ہے اس کی پہچان جملہ ''شاید'' سے شروع ہوتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں کو فعل حال احتمالی میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل حال احتمالی	جملے	فعل حال احتمالی
افتخار پڑھے گا		سلمان لکھا	
لڑکے کھیل		سلمیٰ گائی	

☆ ان جملوں پر غور کیجیے۔

محنت کرو کامیابی ملے گی۔ اس جملے میں حال ''محنت کرنا'' ہے ' کامیابی ملے گی'' فعل مستقبل ہے۔

وہ فعل حال جس میں موجودہ زمانے کے ساتھ ساتھ مستقبل کو بھی بیان کیا جائے **فعل حال مضارع** کہلاتا ہے۔

مشق: ان جملوں کو فعل حال مضارع کے لحاظ مکمل کرو۔

1. کام کرتے رہو تنخواہ ____________ 2. ____________ پیٹ بھر جائے گا۔

3. لکھتے رہو ____________ 4. ____________ عزت ملے گی۔

اس طرح فعل حال کی چار قسمیں ہوئیں۔

فعل حال مطلق	فعل حال ناتمام	فعل حال احتمالی	فعل حال مضارع

SCERT TELANGANA

مشق:

الف: مندرجہ ذیل جملوں میں فعل حال کی قسموں کو پہچان کر جدول میں لکھیے۔

میں جاتا ہوں ۔ کرے کوئی بھرے کوئی ۔ میں جارہا ہوں ۔ ہاتھی جھوم رہا ہے
بجلی چمک رہی ہوگی ۔ بادل گرجتے ہیں ۔ بارش ہورہی ہے ۔ سورج نکلا ہوگا
احمد کھارہا ہے ۔ لڑکا رورہا ہے ۔ لڑکی رورہی ہوگی ۔ کہوں یا نہ کہوں

حال مطلق	حال ناتمام	حال احتمالی/شکی	مضارع

ب: ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ فعل حال کی کونسی قسم ہے۔

1. بندر اُچھل رہا ہے ____________
2. مچھلی تیر رہی ہے ____________
3. مور ناچ رہا ہوگا ____________
4. شیر دھاڑتا ہے ____________
5. جیسا کروگے ویسا بھروگے ____________

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں سبق گزرا ہوا زمانہ کے مفہوم کو سمجھ چکا/چکی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. وقت کی اہمیت کو جان چکا/چکی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. سبق میں موجود نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. زائد مشاغل کو انجام دے سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. سبق پڑھ کر میں زندگی کی اہمیت کو سمجھ چکا/چکی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

تیسرا یونٹ

11. رات اور ریل

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

اسرارالحق مجاز

سوالات:

- تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- ہم سفر کے لیے کون کون سے ذرائع استعمال کرتے ہیں؟
- طویل سفر کے لیے ان میں سب سے سستا اور آرام دہ ذریعہ کون سا ہے؟

مرکزی خیال اس نظم میں شاعر نے رات کے وقت مختلف مقامات سے ریل کے گزرنے کے منظر کو پیش کرنے کی بڑی عمدہ کوشش کی ہے۔ نظم پڑھتے ہوئے ہم اس کی منظر نگاری میں کھو جاتے ہیں۔ اس نظم کو بار بار پڑھنے سے طلبا میں منظر نگاری خاکہ نگاری پیکر تراشی جیسی مہارتیں جنم لے سکتی ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں' اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

SCERT TELANGANA

پھر چلی ہے ریل اسٹیشن سے لہراتی ہوئی
نیم شب کی خاموشی میں زیرِ لب گاتی ہوئی

ڈگمگاتی ، جھومتی ، سیٹی بجاتی ، کھیلتی
وادی و کہسار کی ٹھنڈی ہوا کھاتی ہوئی

تیز جھونکوں میں وہ چھم چھم کا سُرور دل نشیں
آندھیوں میں مینہ برسنے کی صدا آتی ہوئی

جیسے موجوں کا ترنم جیسے جل پریوں کا گیت
ایک اک لے میں ہزاروں زمزمے گاتی ہوئی

رات کی تاریکیوں میں جھلملاتی کانپتی
پٹریوں پر دور تک سیماب چھلکاتی ہوئی

سینۂ کہسار پر چڑھتی ہوئی بے اختیار
ایک ناگن جس طرح مستی میں لہراتی ہوئی

اک بگولے کی طرح بڑھتی ہوئی میدان میں
جنگلوں میں آندھیوں کا زور دکھلاتی ہوئی

رینگتی ، مڑتی ، مچلتی ، تلملاتی ، ہانپتی ۔۔۔ اپنے دل کی آتشِ پنہاں کو بھڑکاتی ہوئی
پُل پہ دریا کے دمادم کوندتی ، للکارتی ۔۔۔ اپنی اس طوفان انگیزی پہ اتراتی ہوئی
پیش کرتی بیچ ندی میں چراغاں کا سماں ۔۔۔ ساحلوں پر ریت کے ذروں کو چمکاتی ہوئی
منہ میں گھستی ہے سرنگوں کے یکا یک دوڑ کر ۔۔۔ دندناتی ، چیختی ، چنگھاڑتی ، گاتی ہوئی
تیزی رفتار کے سکے جماتی جابجا ۔۔۔ دشت و در میں زندگی کی لہر دوڑاتی ہوئی
ڈال کر گزرے مناظر پر اندھیرے کا نقاب ۔۔۔ اک نیا منظر نظر کے سامنے لاتی ہوئی
ایک سرکش فوج کی صورت عَلَم کھولے ہوئے ۔۔۔ ایک طوفانی گرج کے ساتھ درّاتی ہوئی
ایک اک حرکت سے اندازِ بغاوت آشکار ۔۔۔ عظمتِ انسانیت کے زمزمے گاتی ہوئی
ہر قدم پر توپ کی سی گھن گرج کے ساتھ ساتھ ۔۔۔ گولیوں کی سنسناہٹ کی صدا آتی ہوئی
الغرض! اڑتی چلی جاتی ہے بے خوف وخطر ۔۔۔ شاعر آتش نفس کا خون کھولاتی ہوئی

شاعر کا تعارف ::

نام	:	اسرارالحق
تخلص	:	مجازؔ
مقام ولادت	:	لکھنؤ
پیدائش ووفات	:	1911ء - 1955ء
مجموعہ کلام	:	آہنگ

خلاصہ

رات اور ریل نظم منظر نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔ اس پوری نظم کو کینوس پر کھینچا جائے تو ایک خوبصورت تصویر مختلف رنگوں میں ڈوبی ہوئی سامنے آئے گی۔ اس نظم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ نظم پڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا ہم خود اس ریل میں سفر کر رہے ہیں۔ الفاظ کا خوبصورت استعمال، خیال وخواب کا بہاؤ نظم پڑھتے ہوئے اپنے ساتھ ہمیں بھی بہالے جاتا ہے۔

ریل آدھی رات کی خاموشی میں اسٹیشن سے نکلی ہے اور زیرلب یعنی پٹریوں پر ریل کے پہیوں سے نکلتی آواز جو ایک نغمہ کی طرح شروع ہوتی ہے اپنی ابتداء کرتی ہے اور جب وہ گاتی ہوئی چلتی ہے تو لگتا ہے جیسے وہ گانے کے ساتھ ڈگمگاتی، جھومتی، سیٹی بجاتی، کھیلتی ہوئی وادی اور پہاڑوں میں، ٹھنڈی ہواؤں میں گویا اُڑ رہی ہے۔ اُس کے دوڑنے سے جو جھونکے لگتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بارش ہو رہی ہے یا پھر جل پریاں گا رہی ہیں اور ساتھ ہی پٹریوں پر اُس کے چلنے سے جو چنگاریاں نکلتی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ اپنی آتش بیانی کو بھڑکا رہی ہے۔ رات کے وقت یہ منظر دیکھنے کے لائق ہوتا ہے کہ پٹریوں پر گویا سفید پارے چھلکنے لگتے ہیں۔

ریل جب پہاڑوں پر چڑھتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی ناگن بل کھاتی ہوئی اوپر پہاڑوں پر چڑھ رہی ہے۔ میدانوں سے گزرتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بگولے یعنی گرد کے غبار اُڑا رہی ہے اور جنگلوں سے گذرتی ہے تو لگتا ہے جیسے آندھیاں سی چل رہی ہیں اور جب وہ رینگتی، مڑتی، ہانپتی چلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اپنے اندر کی آگ اُگل رہی ہے جب وہ کسی ندی پر سے گزرتی ہے اور اس کی روشنیاں ندی کے پانی پر پڑتی ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ساری ندی میں قطاروں میں دیئے جلا دیئے گئے ہیں۔ سرنگ سے گزرتی ہے تو اُس کی آواز دندناتی، چنگھاڑتی ہوئی لگتی ہے اور اس طرح کیا جنگل کیا میدان ہر جگہ گویا زندگی جاگ اٹھتی ہے یعنی سویا ہوا ماحول جاگ اٹھتا ہے۔

ریل جب گزرتی جاتی ہے تو پیچھے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور سامنے کا منظر اُس کی روشنی میں نظر آنے لگتا ہے یعنی اُجالے میں جو دیکھا وہ اندھیرے میں چلا جاتا ہے اور ایک نیا منظر سامنے آنے لگتا ہے۔

گاڑی کی ایک ایک حرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے وہ بغاوت کر رہی ہے یعنی وہ کہیں ٹھہرتی نہیں چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ وہ آگے بڑھتی رہتی ہے اپنی منزل پانے تک وہ دندناتی چلتی ہے۔ اس کا ہر قدم گویا توپ کی گھن گرج ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بندوق سے گولیاں چل رہی ہیں۔ یہ ریل میں بیٹھے لوگ ایسی بے شمار آوازوں کو سنتے ہیں بے شمار احساسات سے متعارف ہوتے ہیں۔ ایک ریل ہزار منظر پیش کرتی ہے بالکل ایسے جیسے کسی شاعر کے ذہن میں خیالات پیدا ہو رہے ہوں۔

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے اس نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
2. شاعر نے رات کے وقت چلتی ہوئی ریل کے بارے میں بیان کیا ہے، کیا آپ نے کبھی ریل کا سفر کیا ہے؟ اس سفر میں آپ نے کیا محسوس کیا؟ بتائیے۔
3. شاعر نے اس نظم میں ریل کو کن کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے، بتلائیے؟
4. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
5. شاعر نے کہا کہ ''ریل جب چلتی ہے تو رات کے اندھیروں کو دور کرتی ہے'' کیسے؟
6. ریل عظمتِ انسانیت کو کس طرح ظاہر کرتی ہے؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: نظم پڑھیے اور ہم آہنگ الفاظ کی فہرست تیار کیجیے؟

ب: ذیل میں چند الفاظ دیے گئے ہیں ان سے متعلقہ اشعار پڑھیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(1) زیرلب (2) وادی وکہسار (3) سرور دل نشیں (4) سیماب (5) سینۂ کہسار

(6) آتش پنہاں (7) چراغاں (8) دشت ودر (9) عظمت انسانیت (10) بےخوف وخطر

ج: ذیل کی عبارت پڑھیے اور اس سے متعلق اشعار لکھیے۔

1. ریل اسٹیشن سے لہراتی ہوئی آدھی رات میں جھومتی' سیٹی بجاتی پہاڑوں' وادیوں سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کے ساتھ چلتی جاتی ہے۔
2. ریل سفر کے دوران دریا پر سے گزرتی ہے تو اُس کے پُل پر سے گزرنے پر جو آواز نکلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تیزی رفتار پر وہ فخر کررہی ہے۔
3. مناظر جیسے جیسے گزرتے جاتے ہیں وہ اندھیرے میں کھوجاتے ہیں کیونکہ ریل کی روشنی سے مناظر نظر آتے ہیں اور غائب ہوجاتے ہیں اور پھر نیا منظر سامنے آجاتا ہے۔
4. ریل پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے ایک سانپ کی طرح مستی سے لہراتے ہوئے آگے بڑھ جاتی ہے۔
5. ریل جب ندی پر سے گزرتی ہے تو بیچ ندی میں چراغاں کا منظر پیش کرتی ہے اور جب دریا کے کنارے سے گزرتی ہے تو ریت کے ذروں کو چمکاتی ہوئی آگے بڑھ جاتی ہے۔
6. جس طرح ایک باغی فوج اپنا جھنڈا لہراتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اسی طرح ریل بھی طوفانی گرج کے ساتھ بغیر کسی خوف کے آگے بڑھ جاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

د: نظم پڑھیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

1. رات کی تاریکی میں پٹریوں پر ریل کیسے گزرتی ہے؟
2. ریل جب دریا سے گزرتی ہے تب شاعر نے اس کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟
3. عَلَم کھولنے سے کیا مراد ہے؟
4. ریل میدان اور جنگلوں میں کس طرح اپنا زور دکھاتی ہے؟
5. ہوا کے تیز جھونکوں میں ریل کی کیسی صدا آتی ہے؟
6. ریل اپنے دل کے شوق کو کس طرح بھڑکاتی ہے؟
7. نیم شب کی خاموشی میں ریل کس طرح جاتی ہے؟
8. چلتی ہوئی ریل سرور و مینہ برسنے کی صدا کب دیتی ہے؟
9. جب ریل ندی سے گذرتی ہے تب منظر کیسا ہوتا ہے؟
10. دشت و در میں کب زندگی کی لہر دوڑتی ہے؟
11. ریل اپنی ہر حرکت سے کیا ظاہر کرتی ہے؟

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. شاعر نے اس نظم میں ریل کی کن خصوصیات کو بیان کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. آپ کی پسندیدہ سواری کون سی ہے اور کیوں ہے؟
3. شاعر نے کہا کہ ریل جب ندی پر سے گزرتی ہے تو چراغاں کا منظر پیش کرتی ہے۔ کیسے؟
4. کیا آپ نے کبھی سرنگ کا مشاہدہ کیا ہے؟ سرنگ کیسی ہوتی ہے؟
5. آپ نے ریل کے سفر کے دوران کون کون سے مناظر دیکھے ہیں لکھیے؟
6. ریل جنگلوں میں آندھیوں کا زور دکھلاتی ہے کیسے؟ وضاحت کیجیے؟
7. شاعر نے ریل کی آواز کو ''آندھیوں میں مینہ کی صدا'' کیوں کہا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے؟
8. ''پٹریوں پر دور تک سیماب چھلکاتی ہوئی'' اس مصرعے کی وضاحت کیجیے؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. سفر کے مختلف ذرائع کیا ہیں؟ آپ کس ذریعہ سفر سے زیادہ لطف اندوز ہوئے اور کیوں؟
2. شاعر نے رات کے وقت ریل کے مختلف مقامات سے گزرنے کو بڑے خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے۔ آپ بھی اپنے کسی سفر کے بارے میں لکھیے۔

SCERT TELANGANA

IV. لفظیات

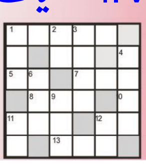

الف: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

باغی ۔ جھنڈا ۔ بے خوفی کے ساتھ بڑھنا ۔ موتی برسانے والی ۔ نغمہ ۔ گیت

جل پری ۔ آدھی رات ۔ دھیمے بولنا ۔ پہاڑوں کا سلسلہ ۔ پارہ ۔ چھپی ہوئی آگ

ب: خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنوں کی نشان دہی کیجیے اور قوس میں لکھیے۔

1. یہ گھوڑا سرکش ہے۔ (   )

(i) مطیع (ii) نافرمان (iii) ہوشیار

2. جنگ میں سپہ سالار اپنا عَلَم اُٹھائے ہوتا ہے۔ (   )

(i) جھنڈا (ii) کتاب (iii) ہتھیار

3. چور گھر میں درآیا ۔ (   )

(i) بے خوفی کے ساتھ بڑھنا (ii) باہر جانا (iii) اندر آنا

4. یہ بارش گہر بار ہے۔ (   )

(i) دھوپ (ii) موتی برسانے والے (iii) چاندنی

5. دور سے کسی کی سرورِ دل نشیں سُنائی دے رہی ہے۔ (   )

(i) خوف ناک (ii) سدا (iii) دلکش راگ

6. فوج کی ہمت بڑھانے کے لیے زمزمے گائے جاتے ہیں۔ (   )

(i) گیت (ii) ناچ (iii) کھیل

V. تخلیقی اظہار

1. ریل سے متعلق نظم لکھیے۔

آئی آئی آئی ریل

سیٹی بجاتی آئی ریل

VI. توصیف

مختلف زبانوں میں (اردو، انگریزی، تلگو) ریل پر لکھی گئی مختلف نظمیں پڑھیے اور اپنے دوستوں کو سنائیے اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA

VII. منصوبہ کام

1. آپ کے قریبی ریلوے اسٹیشن سے گزرنے والی مختلف ریل گاڑیوں کی تفصیلات جمع کیجیے اور ذیل کی جدول کو پر کیجیے۔

سلسلہ نشان	ٹرین نمبر	ٹرین کا نام	وہ مقام جہاں سے ٹرین نکلتی ہے	ٹرین کی آخری منزل	ریلوے اسٹیشن کے نام جہاں جہاں وہ رکتی ہے
1					
2					
3					

VIII. زبان شناسی

فعل مستقبل

مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے اور سوچیے :

ریل آئے گی ۔ خوشبو پھیلے گی ۔ ہم کل جائیں گے ۔ شریف کل حیدر آباد جائے گا

ان جملوں سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہونے والا ہے۔

وہ فعل جس میں آئندہ زمانہ پایا جائے فعل مستقبل کہلاتا ہے۔

مشق: ان جملوں کو فعل مستقبل میں تبدیل کیجیے۔

جملے	حال احتمالی	جملے	حال احتمالی
رقیہ لکھتی ہے گرمی ہو رہی ہے بارش ہوئی		پھول مہکتا ہے تارے چمکے ڈھول بج رہا ہے	

کیا میں یہ کر سکتا / کر سکتی ہوں؟

1. میں اس نظم کو روانی کے ساتھ پڑھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس نظم کے خلاصہ کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. دیے گئے اشاروں کے مطابق نظم / کہانی لکھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اس نظم میں دی گئی مختلف تشبیہات کو سمجھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

12. ابو خاں کی بکری

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

بھارت رتن ڈاکٹر ذاکر حسین

سوالات:
- تصویر میں کیا کیا نظر آ رہا ہے؟
- بکری کس جانب دیکھ رہی ہے؟
- بکری کس طرح کی زندگی چاہتی ہے؟

مرکزی خیال: اس کہانی میں ڈاکٹر ذاکر حسین نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ آزادی کو حاصل کرنا چاہیے غلامی میں چاہے جتنی آسائش ملے جینا پُرکیف نہیں ہوتا۔ آدمی ہو کہ جانور آزادی سے اپنی مرضی کے موافق جینا چاہتے ہیں۔ اس کہانی میں بکری آزادی کی علامت ہے اور بھیڑیا ظلم کی علامت۔ ان میں ٹکراؤ اور ہار کر جیتنے اور جیت کر بھی ہارنے کے عمل کو بڑے ہی عمدہ طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ہمالیہ پہاڑ کا نام تو سنا ہی ہوگا۔ اس سے بڑا پہاڑ دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ ہزاروں میل چلا گیا ہے۔ اس پہاڑ کے اندر بہت سی بستیاں بھی ہیں۔ ایسی ہی ایک بستی الموڑہ بھی ہے۔ الموڑہ میں ایک بڑے میاں رہتے تھے۔ جن کا نام تھا ابوخاں، انھیں بکریاں پالنے کا بہت شوق تھا۔ اکیلے آدمی تھے۔ بس ایک دو بکریاں رکھتے۔ دن بھر چراتے پھرتے۔ ان کے عجیب وغریب نام رکھتے کسی کا ''کلّو'' کسی کا ''منگلیا''، کسی کا ''گوجری''، کسی کا ''کلمہ'' ان سے نہ جانے کیا کیا باتیں کرتے رہتے۔ شام کے وقت بکریوں کو لے کر گھر میں باندھ دیتے۔ الموڑہ پہاڑی جگہ ہے اس لیے ابوخان کی بکریاں بھی پہاڑی نسل کی ہوتی تھیں۔

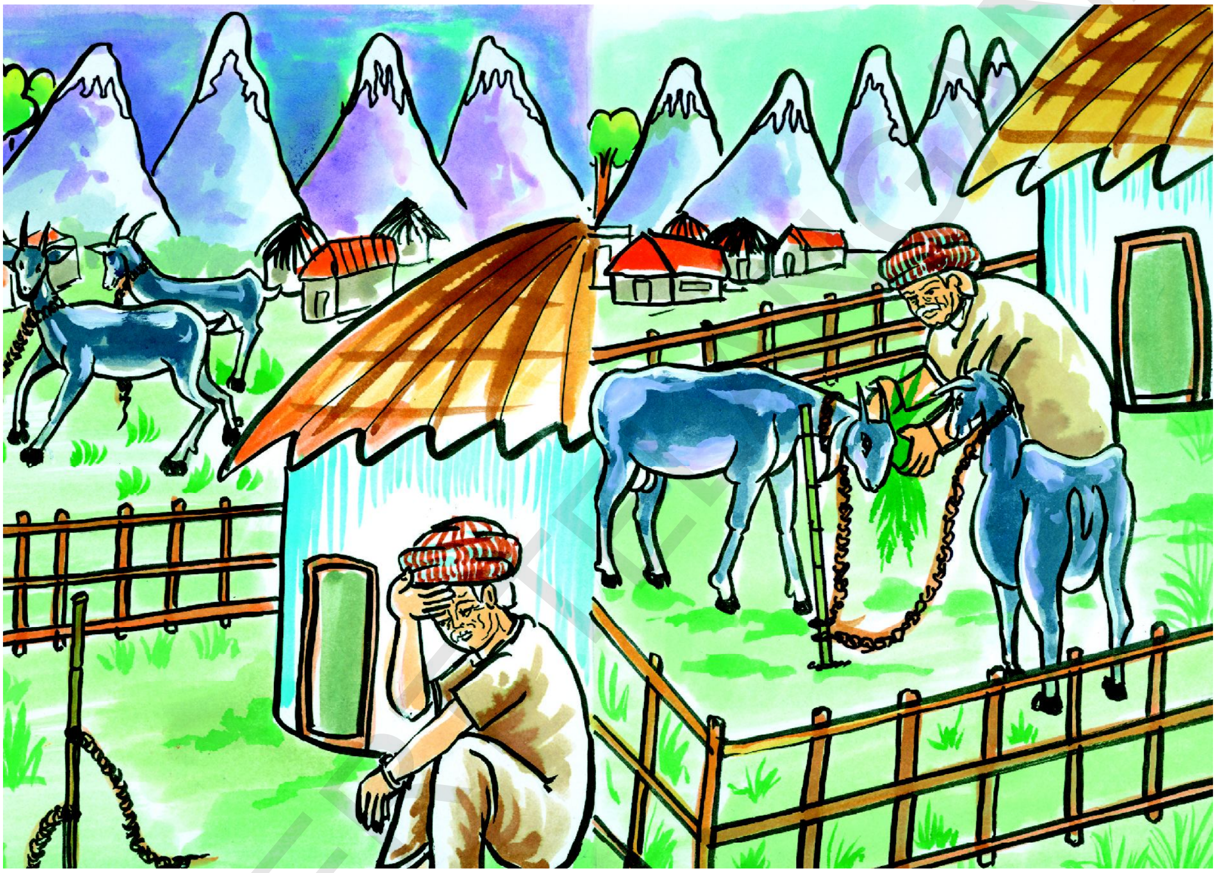

ابوخان بے چارے تھے بڑے بدنصیب۔ ان کی ساری بکریاں کبھی نہ کبھی رسّی تڑا کر رات کو بھاگ جاتی تھیں۔ پہاڑی بکری بندھے بندھے گھبرا جاتی ہے۔ یہ بکریاں بھاگ کر پہاڑ پر چلی جاتی تھیں۔ وہاں ایک بھیڑیا رہتا تھا۔ وہ انھیں کھا جاتا تھا، مگر عجیب بات ہے، نہ بھیڑیے کا ڈر، نہ ابوخان کا پیار، نہ شام کے دانے کا لالچ ان بکریوں کو بھاگنے سے روکتا تھا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ پہاڑی جانوروں کے مزاج میں آزادی کی بہت محبت ہوتی ہے۔ یہ اپنی آزادی کسی قیمت پر دینے کو راضی نہیں ہوتے۔ مصیبت اور خطروں کے باوجود آزاد رہنے کو آرام و

آسائش کی قید سے اچھا جانتے ہیں۔

جہاں کوئی بکری بھاگ نکلی اور ابوخان بے چارے سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ہری ہری گھاس میں انھیں کھلاتا ہوں، شام کو دانہ دیتا ہوں، مگر یہ کم بخت نہیں ٹھہرتیں اور پہاڑ میں جا کر بھیڑیے کو اپنا خون پلانا پسند کرتی ہیں۔

جب ابوخان کی بہت سی بکریاں بھاگ گئیں تو وہ بے چارے اداس ہوئے اور کہنے لگے "اب بکری نہ پالوں گا۔ زندگی کے تھوڑے دن اور ہیں، بے بکریوں ہی کے کٹ جائیں گے۔ مگر تنہائی بری چیز ہے۔ تھوڑے دن ابوخان بے بکریوں کے رہے مگر نہ رہا گیا۔ ایک دن کہیں سے ایک بکری خرید لائے یہ بکری ابھی بچہ ہی تھی۔ ابوخان نے سوچا کہ کم عمر بکری لوں گا تو شاید ہل مل جائے اور اسے جب پہلے ہی سے اچھے اچھے چارے دانے کی عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ پہاڑ کا رخ نہ کرے گی۔

یہ بکری تھی خوب صورت۔ رنگ اس کا بالکل سفید تھا۔ بال لمبے لمبے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کالے سینگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ کسی نے کالی لکڑی میں خوب محنت سے تراش کر بنائے ہیں۔ لال لال آنکھیں تم دیکھتے تو کہتے ارے! یہ بکری تو ہم نے لے لی ہوتی۔ یہ بکری دیکھنے ہی میں اچھی نہ تھی مزاج میں بھی بہت اچھی تھی۔ پیار سے ابوخاں کے ہاتھ چاٹتی تھی۔ دودھ چاہے تو کوئی بچہ دوھ لے نہ لات مارتی تھی نہ دودھ کا برتن گراتی تھی۔

ابوخان بس اس پر عاشق ہو گئے تھے۔ اس کا نام "چاندنی" رکھا تھا اور دن بھر اس سے باتیں کرتے رہتے تھے۔ کبھی چچا "گھسیٹے خاں" کا قصہ اسے سناتے تھے۔ کبھی "ماموں تھو" کا۔

ابوخان یہ سوچ کر یہ بکریاں شاید میرے تنگ آنگن میں گھبراتی ہیں، اپنی اس بکری چاندنی کے لیے نیا انتظام کیا تھا۔ گھر کے باہر ان کا ایک چھوٹا سا کھیت تھا۔ اس کے بیچ میں چاندنی کو باندھتے تھے۔ اور رسّی بہت لمبی رکھتے تھے کہ خوب ادھر ادھر گھوم سکے۔ اس طرح چاندنی کو ابوخاں کے یہاں خاص زمانہ گزر گیا اور ابوخان کو یقین ہو گیا کہ آخر ایک بکری تو مل گئی، اب یہ نہ بھاگے گی۔

مگر ابوخاں دھوکے میں تھے۔ آزادی کی خواہش اتنی آسانی سے دل سے نہیں مٹتی۔ پہاڑ اور جنگل میں رہنے والے آزاد جانوروں کا دم گھر کی چار دیواری میں گھٹتا ہے تو کانٹوں سے گھرے ہوئے کھیت میں بھی انھیں چین نصیب نہیں ہوتا۔ قید سب ایک سی۔ تھوڑے دن کے لیے چاہے دھیان بٹ جائے مگر پہاڑ اور جنگل یاد آتا ہے اور

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

قیدی اپنی رسی تڑانے کی فکر کرتا۔ ابوخاں کا خیال ٹھیک نہ تھا کہ چاندنی پہاڑ کی ہوا بھول گئی ہے۔

ایک دن صبح صبح جب سورج ابھی پہاڑ کے پیچھے ہی تھا کہ چاندنی نے پہاڑ کی طرف نظر کی۔ منہ جو جگالی کی وجہ سے چل رہا تھا رک گیا اور چاندنی نے دل میں کہا وہ پہاڑ کی چوٹیاں کیسی حسین ہیں۔ وہاں کی ہوا اور یہاں کی ہوا کا کیا مقابلہ پھر وہاں اچھلنا کودنا اور ٹھوکریں کھانا اور یہاں ہر وقت بندھے رہنا۔ گردن میں آٹھ پہر یہ کم بخت رسّی۔ ایسے گھروں میں گدھے اور خچر ہی بھلے چُگ لیں ہم بکریوں کو تو بڑا میدان چاہیے۔

اس خیال کا آنا تھا کہ چاندنی اب وہ پہلی سی چاندنی نہ تھی۔ نہ اسے ہری ہری گھاس اچھی لگتی تھی، نہ پانی مزہ دیتا تھا۔ نہ ابوخان کی لمبی داستانیں بھاتی تھیں۔ روز بروز دبلی ہونے لگی۔ دودھ گھٹنے لگا۔ ہر وقت منھ پہاڑ کی طرف رہتا۔ رسی کو کھینچتی اور عجیب درد بھری آواز سے ''میں میں'' چلاتی۔ ابوخاں سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو کوئی بات ضرور ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہ آتا کہ کیا کیا جائے؟

ایک دن صبح جب ابوخاں نے دودھ لیا تو چاندنی نے ان کی طرف منہ پھیرا اور اپنی بکریوں والی زبان میں کہا ''ابومیاں! اب میں تمہارے پاس رہوں گی تو مجھے بڑی بیماری ہو جائے گی مجھے تم پہاڑ ہی پر چلے جانے دو۔

ابوخاں، بکریوں کی زبان سمجھنے لگے تھے۔ چلا کر بولے ''یا اللہ یہ بھی جانے کو کہتی ہے، یہ بھی!'' ہاتھ کے

تھرتھرانے سے مٹی کی لٹیا جس میں دودھ دوہا تھا ہاتھ سے گری اور چکنا چور ہوگئی۔

ابوخاں وہیں گھاس پر بکری کے پاس بیٹھ گئے اور نہایت غمگین آواز میں پوچھا ''کیوں بیٹی چاندنی! تو بھی مجھے چھوڑنا چاہتی ہے''

چاندنی نے جواب دیا ''ہاں ابومیاں، چاہتی تو ہوں''۔ ''ارے کیا تجھے چارہ نہیں ملتا، یا دانہ پسند نہیں؟ بنیوں نے گھنے دانے ملا دیے ہیں؟ میں آج اور دانے لے آؤں گا۔''

''نہیں، نہیں میاں! دانے کی کوئی تکلیف نہیں'' چاندنی نے جواب دیا۔

''تو پھر کیا رسی چھوٹی ہے؟ میں اور لمبی کر دوں؟''

چاندنی نے جواب دیا ''اس سے کیا فائدہ؟''

''تو آخر پھر بات کیا ہے؟ تو چاہتی کیا ہے؟'' چاندنی نے جواب دیا ''کچھ نہیں، بس مجھے پہاڑ پر جانے دو''

ابوخان نے کہا ''اری کم بخت! تجھے یہ خبر ہے کہ وہاں بھیڑیا رہتا ہے۔ جب وہ آئے گا تو کیا کرے گی؟''

چاندنی نے جواب دیا ''اللہ نے دو سینگ دیے ہیں۔ ان سے اسے ماروں گی۔''

''ہاں ہاں ضرور!'' ابوخاں بولے ''بھیڑیے پر تیرے سینگ ہی کا اثر ہوگا۔ وہ تو میری کئی بکریاں ہڑپ کر چکا ہے۔ ان کے سینگ تجھ سے بڑے تھے۔ تو کلو کو جانتی نہیں۔ وہ پچھلے سال تھی۔ بکری کا ہے کو تھی، ہرن تھی۔ رات بھر سینگوں سے بھیڑیے کے ساتھ لڑی۔ مگر پھر صبح ہوتے ہوتے اس نے دبوچ ہی لیا اور کھا گیا۔''

چاندنی نے کہا ''ارے بے چاری کلو! مگر خیر ابومیاں اس سے کیا ہوتا ہے، مجھے تو پہاڑ پر جانے ہی دو۔''

ابوخاں کچھ جھنجھلائے اور بولے یا اللہ یہ بھی جاتی ہے۔ میری بکری اور اس کم بخت بھیڑیے کے پیٹ میں جائے گی! مگر نہیں نہیں، میں اسے ضرور بچاؤں گا۔ کم بخت احسان فراموش! تیری مرضی کے خلاف تجھے بچاؤں گا۔ اب تیرا ارادہ معلوم ہو گیا ہے۔ اچھا بس چل، میں تجھے کوٹھری میں باندھا کروں گا۔ نہیں تو موقع پا کر چل دے گی۔

ابوخان نے چاندنی کو ایک کونے کی کوٹھری میں بند کر دیا اور اوپر سے زنجیر چڑھا دی۔ مگر غصے اور جھنجھلاہٹ میں کوٹھری کی کھڑکی بند کرنا بھول گئے۔ ادھر انھوں نے کنڈی چڑھائی اور چاندنی کھڑکی میں سے یہ جا وہ جا۔

چاندنی پہاڑ پر پہنچی تو اس کی خوشی کا کیا پوچھنا تھا۔ پہاڑ پر پیڑ اس نے پہلے بھی دیکھے تھے لیکن آج ان کا اور ہی رنگ تھا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کے سب کھڑے ہوئے اسے مبارک باد دے رہے ہیں کہ پھر ہم میں

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018
SCERT TELANGANA

آ ملی ۔ادھرادھر سیوتی کے پھول مارے خوشی کے کھل کھل کر ہنس رہے تھے۔ کہیں اونچی اونچی گھاس اس سے گلے مل رہی تھی ۔معلوم ہوتا تھا کہ سارا پہاڑ مارے خوشی کے مسکرار ہاہےاور اپنی بچھڑی ہوئی بچی کے واپس آنے پر پھولا نہیں سماتا۔ چاندنی کی خوشی کا کیا حال بتائیں ۔ نہ چاروں طرف کانٹوں کی باڑھ‘ نہ کھونٹا‘ نہ رسّی اور نہ چارا۔ وہ جڑی بوٹیاں کہ ابوخان اپنی ساری محبت اور پیار کے باوجود نہ لا سکتے۔

چاندنی کبھی ادھر اچھلتی‘ کبھی ادھر۔ یہاں کودی وہاں پھاندی‘ کبھی چٹان پر ہے۔کبھی کھڈ میں ۔ادھر ذرا پھسلی‘ ادھر ذرا سنبھلی‘ ایک چاندنی کے آنے سے سارے پہاڑ پر رونق سی آ گئی تھی ۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابوخاں کی دس بارہ بکریاں چھوٹ کر یہاں آ گئی ہیں۔

ایک دفعہ گھاس پر منہ مار کر اٹھایا تو چاندنی کی نظر ابوخاں کے مکان اور اس کے کانٹوں والے باڑے پر پڑی۔ انھیں دیکھ کر خوب ہنسی اور کہنے لگی ’’یا خدا کوئی دیکھے تو ذرا کتنا ذرا سا مکان ہے اور کیسا چھوٹا سا باڑ۔ یا اللہ میں اس میں اتنے دن کیسے رہی؟ اس میں آخر سماتی کیسے تھی؟ پہاڑ کی چوٹی پر سے اس ننھی سی جان کو نیچے کی ساری دنیا ہیچ نظر آتی تھی۔

چاندنی کے لیے یہ دن بھی عجیب تھا۔ دوپہر تک اتنی اچھلی کودی کہ شاید ساری عمر میں اتنی نہ کودی ہوگی۔ دوپہر ڈھلے اسے پہاڑی بکریوں کا گلّہ دکھائی دیا۔ گلّے کی بکریوں نے اسے خوشی خوشی اپنے پاس بلایا اور اس سے حال احوال پوچھا۔

چاندنی کو ابھی آزادی کی اتنی خواہش تھی کہ اس گلّے کے ساتھ ہو کر ابھی سے اپنے اوپر پابندیاں لینا گوارا نہ کیا اور ایک طرف چل دی۔ شام کا وقت ہے۔ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ سارا پہاڑ لال سا ہو گیا اور چاندنی نے سوچا: اوہو! ابھی سے شام؟ نیچے ابوخاں کا گھر اور کانٹوں والا باڑ‘ دونوں کُہر میں چھپ گئے۔ نیچے کوئی چرواہا اپنی بکریوں کو باڑے میں بند کرنے کے لیے جا رہا تھا۔ ان کی گردن کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ چاندنی اس آواز کو خوب پہچانتی تھی ۔اسے سن کر اداس ہو گئی۔ ہوتے ہوتے اندھیرا ہونے لگا اور پہاڑ میں سے ایک آواز آئی خو............و ......و......وخو‘‘۔

یہ آواز سن کر چاندنی کو بھیڑیے کا خیال آیا۔ دن بھر ایک دفعہ بھی اس کا دھیان ادھر نہ گیا تھا۔ پہاڑ کے نیچے سے ایک سیٹی اور ایک بگل کی آواز آئی۔ یہ بے چارے ابوخاں تھے۔ جو آخری کوشش کر رہے تھے کہ اسے

SCERT TELANGANA

سن کر چاندنی بھی لوٹ آئے ۔ادھر یہ کہہ رہے تھے کہ ’’لوٹ آؤ‘‘، ’’لوٹ آؤ‘‘ ادھر سے دشمن جان بھیڑیے کی آواز آرہی تھی۔ چاندنی کے دل میں کچھ تو آئی کہ لوٹ چلے ۔لیکن اسے کھونٹا یاد آیا۔ رسّی یاد آئی ۔کانٹوں کا گھر یاد آیا اور اس نے سوچا کہ اس زندگی سے یہاں کی موت اچھی ہے ۔آخر کو سیٹی اور بگل کی آواز بند ہوگئی۔ پیچھے سے بھیڑیے کی کھڑ کھڑاہٹ سنائی دی۔ چاندنی نے مڑ کر دیکھا تو دو کان دکھائی دیے ۔سیدھے کھڑے ہوئے، اور دو آنکھیں جو اندھیرے میں چمک رہی تھیں ۔بھیڑیا سر پر پہنچ گیا تھا۔

بھیڑیا زمین پر بیٹھا تھا۔نظر بے چاری بکری پر جمی تھی ۔اسے اطمینان تھا۔جلدی نہ تھی ۔خوب جانتا تھا کہ اب کہاں جاتی ہے۔ بکری نے جو اس کی طرف رخ کیا تو یہ مسکرایا اور بولا ’’اوہو! ابو خاں کی بکری ہے۔خوب کھلا کھلا کر موٹا کیا ہے‘‘

یہ کہہ کر اس نے اپنی لال لال زبان نیلے نیلے ہونٹوں پر پھیری۔ چاندنی کو کلو کا قصہ یاد آیا جو ابو خاں نے سنایا تھا اور اس نے سوچا کہ میں کیوں خواہ مخواہ رات بھر لڑ کر صبح جان دوں۔ابھی کیوں نہ اپنے آپ کو سپرد کر دوں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ نہیں اپنا سر جھکایا۔ سینگ آگے کو کیے اور پینترا بدل کر بھیڑیے کے مقابل آئی کہ بہادروں

کا یہی کام ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ چاندنی اپنی بساط نہ جانتی تھی اور بھیڑیے کی طاقت کا اسے اندازہ تھا۔ وہ خوب جانتی تھی کہ بکریاں بھیڑیے کو نہیں مار سکتیں۔ وہ تو صرف یہ چاہتی تھی کہ اپنی بساط کے مطابق مقابلہ ضروری ہے۔ جی میں سوچتی کہ کلو کی طرح رات بھر مقابلہ کر سکتی ہوں یا نہیں۔

کچھ دیر جب گزر گئی تو بھیڑیا بڑھا۔ چاندنی نے بھی سینگ سنبھالے اور وہ حملے کیے ہیں کہ بھیڑیے کا جی جانتا ہوگا۔ بیسیوں مرتبہ اس نے بھیڑیے کو پیچھے ریل دیا ساری رات اس میں گزری۔ کبھی کبھی چاندنی اوپر آسمان کی طرف اور ستاروں سے آنکھوں آنکھوں میں کہہ دیتی 'اے کاش اس طرح صبح ہو جائے'۔

ستارے ایک ایک کر کے غائب ہوگئے۔ چاندنی نے آخری وقت میں اپنا زور دوگنا کر دیا۔ بھیڑیا بھی تنگ آ گیا تھا کہ دور سے اسے روشنی سی دکھائی دی۔ نیچے بستی میں مسجد سے اذاں کی آواز آئی چاندنی نے دل میں کہا ''اللہ! تیرا شکر ہے۔ میں نے اپنے بس بھر مقابلہ کیا۔ اب تیری مرضی'' مؤذن آخری مرتبہ اللہ اکبر کہہ رہا تھا' چاندنی بے دم ہو کر زمین پر گر پڑی۔

اوپر درخت پر چڑیاں بیٹھی دیکھ رہی تھیں۔ ان میں اس پر بحث ہو رہی ہے کہ جیت کس کی ہوئی۔ سب کہتی ہیں کہ بھیڑیا جیتا۔

ایک بوڑھی سی چڑیا ہے۔ وہ مصر ہے کہ ''چاندنی جیتی''۔

مصنف کا تعارف:

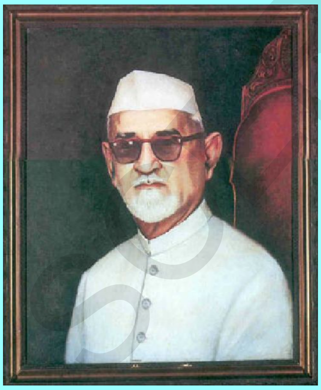

نام	:	ڈاکٹر ذاکر حسین
مقامِ ولادت	:	بیگم بازار، حیدرآباد
پیدائش و وفات	:	1897ء - 1969ء
عہدہ	:	گورنر بہار، نائب صدر جمہوریہ، صدر جمہوریہ ہند
تصانیف	:	آؤ گھر گھر کھیلیں
اعزازات	:	بھارت رتن

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

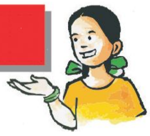

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ سبق کس سے متعلق ہے۔اس کے مصنف کون ہیں؟
2. سبق سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
3. ابوخاں کو بکریوں سے لگاؤ تھا' آپ کو کن جانوروں سے لگاؤ ہے اور کیوں؟
4. آپ تمام اپنے افرادِ خاندان کے ساتھ رہتے ہیں۔اگر آپ کو تنہا رکھا گیا تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟
5. اکثر چڑیوں نے کہا کہ بھیڑیے کی جیت ہوئی لیکن ایک بوڑھی چڑیا نے کہا چاندنی کی جیت ہوئی۔آپ کی نظروں میں جیت کس کی ہوئی اور کیسے؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. مصنف نے ابوخاں کو بدنصیب کیوں کہا؟
2. ابوخاں کو کون سی بکری سے بہت زیادہ محبت تھی اور کیوں؟
3. ابوخاں اپنی نئی بکری کا خیال کس طرح رکھتے تھے؟
4. کس خیال کے آتے ہی چاندنی غمگین ہوجایا کرتی تھی؟
5. ابوخاں' بکری کی کون سی بات سے غمگین ہوگئے؟
6. ابوخاں نے بکری کو پہاڑ پر جانے سے کیوں منع کیا؟
7. پہاڑ پر جانے کی خواہش ظاہر کرنے کے بعد ابوخاں کا بکری کے ساتھ کیسا سُلوک رہا؟
8. بکری جب پہاڑی پر پہنچی تو کیسا منظر تھا اور بکری نے کیسا محسوس کیا؟
9. شام ہوتے ہی بکری اُداس ہوگئی۔اُس کی اُداسی کی وجہ کیا تھی؟
10. چاندنی بھیڑیے سے لڑنے پر آمادہ ہوگئی کیوں؟
11. ابوخاں نے تنہائی دور کرنے کے لیے بکریوں کو پالا۔آپ اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے کیا کریں گے؟
12. ابوخاں نے چاندنی کو جنگل جانے سے روکنے کے لیے کچھ تدبیریں کیں۔اگر آپ ابوخاں کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ب: کِس نے کس سے کہا۔

1. ’’اب میں تمہارے پاس رہوں گی تو مجھے بڑی بیماری ہو جائے گی۔‘‘

....

2. ’’وہ پہاڑ کی چوٹیاں کیسی حسین ہیں۔‘‘

....

3. ’’یا اللہ! یہ بھی جانے کو کہتی ہے۔‘‘

....

4. ’’تو بھی مجھے چھوڑنا چاہتی ہے۔‘‘

....

5. ’’دانے کی کوئی تکلیف نہیں۔‘‘

....

6. ’’تو پھر کیا رسی چھوٹی ہے۔‘‘

....

7. ’’بس مجھے پہاڑ پر جانے دو۔‘‘

....

8. ’’اوہو! ابوخاں کی بکری۔ خوب کھلا کھلا کر موٹا کیا ہے۔‘‘

....

ج: سبق پڑھیے اور خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1. اُس پہاڑ کے اندر بہت سی بستیاں بھی ہیں۔ ایسی ہی ایک بستی ________ بھی ہے۔
2. یہ بکریاں بھاگ کر پہاڑ پر چلی جاتی تھیں۔ وہاں ایک ________________ رہتا تھا۔
3. ایسے گھروں میں ________ ہی بھلے چُگ لیں۔ ہم بکریوں کو تو بڑا امیدان چاہیے۔
4. پہاڑ کی چوٹی پر سے اِس ننھی سی جان کو ساری دنیا ________ نظر آتی تھی۔
5. چاندنی کو ________ کا قصہ یاد آیا۔ جو ابوخاں نے سنایا تھا۔
6. کم بخت! ________ تیری مرضی کے خلاف تجھے بچاوں گا۔

SCERT TELANGANA

7. وہ ________ کہ ابوخاں اپنی ساری محبت اور پیار کے باوجود نہ لاسکتے۔

8. یہ آواز سُن کر چاندنی کو ________ کا خیال آیا۔

9. وہ تو صرف یہ چاہتی تھی کہ اپنی ________ کے مطابق مقابلہ ضروری ہے۔

10. ایک بوڑھی سی چڑیا ہے۔ وہ ________ ہے کہ ''چاندنی جیتی''۔

د: سبق پڑھیے اور جملوں کو مکمل کیجیے۔

1. ابوخاں، بکریوں کی زبان سمجھنے لگے تھے۔ چلّا کر بولے ''..''

2. ابوخاں وہیں گھاس پر بکری کے پاس بیٹھ گئے اور نہایت غمگین آواز میں پوچھا
''..''

3. ابوخاں نے کہا ارے کمبخت! تجھے یہ خبر ہے کہ وہاں ''..''

4. بکری نے جو اُس کی طرف رُخ کیا تو یہ مسکرایا اور بولا ''..''

5. کبھی کبھی چاندنی اوپر آسمان کی طرف اور ستاروں سے آنکھوں آنکھوں میں کہہ دیتی ''......................''

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. ابوخاں تنہائی سے کیوں گھبراتے تھے؟ کیا آپ تنہا رہنے کو بہتر سمجھتے ہیں۔ کیوں؟
2. چاندنی نے ابوخاں کی بات نہیں مانی اور پہاڑ پر چلی گئی۔ چاندنی کی جگہ اگر آپ ہوتے تو کیا کرتے؟
3. چاندنی کا بھیڑیے سے مقابلہ کرنا کیا صحیح فیصلہ تھا۔ کیوں؟
4. چاندنی کے روز بروز دُبلی ہونے کی کیا وجہ تھی؟
5. اگر آپ کو تمام سہولتوں کے ساتھ کسی کمرے میں بند کر دیا جائے تو کیا اس میں آپ رہنا پسند کریں گے؟ کیوں؟
6. کسی اونچے مقام سے آپ نیچے کا منظر دیکھیں تو کیسا نظر آتا ہے؟
7. ابوخاں چاندنی کے تعلق سے کس دھوکے میں تھے؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. بکری نے بھیڑیے کا سامنا کس بہادری سے کیا؟ اُسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. ابوخاں نے چاندنی کو کلو کے بارے میں جو واقعہ سنایا اُسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

IV. لفظیات

الف: حسب ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

نسل، لالچ، آسائش، تراش، داستان، احسان فراموش، جھنجھلاہٹ، رونق، بساط

ب: حسب ذیل جملوں کو نیچے دیے گئے موزوں الفاظ سے پُر کیجیے۔

بارش کی وجہ سے ________ آ گئی ۔ کئی ________ بہہ گئے ۔ سڑکوں پر ________ بن گئے ۔ ہر کوئی اس واقعہ کی وجہ سے ________ اور ________ ہو گیا ۔ اس ________ کی گھڑی کو لوگوں نے اپنا ________ سمجھا ۔ لوگ اِس بات پر ________ ہوئے کہ اب ہمیں اِس ________ کو چھوڑ کر شہر کا ________ کرنا چاہیے۔

کھڈ ، نصیب ، بستی ، غمگین ، پیڑ ، رُخ ، باڑھ ، اُداس ، مصیبت ، مُصر

ج: دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنوں پر (✓) کا نشان لگائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. آپ خواہ مخواہ مجھ پر بگڑ رہے ہیں

(الف) بے کار (ب) زبردستی (ج) ازراہِ مذاق

____

2. گھر کی حفاظت چوکیدار کے سپرد ہے

(الف) حوالے کی گئی (ب) جائزہ لینا (ج) نظر رکھی گئی

____

3. آپ بار بار پینترا مت بدلیے

(الف) داؤ (ب) زور (ج) پریشان

____

4. آپ اپنی بساط میں رہیے

(الف) ادنیٰ (ب) اعلیٰ (ج) حیثیت

____

5. میں قدرت کے حسین نظاروں میں کھو گیا

(الف) پیارے (ب) خوب صورت (ج) ہوشربا

____

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

V. تخلیقی اظہار

1. ''ابوخاں کی بکری'' کہانی کو آگے بڑھایئے۔

ستارے ایک ایک کر کے غائب ہو گئے۔ چاندنی نے آخری وقت میں اپنا زور دوگنا کر دیا۔ بھیڑیا بھی تنگ آ گیا۔ دور سے روشنی دکھائی دی۔ مسجد سے اذان کی آواز آئی۔ چاندنی نے اللہ اکبر کہا اور بھیڑیے کی آنکھ میں سینگ ماردی۔

....

....

2. سبق کے مطابق تصویر بنایئے اور رنگ بھریئے۔

VI. توصیف

''جان بچی لاکھوں پائے'' اسی طرح جان سے شروع ہونے والے اور چند محاورے لغت میں دیکھ کر لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

بھیڑیا اور بکری سے متعلق دیگر کہانیاں اخبارات اور رسائل سے جمع کیجیے۔ اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنایئے اور دیواری رسالہ پر لگایئے۔

VIII. زبان شناسی

ان جملوں کو غور سے پڑھیے اور فرق محسوس کیجیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
خالد نے خط لکھا	خط لکھا گیا
پروین نے نماز پڑھی	نماز پڑھی گئی
نازنین نے نعت سنائی	نعت سنائی گئی
ہارون نے سانپ کو مارا	سانپ مارا گیا
سلمٰی نے شربت پیا	شربت پیا گیا

کالم (الف) کے تمام جملوں میں خالد، پروین، نازنین، ہارون اور سلمٰی فاعل ہیں۔ جب جملے میں فعل کا فاعل معلوم ہو تو فعل معروف کہا جاتا ہے۔

وہ فعل جس میں فعل کا فاعل معلوم ہو ''فعل معروف'' کہلاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

کالم (ب) کے تمام جملوں میں خط، نماز، نعت، سانپ اور شربت مفعول ہیں جب کہ لکھا گیا، پڑھی گئی، سنائی گئی، مارا گیا اور پیا گیا فعل ہے۔ ان جملوں میں فعل تو واقع ہو رہا ہے لیکن فاعل نا معلوم ہے۔ جو مجہول ہے۔

وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو فعل مجہول کہلاتا ہے۔

اس طرح فاعل کے ظاہر ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں

فعل معروف	فعل مجہول

مشق I: ان جملوں میں فعل معروف اور فعل مجہول کی نشان دہی کیجیے۔

1. شہر کی صفائی ہوئی ( )
2. حبیب سبق پڑھایا ( )
3. رحیم خط لکھا ( )
4. تختہ سیاہ صاف کیا گیا ( )
5. پنکھا گھوم رہا ہے ( )
6. صفی لکھ رہا ہے ( )

مشق II: فعل معروف فعل مجہول کے پانچ پانچ جملے اپنی طرف سے لکھیے۔

فعل معروف	فعل مجہول
1.	
2.	
3.	
4.	
5.	

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس سبق کا خلاصہ لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. مشکل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. میں اس بات کو سمجھ چکا/چکی ہوں کہ بزرگوں کی بات ماننا چاہیے۔ ہاں / نہیں
5. محاوروں کو استعمال کرتے ہوئے کہانی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

13. ہاتھوں کا ترانہ

علی سردار جعفری

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

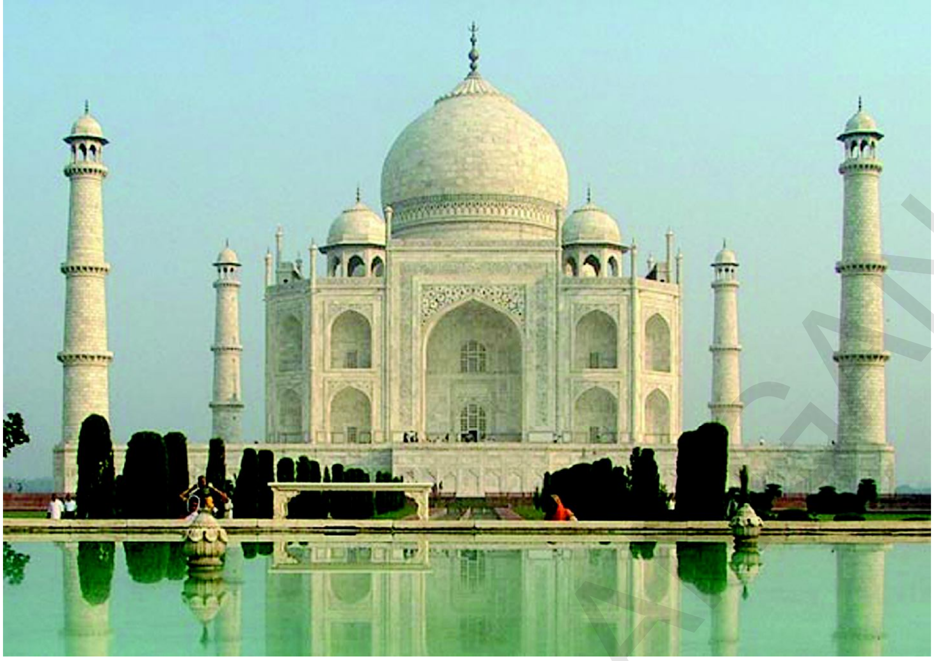

سوالات:

- تصویر میں دکھائی دینے والی خوب صورت عمارت کا نام کیا ہے؟
- اس کی تعمیر کس نے کروائی؟
- اس عمارت کی تعمیر میں سب سے اہم حصہ کن کا ہے؟
- تاج محل کی تعمیر میں مزدوروں کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

مرکزی خیال اس نظم میں مزدوروں کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے ہاتھ سے مراد مزدوروں، محنت کشوں اور غریبوں کے ہاتھ کو لیا ہے۔ یہ ہاتھ امیروں کے ہاتھوں سے بڑے ہوتے ہیں۔ معماروں اور سنگ تراشوں کے ہاتھ تاریخ بناتے ہیں، تہذیب و تمدن کی داغ بیل ڈالتے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ان ہاتھوں کی تعظیم کرو
ان ہاتھوں کی تکریم کرو
دنیا کے چلانے والے ہیں
ان ہاتھوں کو تسلیم کرو

تاریخ کے اور مشینوں کے پہیوں کی روانی ان سے ہے
تہذیب کی اور تمدن کی بھرپور جوانی ان سے ہے
دنیا کا فسانہ ان سے ہے، انسان کی کہانی ان سے ہے
ان ہاتھوں کی تعظیم کرو

راہوں کی سنہری روشنیاں، بجلی کے جو پھیلے دامن ہیں
فانوس حسیں ایوانوں کے جو رنگ ونور کے خرمن ہیں
یہ ہاتھ ہمارے جلتے ہیں، یہ ہاتھ ہمارے روشن ہیں
ان ہاتھوں کی تعظیم کرو

SCERT TELANGANA

کتنے سبک اور نازک ہیں، یہ کتنے سُڈول اور اچھے ہیں
چالاکی میں استاد ہیں اور بھولے پن میں بچے ہیں
اس جھوٹ کی گندی دنیا میں بس ہاتھ ہمارے سچے ہیں
ان ہاتھوں کی تعظیم کرو

یہ سرحد سرحد جُڑتے ہیں اور ملکوں ملکوں جاتے ہیں
بانہوں میں بانہیں ڈالتے ہیں اور دل سے دل کو ملاتے ہیں
پھر ظلم وستم کے پیروں کی زنجیر گراں بن جاتے ہیں
ان ہاتھوں کی تعظیم کرو
ان ہاتھوں کی تکریم کرو
دنیا کے چلانے والے ہیں
ان ہاتھوں کو تسلیم کرو

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

خلاصہ

شاعر کہتا ہے کہ اُن مزدوروں کے ہاتھوں کی عزت کرو' اُنھیں وقار کی نظر سے دیکھو کیونکہ یہ ہاتھ ہی ہیں جنھوں نے ہماری تاریخ بنائی ہے یعنی قدیم زمانوں میں اُنھوں نے ہتھیار بنائے' گھر بنائے' لباس بنائے' حروف تراشے غرض زندگی سے جڑی سب ہی چیزوں کو انھیں مزدوروں کے ہاتھوں نے بنایا ہے اور آج بھی کارخانوں میں یہی ہاتھ کام کرتے ہیں جو سارے انسانوں' امیروں اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ سوچو کہ مزدور نہ ہوتے تو پھر ساری دنیا ساکت و جامد ہوجاتی۔ انسان اتنی ترقی کرنہ پاتا۔ راستوں پر لگی روشنیاں ہو کہ بجلی سے چلنے والی چیزیں۔ بڑے محلوں میں جلنے والے فانوس ہوں کہ شادی بیاہ پر چمکنے والی روشنیاں یہ سب کام مزدور ہی کرتے ہیں اس لیے ان کی عزت کرو۔ اگر یہ ہاتھ نہ ہوتے تو سارے راستے اندھیروں میں ڈوب جاتے۔ محل روشن ہوتے نہ گھروں میں چراغاں ہوتا' اس لیے یہ سب کام یہی لوگ جانتے ہیں۔ امیرزادوں کو اس سے کیا مطلب۔

مزدوروں کے ہاتھ نازک اور کتنے خوب صورت ہوتے ہیں کہ جس کی وجہ دنیا کی ہر خوب صورت چیز انھیں ہاتھوں کا نتیجہ ہے۔ تاج محل خوب صورت ضرور ہے اس کے بنانے میں بادشاہ نے کام کیا اور نہ ہی وہ تعمیری کاموں سے واقف تھا۔ یہ تو صرف اِن خوب صورت ہاتھوں کا تراشہ ہوا ہے۔ ان کی جتنی عزت کی جائے کم ہے۔ سوچو کہ یہ مزدور نہ ہوتے تو کیا تاج محل آج دنیا کے سات عجائبات میں شمار کیا جاتا؟ سب لوگ شاہ جہاں کو یاد کرتے ہیں لیکن کوئی تاج محل بنانے والے مزدوروں کو یاد نہیں کرتا۔

مزدور اپنے ملک کے اندر ہی نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں کو بھی جاتے ہیں جیسے آج سعودی عرب یا دوسرے تمام ملکوں میں ہندوستان سے مزدور جا کر وہاں کام کرتے ہیں۔ اور اہم بات یہ ہے کہ یہ دور دراز ملکوں کو جاتے ہیں اپنے گھر بار کو چھوڑتے ہیں۔ مزدور' مزدوری کرتے ہوئے مہینوں سالوں دوسری بستیوں میں گزار دیتے ہیں لیکن کبھی افسوس نہیں کرتے بلکہ ہنستے گاتے خوشی خوشی کام کرتے ہیں ...... لیکن جب ان پر کوئی ظلم کرتا ہے جیسے کارخانوں کے مالک اُن کے کام کی اجرت برابر نہیں دیتے تو یہ ہڑتال پر اُتر آتے ہیں اور کارخانے بند ہوجاتے ہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو دنیا کے سارے کاروبار انھیں مزدوروں کے دم سے قائم ہیں۔ چاہے آدمی پڑھ لکھ کر کتنی ہی اونچائی پر کیوں نہ چلا جائے اُسے اپنی خواہشات اور ضرورتوں کی تکمیل کے لیے مزدوروں کے پاس آنا ہی پڑتا ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ دنیا کے لوگو! ان ہاتھوں کو چوم لو' ان کو اپنے سر آنکھوں پر رکھو۔ اُن کی قدر کرو۔ اُن کو اُن کا مقام عطا کرو۔ ہاتھ یہاں علامت کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ جو مزدوروں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

شاعر کا تعارف

نام	:	علی سردارؔ جعفری
تخلص	:	سردارؔ
مقامِ ولادت	:	بلرام پور ضلع گونڈہ
پیدائش ووفات	:	1913ء - 2000ء
شعری مجموعے	:	پرواز، خون کی لکیر، نئی دنیا کو سلام، امن کا ستارہ، ایشیا جاگ اُٹھا، پتھر کی دیوار
اعزازات	:	پدم شری، گیان پیٹھ وغیرہ۔

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟
2. اس نظم کو مختصراً اپنے الفاظ میں کہیے۔
3. کیا آپ نے مزدوروں کو مزدوری کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے کیسا محسوس کیا۔ بتائیے۔
4. ہماری دنیا میں اگر مزدور نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟
5. کیا آپ نے کوئی خوب صورت عمارت دیکھی ہے۔ اس عمارت کو دیکھ کر آپ نے کیا محسوس کیا؟ اپنے الفاظ میں بتائیے۔
6. تاج محل ایک خوب صورت عمارت ہے؟ اس طرح کی خوب صورت عمارت بنانے میں اپنا وقت کس نے اور کیسے لگایا ہوگا؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: نظم پڑھیے درج ذیل سوالوں کے جواب مختصر لکھیے۔

1. ''دنیا کا فسانہ ان سے ہے انسان کی کہانی ان سے ہے'' اس مصرعے کی تشریح کیجیے۔
2. تہذیب وتمدن کی بھرپور جوانی سے کیا مراد ہے؟
3. تیسرے بند کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجیے؟

SCERT TELANGANA

ب: ذیل کی عبارت پڑھیے اور دیئے گئے سوالات کے جوابات دیجیے۔

"تاج محل صحیح معنوں میں انسانی تخیل، فن کاری اور سائنسی اُصولوں کا حسین امتزاج ہے۔ یہ مادرِ وطن کی خدمت میں ایک شہنشاہ کی حوصلہ مندی کا بے مثال نذرانہ ہے۔ اِس میں محنت کشوں کی جاں فشانی، معماروں کی صناعی، اُستادوں کی ہنرمندی اور فن کاروں کی مہارت اپنے انتہائی عروج پر نظر آتی ہے۔ سیاح اسے دیکھ کر مبہوت ہوجاتے ہیں۔

حال ہی میں تاج محل کو خوب صورت ترین عمارت تسلیم کرتے ہوئے اُسے دنیا کے سات عجائبات میں پہلے مقام پر شامل کیا گیا۔

1. تاج محل کی تعمیر کن اصولوں کو ظاہر کرتی ہے؟
2. دنیا میں انسانی تخیل کی مثالی عمارت کون سی ہے؟
3. شہنشاہ کی حوصلہ مندی کا نذرانہ کس نے پیش کیا؟
4. تاج محل کو عجائبات میں کیوں شامل کیا گیا ہے؟ اس کی خصوصیات بیان کرو؟

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکمل بنایا اور اس کو ضروری تمام اعضاء دیئے جس میں سب سے اہم انسان کے ہاتھ ہیں۔ اگر کسی انسان کو دونوں ہاتھ نہ ہوں تو کیا دقتیں پیش آتی ہیں؟ سوچ کر لکھیے۔
2. کسی ایک تفریحی مقام سے متعلق اپنے احساسات وخیالات کا اظہار کیجیے؟ جس کو آپ نے دیکھا ہو۔
3. آپ کی زندگی کے کوئی ایسے خوشگوار لمحے کے بارے میں لکھیے جس میں آپ بے حد خوش تھے۔
4. مزدور دنیا کو خوبصورتی بخشتے ہیں۔ مزدور کی زندگی نکھارنا کس کا کام ہے لکھیے۔

ب: طویل جوابی سوالات

1. نظم "ہاتھوں کا ترانہ" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. نظم "ہاتھوں کا ترانہ" کا خلاصہ سبق کے ساتھ دیا گیا ہے۔ جس میں ہاتھوں کو مزدوروں سے تعبیر کیا ہے۔ آپ بھی "آنکھوں کی اہمیت" پر ایک مضمون لکھیے۔

SCERT TELANGANA

IV. لفظیات

الف: ہر لفظ کے تین معنی دیئے گئے ہیں صحیح معنی پہچان کر آخری خانے میں لکھیے۔

لفظ					صحیح معنیٰ
1. تعظیم کرنا	=	احترام کرنا	درست کرنا	بھول جانا	
2. تسلیم کرنا	=	جان لینا	مان لینا	دور کرنا	
3. روانی	=	چستی	پھرتی	رفتار	
4. تمدن	=	رہنے سہنے کا ڈھنگ	کام کرنے کا ڈھنگ	بات چیت کا ڈھنگ	
5. فانوس	=	چراغ کو بجھنے سے بچانے والا شیشہ	چراغ کو پکڑنے کا کنڈا	چراغ کو جلانے کا فیتہ	
6. خرمن	=	جنگل	کھلیان	ویرانے	
7. سبک	=	باریک	وزن	ہلکا	

ب: اس نظم میں مرکب الفاظ بہت زیادہ استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً ''جھوٹ کی گندی بستی''، جس کے مرادی معنی ''جائے ظلم و ستم'' ہیں۔ اسی طرح ذیل میں چند مرکب الفاظ اور ان کے معنی دیئے گئے ہیں ان کے صحیح جوڑ ملایئے۔

1. ہاتھوں کی تعظیم	a) مزدوری
2. ہاتھوں کو تسلیم کرنا	b) محنت کی کمائی کرنا/خون پسینہ ایک کرنا
3. حسین ایوانوں کے فانوس	c) ہاتھوں کی عزت کرنا
4. جھوٹ کی گندی بستی	d) ہمارے ہاتھ کام کرتے ہیں؟
5. ظلم وستم کے پیروں کی زنجیر	e) امیر طبقہ
6. ہمارے ہاتھ سچے ہیں	f) ہاتھوں کا حق جاننا
7. ہاتھ ہمارے جلتے ہیں	g) ظلم وستم
8. ہاتھوں کا ترانہ	h) ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف لڑنے کا جذبہ

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

ج: دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے اور ان کے معنی متصل قوسین میں لکھیے۔

تکریم ۔ تہذیب ۔ خِرمن ۔ سڈول ۔ فانوس

________________________ (   )

________________________ (   )

________________________ (   )

________________________ (   )

________________________ (   )

V. تخلیقِ اظہار

الف: ☆ ارشد کام کرتے ہوئے تعلیم جاری رکھنا اور آگے چل کر ایک اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے۔

اس ادھوری کہانی کو آگے بڑھایئے تاکہ اس کا خواب پورا ہو سکے اور کہانی کو ایک عنوان دیجیے۔

ارشد ساتویں جماعت کا طالب علم ہے۔ جس کا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے۔ والد کی طبیعت ہمیشہ خراب رہتی ہے اور والدہ گھر پر کپڑے سیتی ہیں۔ جس سے گزارا مشکل سے ہوتا ہے۔ ارشد کے چھوٹے بھائی بہن بھی پڑھتے ہیں ....

....

ب: وقار لال قلعہ دیکھنے دلی گیا ہوا ہے۔ وہاں وہ ایک گائیڈ کی مدد لینا چاہتا ہے۔ وقار اور گائیڈ کے درمیان کیا بات چیت ہوئی ہوگی۔

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

وقار ________________________

گائیڈ ________________________

SCERT TELANGANA

VI. توصیف

1. آپ کی جماعت میں اس نظم کو کس نے اچھے ترنم سے پڑھا۔اس کے لیے اپنے احساسات قلمبند کیجیے۔
2. اس نظم کا کون سا بند آپ کو پسند آیا کیوں۔لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

1. مختلف مزدوروں کے مختلف کام کی تصاویر جمع کیجیے اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔
2. دنیا کے نئے سات عجائبات کون سے ہیں ان کی تصویریں جمع کیجیے اور ان کے متعلق لکھیے۔

VIII. زبان شناسی

☆ ان جملوں پر غور کیجیے۔

کالم الف	کالم ب
1. رؤف نے دیکھا	4. رؤف نے نہیں دیکھا
2. احمد گھر گیا	5. احمد گھر نہیں گیا
3. بچوں نے پڑھا	6. بچوں نے نہیں پڑھا

کالم (الف) کے جملوں میں کسی کام کا ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا ہونا ثابت ہو **فعل مثبت** کہلاتا ہے۔

کالم (ب) کے جملوں سے کام کا نہیں ہونا ظاہر ہو رہا ہے۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا نہ ہونا ثابت ہو **فعل منفی** کہلاتا ہے۔

اس طرح فعل کی دو قسمیں ہونی چاہیے۔

فعل مثبت	فعل منفی

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

مشق I: ان جملوں کو مثبت سے منفی میں تبدیل کیجیے۔

مثبت جملے	منفی جملے
نور صبح جلد اٹھا	
احمد نے بات کرنے سے پہلے سلام کیا	
طلبا اسکول وقت پر لوٹے	
اس نے جلدی جلدی کام کیا	
عامر صاف ستھرا رہتا ہے	

مشق II: ان جملوں کو مثبت سے منفی میں تبدیل کیجیے۔

منفی جملے	مثبت جملے
حامد روزانہ نہیں پڑھتا ہے	
حماد اسکول پابندی سے نہیں آتا ہے	
راشد وقت پر نماز نہیں پڑھتا ہے	
شاہین گھر کا کام نہیں کرتی ہے	

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. نظم ہاتھوں کا ترانہ ترنم سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. الفاظ کو جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. ادھوری کہانی مکمل کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
5. مکالمے لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

14. کابلی والا

رابندرناتھ ٹیگور

میری پانچ برس کی بچّی، جس کا نام مُنّی ہے، گھڑی بھر کو خاموش نہیں رہتی۔ایک دن صبح سویرے میں اپنے ناول کا سترھواں باب لکھ رہا تھا، مُنّی نے آ کر کہا:

''بابو جی! سُبو دھ (میرا نوکر) کوّے کو کاگ کہتا ہے، وہ کچھ نہیں جانتا۔'' اور اس سے پہلے میں کچھ کہوں اُس نے دوسری بات شروع کر دی: ''دیکھیے بابو جی بھولا کہتا ہے کہ آسمان میں ہاتھی اپنی سونڈوں سے پانی برساتے ہیں۔ بھولا ایسی ہی جھوٹی باتیں کرتا ہے۔''

میں نے ہنس کر مُنّی سے کہا: ''مُنّی تو بھولا کے ساتھ جا کر کھیل، مجھے اس وقت کام کرنا ہے۔''

میرا گھر سڑک کے کنارے ہے۔ ایک دن مُنّی میرے کمرے میں کھیل رہی تھی، اچانک وہ کھیل چھوڑ کر برآمدے میں دوڑ گئی اور زور زور سے ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارنے لگی۔

کابلی والے کے کندھے پر میوے کا تھیلا اور ہاتھ میں انگوروں کی پٹاری تھی۔ موٹے موٹے کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا کُرتا پہنے، صافہ باندھے، لمبے ڈیل ڈول کا ایک کابلی والا سڑک پر آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا۔

مُنّی کی آواز سُن کر ہنس مکھ کابلی والے نے گھوم کر دیکھا۔ مُنّی گھبرا گئی اور اُس کابلی والے کو پھاٹک میں اندر آتا دیکھ کر بھاگ گئی۔ اس لیے کہ مُنّی کی ماں کہا کرتی تھی کہ کابلی والے بچوں کو تھیلے میں ڈال کر لے جاتے ہیں۔

میں نے مُنّی کا خوف دُور کرنے کے لیے اُسے اندر بُلایا۔ کابلی والا اپنی جھولی سے کشمش نکال کر مُنّی کو دینے لگا۔ مُنّی کسی طرح لینے پر راضی نہ ہوئی، اُس کا شبہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ ڈر کر مجھ سے لپٹ گئی۔

کابلی والے سے میرا تعارف اس طرح ہوا۔

میں ایک روز کسی ضروری کام سے باہر جا رہا تھا، دروازے پر دیکھا کہ مُنّی اُس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ بادام اور کشمش لیے ہوئے تھی۔ میں نے کابلی والے سے کہا: ''یہ سب کیوں دیا؟ اب مت دینا۔'' یہ کہہ کر میں نے جیب سے اٹھنّی نکال کر کابلی والے کو دی۔ اُس نے بلا جھجک اٹھنّی لے کر جیب میں ڈال لی۔

جب میں کام سے لوٹ کر گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ اُس اٹھنّی کی وجہ سے گھر میں بڑا شور مچا ہوا ہے۔ مُنّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی تھی کہ تو نے اُس سے اٹھنّی کیوں لی؟ مُنّی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُس نے کہا: ''میں نے نہیں مانگی، وہ اپنے آپ دے گیا۔'' میں مُنّی کو لے کر باہر چلا گیا۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

معلوم ہوا کہ یہ کابلی والے کا دوسرا پھیرا نہیں تھا' وہ روز روز گھر آتا تھا اور پستے بادام دے کر اُس نے مُنّی سے دوستی کرلی تھی۔

کابلی والے کا نام رحمت تھا۔ رحمت اور مُنّی کی عمر میں زمین آسمان کا فرق تھا' پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہوگئے۔ اُن دونوں میں کچھ بندھی ٹکی باتیں ہوتی تھیں۔

کابلی والا کہتا: ''مُنّی سُسرال جاؤ گی؟'' مُنّی نہیں جانتی تھی کہ سُسرال کسے کہتے ہیں۔ لیکن بھلا وہ چُپ رہنے والی کہاں تھی۔ وہ اُلٹا کابلی والے سے پوچھتی: ''تم سُسرال جاؤ گے؟'' رحمت گھونسا تان کر کہتا: ''میں تو سُسرے کو ماروں گا۔'' یہ سُن کر مُنّی خوب ہنستی۔

ہر سال جب جاڑے کا موسم ختم ہونے لگتا' تو رحمت اپنے وطن جانے کی تیاری کرتا اور گھر گھر جا کر اپنا روپیہ وصول کرتا' مگر ایک بار مُنّی سے ملنے ضرور آتا۔

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا' اچانک گلی میں بڑا شور وغُل سنائی دیا۔ میں نے کھڑے ہوکر دیکھا رحمت کو دو سپاہی باندھے لیے جا رہے تھے' پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا مجمع چلا آ رہا تھا۔ رحمت کے کُرتے پر خون کے دھبے تھے اور ایک سپاہی کے ہاتھ میں خون سے بھری ہوئی چھری تھی۔ میں بھاگا گیا اور سپاہیوں کو روک کر پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' معلوم ہوا کہ پڑوس میں ایک چپراسی نے رحمت سے ایک چادر لی تھی اور اب وہ دام دینے سے انکار کرتا تھا' اس پر جھگڑا ہوگیا اور رحمت نے غصّے میں چپراسی پر چھری سے حملہ کردیا۔

رحمت اس بے ایمان چپراسی کو سیکڑوں گالیاں دے رہا تھا۔ اس بیچ میں ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارتی ہوئی مُنّی بھی وہاں آگئی۔

رحمت کا چہرہ دَم بھر کے لیے خوشی سے کِھل اُٹھا۔ مُنّی نے آتے ہی اُس سے پوچھا: ''تم سُسرال جاؤ گے؟''

رحمت نے ہنس کر کہا: ''ہاں وہیں جا رہا ہوں۔'' اُس نے دیکھا کہ اِس جواب سے مُنّی کو ہنسی آ گئی تب اُس نے گھونسا دکھا کر کہا: ''میں سُسرے کو مارتا تو ضرور' لیکن کیا کروں میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

کچھ دنوں کے بعد اِس جُرم میں رحمت کو سات سال کی سزا ہوگئی۔ اس واقعے کے بعد کئی دن گزر گئے' مُنّی

SCERT TELANGANA

رحمت کابلی والے کو بھول گئی۔
مُنّی بڑی ہوگئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہوگئی۔ آخرکار شادی کی تاریخ آ پہنچی۔ مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا، اچانک اُس وقت رحمت وہاں آ گیا۔
پہلے تو میں اُس کو پہچان نہ سکا، اُس کی ہنسی سے سمجھ گیا کہ یہ رحمت ہے، میں نے پوچھا:
''کیوں رحمت کب آئے؟''
''کل ہی شام کو جیل سے چھوٹا ہوں۔''
میں نے کہا: ''آج تو میں بہت مصروف ہوں، پھر کبھی آنا۔''
وہ اُداس ہوکر جانے لگا، لیکن پھر ہچکچاتے ہوئے بولا: ''بابوجی! مُنّی کہاں ہے؟''
میں نے کہا: 'آج گھر میں کام ہے، مُنّی سے بھی ملاقات نہ ہوگی۔' وہ اُداس ہوگیا۔
''اچھا...... بابوجی سلام۔'' کہہ کر جانے لگا۔
مجھے جیسے دھکّا سا لگا۔ جی چاہا کہ اُس کو بلالوں۔ اتنے میں دیکھا کہ وہ خود ہی واپس آ رہا ہے۔ واپس آ کر اُس نے کہا: ''یہ کچھ کشمش بادام مُنّی کے لیے لایا تھا، اُس کو دے دیجیے۔''
میں نے اُس کی قیمت ادا کرنی چاہی۔ تب اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: ''آپ کی مہربانی میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے قیمت نہ دیجیے، بابوجی! مُنّی جیسی میری بھی بیٹی ہے، اِسی لیے میں اُس کے لیے میوہ لاتا تھا۔ میں یہاں سودا بیچنے نہیں آتا۔''
اِتنا کہہ کر اُس نے کُرتے کے اندر سے ایک میلے کاغذ کی پُڑیا نکالی۔ بڑی احتیاط سے پُڑیا کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ اُس کاغذ پر ایک چھوٹے سے ہاتھ کا نشان تھا۔ اپنی بیٹی کی اِس نشانی کو چھاتی سے لگا کر رحمت اِتنی دور سے میوہ بیچنے کلکتہ آیا تھا۔
یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں سب کچھ بھول گیا، بس یہ بات یاد رہ گئی کہ میں بھی باپ ہوں اور وہ بھی باپ ہے۔ میں نے اُسی وقت مُنّی کو اندر سے بلایا۔ مُنّی شادی کے کپڑے اور زیور پہنے ہوئے آئی، اور شرمائی شرمائی میرے سامنے کھڑی ہوگئی۔

SOFT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

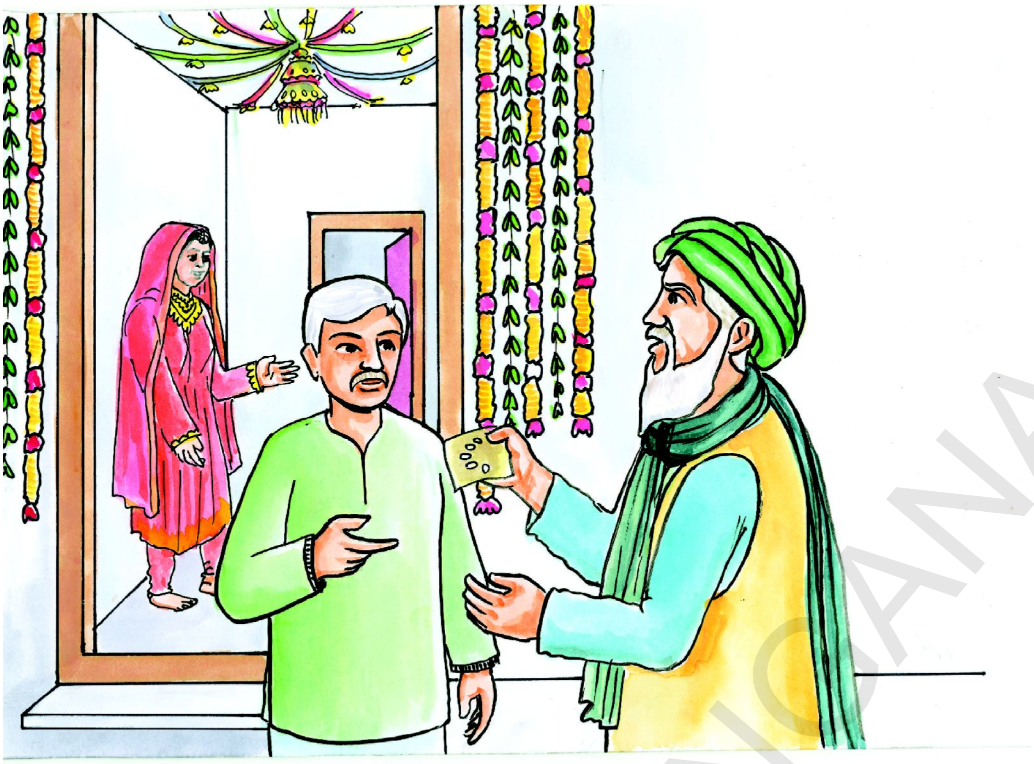

اُس کو دیکھ کر کابلی والا گھبرایا اور بات بھی نہ کر سکا۔ پھر اُس نے ہنس کر کہا:

''مُنّی! تو سُسرال جا رہی ہے؟''

اب مُنّی سُسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی۔ اُس نے شرما کے سر جھکا لیا۔ رحمت کچھ سوچ کر زمین پر بیٹھ گیا، جیسے اُس کو یکا یک احساس ہوا کہ اُس کی لڑکی بھی اِتنے دنوں میں بڑی ہوگئی ہوگی۔ اِن آٹھ برسوں میں اُس کا کیا ہوا، کون جانے! وہ اُس کی یاد میں کھو گیا۔

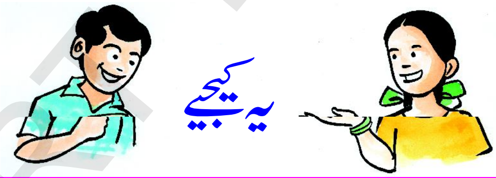

یہ کیجیے

1. کابلی والا مُنّی کا دوست کیوں بن گیا؟
2. کابلی والے نے ایسا کیوں کہا کہ ''میں آپ کی مہربانی کبھی نہیں بھول سکتا؟''
3. کیا آپ کو کابلی والے کا کردار پسند آیا؟ کیوں؟
4. مُنّی سسرال کے معنی کیسے سمجھنے لگی تھی؟
5. اس کہانی میں اپنے پسندیدہ کردار کے بارے میں لکھیے۔
6. کابلی والا مُنّی کو اپنی جھولی سے کیا دیا کرتا تھا؟

SCERT TELANGANA

15. ورقیہ

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

ادارہ

سوالات:

- تصویر دیکھیے اور بتائیے کہ ان میں کون کون ہیں؟ اور کیا کر رہے ہیں؟
- کیا آپ نے کبھی ایسا منظر دیکھا ہے؟
- اس طرح کی ریالیاں کب نکالی جاتی ہیں اور کیوں؟
- اس ریالی میں کیا تقسیم کیا جا رہا ہے؟ انہیں کیا کہا جاتا ہے؟

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

کسی موضوع سے متعلق معلومات فراہم کرنے والا ایسا پرچہ جو ہاتھ میں بہ آسانی سما سکے 'ورقیہ' کہلاتا ہے۔ ورقیہ عربی لفظ وَرَق سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ایک چھوٹے کاغذ کے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کو 'پمفلٹ' کہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ورقیے کا مواد کسی خاص عنوان کے تحت ہی ہو۔ ورقیہ ایک ایسا پرچہ ہے جس میں وہ مواد شامل ہوتا ہے جو عام آدمی کو بھی معلومات فراہم کرتا ہے۔ ایک آدمی اپنی بات کسی دوسرے آدمی تک پہنچانے کے لیے کاغذ پر تحریر کر کے روانہ کر سکتا ہے۔ وہ بات اس فردِ واحد کے لیے ہی نہیں بلکہ دوسروں سے متعلق بھی ہوسکتی ہے سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کی عکاسی کرنے والی بھی ہوسکتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے اس طرح لکھے جانے والے کاغذات کو خطوط کہا جاسکتا ہے لیکن خطوط اور ورقیہ میں ایک اہم فرق ہے۔ خط میں لکھا یا پڑھا جانے والا مواد شخصی ہوتا ہے۔ ورقیے کا مواد سماج، ملک اور دنیا سے متعلق ہوتا ہے۔ قدیم زمانے میں جب طباعت کی مشینیں دستیاب نہیں تھیں کسی بات کو عام کرنے کے لیے کاغذات پر تحریر کیا جاتا اور اس کی کئی کاپیاں تیار کر کے دوسروں تک معلومات پہنچائی جاتی تھیں۔ یہ ورقیے پڑھ کر عوام گہرائی سے سوچنے لگتے تھے۔ طباعت کی سہولت ہونے کے بعد ساری دنیا میں ان کا چلن عام ہو گیا۔

موجودہ دور میں ورقیے تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مختلف خیالات کا اظہار ان ورقیوں میں نظر آتا ہے۔ اس طرح اظہارِ خیال کے لیے زمانۂ قدیم سے چلے آرہے طریقوں کو ان ورقیوں کی بنیادی شکل کہا جاسکتا ہے۔ ورقیے کا موضوع چاہے وہ شخصی ہو یا کسی ادارے سے تعلق رکھتا ہو اس کا تمام افراد کو جاننا ضروری ہے۔ اسی لیے ایسے مقامات پر جہاں لوگوں کی بھیڑ ہوتی ہے آج بھی ورقیے تقسیم ہوتے نظر آتے ہیں۔ کسی بات سے تمام لوگوں کو واقف کروانے کے لیے ایک آدمی کا بازاروں اور گلیوں میں آواز لگاتے ہوئے یا پونگے کے ذریعہ آواز لگاتے ہوئے لوگوں تک معلومات پہنچاتے ہوئے ہم دیکھا کرتے ہیں۔ یہ عمل اُس دور میں 'لاؤڈ اسپیکر' استعمال کرنے کے برابر تھا۔ آج بھی کہیں کہیں دور دراز کے دیہاتوں اور انتخابات کے زمانے میں اس طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

رسم الخط کی ایجاد کے بعد کپڑے کے ٹکڑوں اور لکڑی کی تختیوں پر لکھا جانے لگا۔ اگر کسی بات کو دور دراز کے علاقوں میں بسنے والوں تک پہنچانا ہو تو، دبیز کپڑے پر تحریر کر کے اس میں ایک دستہ لگا کر تحریر شدہ کپڑے کو اس کے

اطراف لپیٹ کر ایک ڈوری سے باندھ دیا جاتا اور لوگوں تک پہنچایا جاتا۔ بادشاہوں کے دور میں اس کا استعمال بہت زیادہ تھا۔ طباعت کی سہولت قائم ہونے کے بعد انگلینڈ، فرانس اور جرمنی میں ورقیوں کی طباعت کا آغاز ہوا اور ساری دنیا میں پھیل گیا۔ ہندوستان میں انگریزوں کے آنے سے قبل ورقیوں کا چلن نہیں تھا۔ مغربیوں کے ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد ہی ورقیے کا استعمال شروع ہوا۔

اس دورِ جدید میں کم از کم روزانہ ایک ورقیہ ہماری نظروں سے گذرتا ہے۔ اکثر ان میں تجارتی تشہیر ہوتی ہے۔ تجارتی اعلانات سے تعلق رکھنے والے اُن لاتعداد ورقیوں کو حقیقی ورقیے نہیں کہا جاسکتا۔ لغوی معنی کے اعتبار سے ورقیے جدید خیالات، حقیقی رجحان، متنازعہ موضوعات، تہذیبی حالت، ادبی اقدار، حوصلہ مندی، اور دیانت داری جیسی خصوصیات کو بہر صورت پیش کرنے والے ہوں۔ ایک خبر یا متنازعہ موضوع سے تمام کو واقف کروانا ہی ورقیے کا اہم مقصد ہے۔ ورقیے کے موضوعات حقیقی ہوتے ہیں یا نہیں! اور وہ قاری پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں، اس پر ورقیے تیار کرنے والے توجہ نہیں دیتے۔ ورقیے تقسیم کرنے، لکھنے اور شائع کروانے والوں کے نام ان میں ہونا چاہیے۔ لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر ورقیہ کی طباعت رنگین اور سستے کاغذات پر ہی ہوتی ہے۔ اکثر ورقیے ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ان کی جسامت مختلف ہوتی ہے۔ حکومت کی فلاحی اسکیمات، سماجی بھلائی کے موضوعات کو عام آدمی تک پہنچانے کے لیے ورقیہ ایک اہم ذریعے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ورقیے کا مواد ان افراد کو فوراً سمجھ میں آتا ہے جس میں ان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ دوسروں کے لیے یہ غیر واضح ہوتا ہے۔ چند ورقیے بہت کم وقت میں طبع کیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان میں اشاعتی غلطیوں اور غلط فہمیوں کا احتمال ہوتا ہے۔ چند باتیں جو اخبارات میں دیکھنے میں نہیں آتیں ان سے ہم ان ورقیوں کے ذریعہ واقف ہوتے ہیں۔ ورقیوں میں اکثر بول چال کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ ورقیے مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ورقیے اظہارِ خیال کی آزادی کی علامت ہیں۔

آیئے اب ایک ورقیہ دیکھیں!

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

سب پڑھیں

پڑھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے

ہفت روزہ حقوقِ اطفال تقاریب

محکمہ تعلیم، آندھراپردیش

سب بڑھیں

تعلیم حاصل کرنا بچوں کا حق ہے

اتنے عرصے تک ہم نے بچوں کے حقوق سے متعلق سنجیدگی سے کبھی غور کیا ہی نہیں۔ بچے بڑوں کے زیر اثر ہیں۔ اس خیال سے کئی مرتبہ ہم نے بچّوں کے حقوق کی پامالی پر گہرائی سے غور نہیں کیا۔ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر حکومتوں اور سماجی اداروں میں کئی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں بچوں کی چاکری کی مخالفت کرتے ہوئے، بچّوں کو کسی کام پر لگا کر ان پر انحصار کرنے والے طریقے اور بچوں کی محنت مزدوری کی مذمت کرتے ہوئے، بچہ مزدوری کے خلاف بہت سارے پروگرام منعقد کیے گئے۔ اس سے متعلق کئی قانون تشکیل پائے۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ نے سال 1989 میں بچوں کے حقوق کی تعریف بیان کر کے اس پر عمل آوری کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے پیش کی گئی بچوں کے حقوق کی قرارداد پر ہمارے ملک نے بھی دستخط کیے ہیں۔

بچوں کے حقوق کی اشاعت میں اہم حقوق

1. زندگی گذارنے کا حق 2. تعلیم حاصل کرنے کا حق 3. صحت اور پرورش کا حق 4. روٹی۔ کپڑا اور مکان کا حق 5. کھیل کود پر مشتمل لطف اندوز ہونے اور آرام پانے کا حق 6. محنت ومشقت سے بھرپور کام سے باز رہنے کا حق 7. مزدوری سے دور رہنے کا حق 8. ذات پات کے بھید بھاؤ کے بغیر بچپن کا حق 9. زیادتی سے تحفظ پانے کا حق۔ خصوصی طور پر لڑکیوں کو غنڈہ عناصر سے تحفظ پانے کا حق۔ 10. ترقی پانے کا حق

اس پس منظر میں ماہ اگست 2009 میں حکومت ہند نے بچوں کے تعلیمی حق کو بنیادی حق کا درجہ دیا ہے۔ یہ قانون 01-04-2010 سے ہماری ریاست میں نافذ العمل ہے۔ اس قانون کے مطابق 6 سال کی عمر والے تمام بچے ایلیمنٹری سطح کی تعلیم حاصل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس قانون کا ایک اہم مقصد مدرسہ جانے والے تمام بچوں کو معیاری تعلیم حاصل کرنا بھی ہے۔ اولیائے طلبا، سماجی اراکین کو واقف کروانے کے لیے ہماری ریاست میں یوم اطفال کے موقع پر 14 / نومبر تا 21 / نومبر "ہفت روزہ حقوق اطفال تقاریب" منعقد کی جارہی ہیں۔ بحیثیت تعلیم یافتہ افراد ان تقاریب کے تحت ہم تمام لوگوں کو حسب ذیل نکات کے بارے میں آگہی فراہم کریں گے۔

- 6 تا 14 سال کی عمر والے تمام لڑکے لڑکیاں مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنا۔
- بچّوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔
- مدرسہ نہ جانے والے بچوں کو مدرسہ میں شریک کروانا۔
- مدرسہ سے باہر رہنے والے بچّوں کے لیے قائم کردہ خصوصی تربیتی مراکز کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔
- مدرسہ کے تمام بچے معیاری تعلیم حاصل کرنا۔
- ایسے بچّوں کو جن کے والدین نقل مقام کر کے آئے ہیں انہیں تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا۔
- خصوصی مراعات کے مستحق بچّوں کو درکار تعلیمی آلات فراہم کرنا وغیرہ۔

بچّوں میں نشوونما، ترقی مناسب انداز میں جاری رہنے کے لیے تعلیم، ذہنی نشوونما، لطف اندوزی اور آرام جیسے حقوق ان کو حاصل ہوں، اس کے لیے ہم تمام کے رجحان میں تبدیلی آنا ضروری ہے۔

بچّوں سے مزدوری کروانے کے بجائے انہیں اسکول روانہ کرنا ضروری ہے، بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہی مدرسہ قائم ہے، اس بات کو جاننا ضروری ہے۔ آج کے بچے کل کے شہری بھی ہیں! بچوں کے مستقبل پر گاؤں / ریاست / ملک کا مستقبل انحصار کرتا ہے، اس بات سے واقف کروائیں۔ اس کے لیے "ہفت روزہ حقوق اطفال تقاریب" کے اہتمام میں شراکت دار بنیں۔

بچّوں کے حقوق کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری! بچّوں سے چاکری کروانا حیوانیت ہے! غیر سماجی کام ہے!

بچّوں کو مدارس میں شریک کروائیں معیاری تعلیم کے حصول کو یقینی بنائیں۔

تاریخ 01-01-2011

حیدرآباد

ڈائریکٹر

محکمہ تعلیمات، تلنگانہ

سب پڑھیں۔ سب بڑھیں

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. کوئی ایک ورقیہ حاصل کیجیے۔ دو دو طلبا مل کر بیٹھیں۔ ایک دوسرے سے ورقیہ بدلیں اور پڑھ کر سنائیں۔ سننے کے بعد ان ورقیوں میں کون سے نکات کا ذکر کیا گیا ہے بتائیں۔
2. بچوں کے حقوق کے بارے میں اپنے والدین سے پوچھیں اور ان کے کیا جواب ہیں بتائیں۔
3. ریڈیو، ٹیلی ویژن کے پروگرام میں بچوں کے حقوق اور قانون حق تعلیم کے بارے میں تشریح کیے گئے اعلانات و پروگرام کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور بتائیں۔
4. آپ کے محلّہ/گاؤں میں کیا اسکول نہ جانے والے بچے بھی ہیں؟ اگر ہیں تو انہیں اسکول میں شریک کروانے کے لیے آپ کیا کریں گے؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: ذیل کے جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کرتے ہوے جوابات لکھیے۔

جملے	صحیح/غلط	وجہ
1. تعلیم حاصل کرنا سب کا حق ہے۔		
2. لڑکیوں کا لڑکوں کے مساوی تعلیم حاصل کرنا۔		
3. لڑکے و لڑکیاں مساوی حقوق کے حقدار ہیں۔		
4. بچّوں کو ڈرانا' دھمکانا' مارنا' گالی گلوج کرنا۔		
5. والدین کا اپنے بچوں کو کام پر رکھنا		
6. بچے کا اچھی غذا حاصل کرنا		
7. جو کچھ نہیں جانتے ان کے بارے میں اساتذہ سے معلوم کر کے سیکھنا		

ب: سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. ورقیہ سے کیا مراد ہے؟ خطوط اور ورقیے میں کیا فرق ہے؟
2. ورقیے کیوں بنائے جاتے ہیں؟
3. ورقیے کیسے ہوتے ہیں؟
4. اس سبق کا ورقیہ کس سے متعلق ہے؟ کس محکمے نے اس کو تیار کیا۔ کیوں؟
5. ورقیے میں کس قانون کے بارے میں بتایا گیا ہے؟ اس پر کب سے عمل آوری ہو رہی ہے؟
6. ''ہفت روزہ حقوق اطفال تقاریب'' کے تحت ورقیے میں کن نکات کی نشاندہی کی گئی؟

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 19-2018

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

1. ماضی میں ورقیے کیسے ہوتے تھے؟ موجودہ دور میں ورقیے کیسے ہوتے ہیں؟ ان میں فرق بیان کیجیے۔
2. بچوں کے حقوق کی فہرست تیار کیجیے؟
3. بچوں کو تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔ لڑکیوں کو اب بھی چند والدین تعلیم نہیں دلوا رہے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
4. چند ''لڑکے' لڑکیاں' 'اسٹریٹ چلڈرن بن رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟
5. ''خصوصی مراعات کے مستحق بچے''۔ اگر یہ بچے اسکول میں ہوں تو ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے آپ کیا کریں گے؟

ب: طویل جوابی سوالات

1. بچے کام پر جائیں اور کمائیں اس طرح کی سوچ رکھنے والے لوگ آپ کے گاؤں میں ہوں تو آپ ان کو کس طرح سمجھائیں گے؟
2. 'آج کے بچے کل کے شہری' اس موضوع پر بحث کیجیے اور لکھیے۔
3. ورقیے کب تیار کیے جاتے ہیں؟ ورقیے تیار کرتے وقت کن باتوں سے ہم کو واقف ہونا چاہیے؟

IV. لفظیات

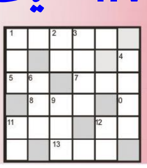

الف: حسب ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. حقوق ذمہ داریاں ....
2. اپنے پیروں پر کھڑے ہونا ....
3. جیت حاصل کرنا ....
4. تحفظ ....
5. کام کا جذبہ ....
6. آنکھوں کے پلکوں کی طرح ....
7. اسٹریٹ چلڈرن ....

SCERT TELANGANA

ب: آپ کو خوشی، لطف، آرام کن باتوں سے حاصل ہوتا ہے؟ بیزارگی، تھکاوٹ اور مشکل کن کاموں سے ہوتی ہے؟

خوشی، لطف، آرام پہنچانے والے کام	بیزارگی، تھکاوٹ، مشکل پہنچانے والے کام

3. ''مدرسہ'' بچّوں کی دنیا ہے۔ یہاں بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کی کوشش کیجاتی ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر مدرسہ سے تعلق رکھنے والے الفاظ لکھیے۔

4. ایک ہفتہ مسلسل کسی موضوع پر پروگرام منعقد کیے جائیں تو ''ہفت روزہ تقاریب'' کہلاتی ہیں۔ ہفت روزہ تقاریب کی طرح اور کون سی تقاریب منائی جاتی ہیں؟ ان کے نام لکھیے؟

V. تخلیقی اظہار

1. بچوں کے حقوق، قانون حق تعلیم سے متعلق چند نعرے لکھیے۔
2. بچوں کے حقوق کے بارے میں آپ نے ورقیہ پڑھا۔ حسب ذیل کسی ایک موضوع پر اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ورقیہ تیار کیجیے۔

(1) ماحول کی صفائی (2) مچھروں کی روک تھام (3) پیڑ لگانا شجرکاری

VI. توصیف

1. بچوں کے حقوق پر مدرسہ/محلّہ/گاؤں میں کس طرح کی عمل آوری ہورہی ہے اپنے خیالات کا اظہار تحریری طور پر کیجیے۔
2. بچوں کے حقوق کے لیے کوشش کرنے والوں/اداروں کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔ ان کی تعریف کرتے ہوئے ایک خط لکھیے۔
3. بچوں کے حقوق سے متعلق نعرے اپنے اساتذہ اور دوستوں سے معلوم کرکے دیگر زبانوں میں لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

1. ذرائع ابلاغ میں دکھائے جانے والے معذور بچوں کی کامیابیوں سے متعلق واقعات/تصاویر حاصل کیجیے اور اس کے بارے میں بحث کیجیے۔
2. چندورقیے حاصل کیجیے۔ ان کی اشاعت کس نے کی اور کیوں کی وضاحت کیجیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19
SCERT TELANGANA

VIII. زبان شناسی

☆ ان جملوں پر غور کیجیے۔

میں اسکول جا رہا ہوں

تم کہاں جا رہے ہو

وہ گھر جا رہا ہے

ان جملوں میں 'میں' ، 'وہ' اور 'تم' کا استعمال ہوا ہے۔

میں سے مراد بات کرنے والا

بات کرنے والے کو **متکلم** کہتے ہیں۔ جیسے میں ، ہم

تم سے مراد وہ شخص ہے جو سامنے حاضر/موجود ہے۔

سامنے موجود شخص کو مخاطب یا **حاضر** کہتے ہیں جیسے تم ، آپ

وہ سے مراد وہ شخص ہے جو سامنے نہیں ہے بلکہ غائب ہے۔

دوران گفتگو جو موجود نہ ہوا سے **غائب** کہتے ہیں جیسے وہ ، ان ، انھوں

مشق: ان جملوں میں حاضر، غائب اور متکلم کی نشاندہی کرتے ہوئے قوسین میں لکھیے۔

1. تم کیا کر رہے ہو ( )
2. ہم لوگ پڑھ رہے ہیں ( )
3. میں مسجد جا رہا ہوں ( )
4. وہ کہاں سے آ رہا ہے ( )
5. احمد کتاب پڑھتا ہے ( )
6. آپ کو کہاں جانا ہے ( )
7. ہمیں لکھنے دو ( )
8. انھوں نے پوچھا ( )

☆ یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک کو "واحد" اور دو یا اس سے زائد کو "جمع" کہتے ہیں۔

متکلم، حاضر، غائب کو واحد، جمع کے اعتبار سے اس طرح تقسیم کی جاتی ہے۔ اس تقسیم کو صیغہ کہتے ہیں۔

جدول پر غور کیجیے

صیغہ	متکلم	حاضر	غائب
واحد	میں	تم ، آپ	وہ ، ان
جمع	ہم ، ہم سب	تم سب، آپ سب	وہ سب، ان سب

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے

لفظ	صیغہ	لفظ	صیغہ
تم۔آپ	واحد حاضر	وہ،ان	واحد غائب
تم سب ۔آپ سب	جمع حاضر	وہ سب	جمع غائب

واحد		جمع	
میں آیا	واحد متکلم	ہم سب آئے	جمع متکلم
تم آئے	واحد حاضر	تم سب آئے	جمع حاضر
وہ آیا	واحد غائب	وہ لوگ آئے	جمع غائب

مشق: صیغہ لکھیے۔

جملے	صیغہ
تم سب پڑھو	
ہم لوگ کھیلے	
ان سے کہو	
تم کہاں ہو	
میں لکھ رہا ہوں	
وہ لوگ کہاں جارہے ہیں	

کیا میں یہ کر سکتا/کرسکتی ہوں؟

1. ورقیے روانی سے پڑھ سکتا ہوں اور سمجھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. ورقیہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں کہہ سکتا ہوں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. کسی ایک عنوان کے تحت ورقیہ لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. بچوں کے حقوق سے متعلق نعرے/خبریں/اشتہارات وغیرہ سن کر سمجھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

16. علم کی تلاش

پرانے زمانے کا ذکر ہے ہندوستان پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ ایک دن اُس کے دربار میں کسی دوسرے ملک کا تاجر آیا۔ اُس زمانے میں دستور تھا کہ جب کسی ملک کا کوئی تاجر اپنا مال لے کر دوسرے ملک جاتا تو اُسے سب سے پہلے بادشاہ کے حضور تحفے تحائف پیش کرنے پڑتے اور تجارت کی اجازت لینی پڑتی تاکہ وہ اپنا کاروبار بخوبی کر سکے۔ چنانچہ اِس غیر ملکی تاجر نے بھی قاعدے کے مطابق بادشاہ کی خدمت میں چند تحائف پیش کیے اور اپنے تحائف کی خوبیاں بیان کرنا شروع کیں۔

''حضور یہ پانی سے چلنے والی گھڑی ہے۔ یہ میں نے یونان سے خریدی ہے اور یہ قالین میں نے ایران

سے لیا تھا۔ یہ بہت قیمتی قالین ہے اور یہ قلم دیکھیے۔ یہ میں نے آپ کے لیے جاپان سے خریدا ہے۔''

''بہت خوب'' بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یہ تمام چیزیں بہت اعلیٰ اور قیمتی ہیں جو تم نے مختلف ملکوں سے خریدی ہیں۔ لیکن یہ بتاؤ کیا تمہیں ہندوستان میں ہماری شان کے مطابق کوئی چیز نظر نہیں آئی۔''

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

تاجر نے بادشاہ کو متاثر کرنے کے لیے کہا۔ ''عالی جاہ! آپ کے شایانِ شان کئی چیزیں مجھے پسند آئیں لیکن ایک چیز ایسی ہے جو جناب کے مرتبے کے عین مطابق ہے۔

''اچھا وہ کیا چیز ہے؟ بادشاہ نے پوچھا۔

''حضور وہ ایک درخت ہے' ایک ایسا درخت جو دنیا میں پایا تو ہر جگہ جاتا ہے لیکن اُسے حاصل کرنے کے لیے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔''

بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔'' کیوں کیا اُس میں کوئی خاص بات ہے؟''

''جی ہاں عالی جاہ! وہ ایسا خوشنما درخت ہے جو اُس کا پھل کھالے تو وہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ اُس درخت میں آبِ حیات کی خاصیت ہے۔''

تاجر سے اُس درخت کے بارے میں سن کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور وہ اُس درخت کو دیکھنے کے لیے بیتاب ہو گیا۔ اُس نے اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر کو طلب کیا اور اُسے حکم دیا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ دنیا میں اور ہمارے ہندوستان میں ایک ایسا درخت ہے جو اُس کا پھل کھاتا ہے' وہ نہ تو مرتا ہے اور نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے۔ تم جاؤ اور اس درخت کو تلاش کرو۔ چاہے جتنا عرصہ لگے۔ ناکام نہیں لوٹنا۔ تم جہاں جہاں جاؤ گے میں تمہارے اخراجات برابر بھیجتا رہوں گا۔''

بادشاہ کے حکم پر وزیر اُس درخت کی تلاش میں نکل پڑا۔ وہ شہر شہر گاؤں گاؤں گھوما' جنگلوں' پہاڑوں تک کو چھان مارا لیکن اُس قیمتی درخت کا سراغ نہ مل سکا۔ وہ جس سے بھی اُس درخت کے بارے میں پوچھتا وہ اُس کا مذاق اڑاتا۔

کوئی کہتا۔ ''تمہارا دماغ صحیح ہے؟ ایسا درخت تو کہیں نہیں مل سکتا۔''

کوئی کہتا۔ ''مسافر ایسے درخت کی تلاش بیکار ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔''

وزیر لوگوں کی باتیں سنتا اور صبر کر لیتا لیکن تھا وہ دھن کا پکّا۔ کئی برس بیت گئے۔ وہ مختلف علاقوں کا سفر کرتا رہا اور درخت کی تلاش کرتا رہا۔ بادشاہ بھی حسبِ وعدہ اُس کو برابر پیسے بھیجتا رہا لیکن اُس درخت کا نام ونشان تک نہ ملا۔ اب اُس کی امید بھی ٹوٹ گئی کیونکہ اُس درخت کا کوئی وجود نہیں تھا۔ آخر مایوس ہو کر وہ واپس چل دیا' لیکن اُسے ناکامی کی ذلّت اور بادشاہ کا خوف بھی لاحق تھا۔ وہ ابھی راستے میں ہی تھا کہ ایک مقام پر اُسے ایک شخص ملا۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

اُس نے وزیر سے پوچھا۔

''اے مسافر! تم کیوں اتنا پریشان ہو۔تمہیں کیا دکھ ہے جو تمہارے آنسو بہہ رہے ہیں؟'' وزیر نے آہ بھر کر کہا۔''میں بادشاہ کا وزیر ہوں' بادشاہ نے مجھے ایسا درخت تلاش کرنے کے لیے بھیجا ہے جس کا پھل کھانے والا نہ تو کبھی بوڑھا ہوتا ہے اور نہ ہی مرتا ہے۔ میں کئی برس سے اُس درخت کی تلاش کررہا ہوں لیکن مجھے کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔اب مجھے یہ فکر ہے کہ میں بادشاہ سے واپس جا کر کیا کہوں''۔اُس شخص نے وزیر سے ہمدردی کا اظہار کیا اور بولا۔

''اے مسافر! تم پریشان نہ ہو' یہاں قریب ہی ایک درویش بزرگ رہتے ہیں وہ بہت بڑے عالم بھی ہیں وہ یقیناً تمہاری مشکل حل کردیں گے۔اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہت عقل و بصیرت سے نوازا ہے۔وہ تمہاری پریشانی ضرور دور کردیں گے۔''

وزیر نے اُس شخص کا شکریہ ادا کیا اور بزرگ درویش کی طرف چل پڑا۔وہ بڑی آس اور امید کے ساتھ درویش کی خدمت میں حاضر ہوا کہ شاید یہ درویش میری مایوسی کو دُور کردے اور میری تلاش ختم ہوجائے۔وزیر آنکھوں میں آنسو لیے درویش کی خدمت میں حاضر ہوا تو درویش نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

''مسافر کیوں رو رہا ہے' تو اتنا مایوس کیوں نظر آرہا ہے۔'کسی نے تجھے پریشان کیا ہے یا راستہ میں کسی ڈاکو نے لوٹا ہے۔''

''حضرت! میں ہر طرف سے مایوس ہوکر یہاں آیا ہوں' مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔آپ میری رہنمائی فرمائیں۔''

درویش نے شفقت سے کہا۔''مایوسی اور ناامیدی گناہ ہے۔تو اپنا مسئلہ بیان کر اور صاف صاف بتا کہ تو کیوں ناامید ہے اور تیرا کیا مقصد ہے؟''

''میں ہندستان کے بادشاہ کا ایک وزیر ہوں۔بادشاہ سلامت کو پتہ چلا تھا کہ ہندوستان میں ایک ایسا درخت موجود ہے جس کا پھل جو کھالیتا ہے' وہ نہ مرتا ہے اور نہ بوڑھا ہوتا ہے۔بادشاہ نے مجھے اُس درخت کی تلاش میں بھیجا تھا' میں نے شہر شہر' دشوار گزار پہاڑیوں اور خطرناک جنگلوں میں برسوں وہ درخت تلاش کیا لیکن اُس درخت کا کچھ پتہ نہیں چلا۔میری ساری جدوجہد اور تلاش بیکار گئی ہے۔'' وزیر نے سارا قصہ بیان کردیا۔

SCERT TELANGANA

اُس کی بات سن کر درویش بے ساختہ ہنسا اور وزیر سے کہا۔

''افسوس کہ تو نے عقل سے کام نہیں لیا اور صرف ایک درخت کی تلاش میں برسوں سے مارا مارا پھر رہا ہے۔''

وزیر بولا۔''حضرت! کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟''

''اچھے آدمی وہ درخت اصل میں علم کا درخت ہے۔'' درویش نے جواب دیا۔''لیکن تو اس کی ظاہری صورت درخت کو تلاش کرتا رہا۔ علم ایک ایسا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ علم ایک ایسا درخت ہے جس پر پورے سال پھل آتے ہیں۔ علم ایک ایسا سورج ہے جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔ علم ایک ایسا چاند ہے جو ہمیشہ دنیا کو اپنی روشنی سے منور کرتا رہتا ہے۔

''لیکن حضرت۔ وہ کبھی نہ بوڑھا ہونے اور نہ کبھی مرنے والی بات؟'' وزیر نے حیرت سے کہا!

درویش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔''علم کے درخت کی ہمیشہ اپنی محنت سے آبیاری کرتے رہو اور اس کا پھل ہمیشہ کھاتے رہو۔ جو شخص اِس پر عمل کرتا رہے گا، اُس کا علم کبھی بوڑھا ہوگا اور نہ کبھی ختم ہوگا۔ درخت کو کیوں تلاش کرتا ہے۔ اُس کے معنی تلاش کر۔ اُس کی خوبی دیکھ۔ ہر شے کی تاثیر کا تعلق اُس کے نام سے نہیں، اُس

کی اندرونی خوبی سے ہوتا ہے۔ خدا کی مخلوق میں صرف نام ہی کے ذریعہ اختلاف پیدا ہوتے ہیں لیکن جب اصل بات سمجھ میں آتی ہے تو سارے اختلافات دور ہوجاتے ہیں۔

وزیر درویش کی بات سن کر قائل ہوگیا کہ واقعی علم ہی ایک ایسا درخت ہے جس کا پھل کھانے والا نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا اور اُس نے وہ درخت پالیا جس کی تلاش میں وہ برسوں پھرتا رہا۔ اُس نے درویش کا شکریہ ادا کیا اور بولا۔

”حضرت! آپ نے میری برسوں کی محنت کو کارآمد بنادیا ہے۔ واقعی آپ نے درست کہا ہے کہ مجھے جس درخت کی تلاش تھی وہ اصل میں علم کا درخت ہے اور یہ ہندوستان میں ہی نہیں، دنیا کے ہر حصے میں موجود ہے۔“

پھر وزیر ہنسی خوشی اپنے ملک روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے بادشاہ کو علم کے درخت کے بارے میں بتایا اور سمجھایا تو بادشاہ بھی درویش کی بات کا قائل ہوگیا۔

یہ کیجیے

1. غیر ملکی تاجر نے بادشاہ کی خدمت میں تحائف کی کیا خوبیاں بیان کیں؟
2. بادشاہ کس درخت کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہوگیا؟
3. بادشاہ کے حکم پر کون درخت کی تلاش میں نکل پڑا؟
4. وزیر مایوس ہوکر کس کے پاس گیا؟
5. علم کی اہمیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

17. دال کی فریاد

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

اسماعیل میرٹھی

سوالات

- تصویر میں کیا نظر آ رہا ہے؟
- کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ فصل کون سی ہے؟
- لڑکی کھیت میں کیا کر رہی ہے؟
- دال کی اہمیت پر چند جملے کہیے۔

مرکزی خیال اس نظم میں دال اپنی آپ بیتی ایک لڑکی کو سنا رہی ہے کہ کس طرح وہ کھیت میں تھی پھر کھیت سے دال منڈی۔ دال منڈی سے بنیے' بنیے سے چولھے تک کا سفر کرتی آئی ۔ دال کی یہ فریاد جب لڑکی نے سنی تو بتایا کہ اگر وہ کھیت میں پڑی رہتی تو مٹی میں جل جاتی یا پھر کوئی گائے چر لیتی وہ تو اچھا ہوا کہ وہ لڑکی کا نوالہ بنی۔ مٹی سے منہ تک آ کر اپنا رُتبہ بڑھا لیا۔ اس نظم میں یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کوئی بھی اپنے آپ کو کمتر نہ سمجھے۔ مشکلات سے گزر کر ہی آدمی انسان بنتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں' اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال — دال کرتی ہے عرض یوں احوال
ایک دن تھا ہری بھری تھی میں — ساری آفات سے بری تھی میں
تھا ہرا کھیت میرا گہوارہ — وہ وطن تھا مجھے بہت پیارا
یہی سورج زمین تھے ماں باوا — مجھ سے کرتے تھے نیک برتاوا
جب کیا مجھ کو پال پوس بڑا — آہ ظالم کسان آن پڑا
خوب لوٹا دھڑی دھڑی کرکے — مجھ کو گونوں میں لے گئے بھر کے
ہوگئی دم کی دم میں بربادی — چھن گئی ہائے میری آزادی!
کیا بتاؤں کہاں کہاں کھینچا — دال منڈی میں مجھ کو جا بیچا
ایک ظالم سے واں پڑا پالا — جس نے چکی میں مجھ کو دَل ڈالا
ہوا تقدیر کا لکھا پورا — دونوں پاٹوں نے کردیا چورا

نہ سنی میری آہ و زاری — خوب بنیے نے کی خریداری
پھر مقدر مجھے یہاں لایا — تم نے تو اور بھی غضب ڈھایا
ڈالیں مرچیں نمک لگایا خوب — رکھ کے چوتھے پہ جلایا خوب
گرم گھی کرکے مجکو داغ دیا — ہائے تم نے بھی کچھ نہ رحم کیا
ہاتھ دھوکر پڑی ہو پیچھے تم — جان پر آبنی حواس ہیں گم
کہا لڑکی نے میری پیاری دال — مجھ کو معلوم ہے تیرا سب حال
تو اگر کھیت سے نہیں آتی — خاک میں مل کے خاک ہوجاتی

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

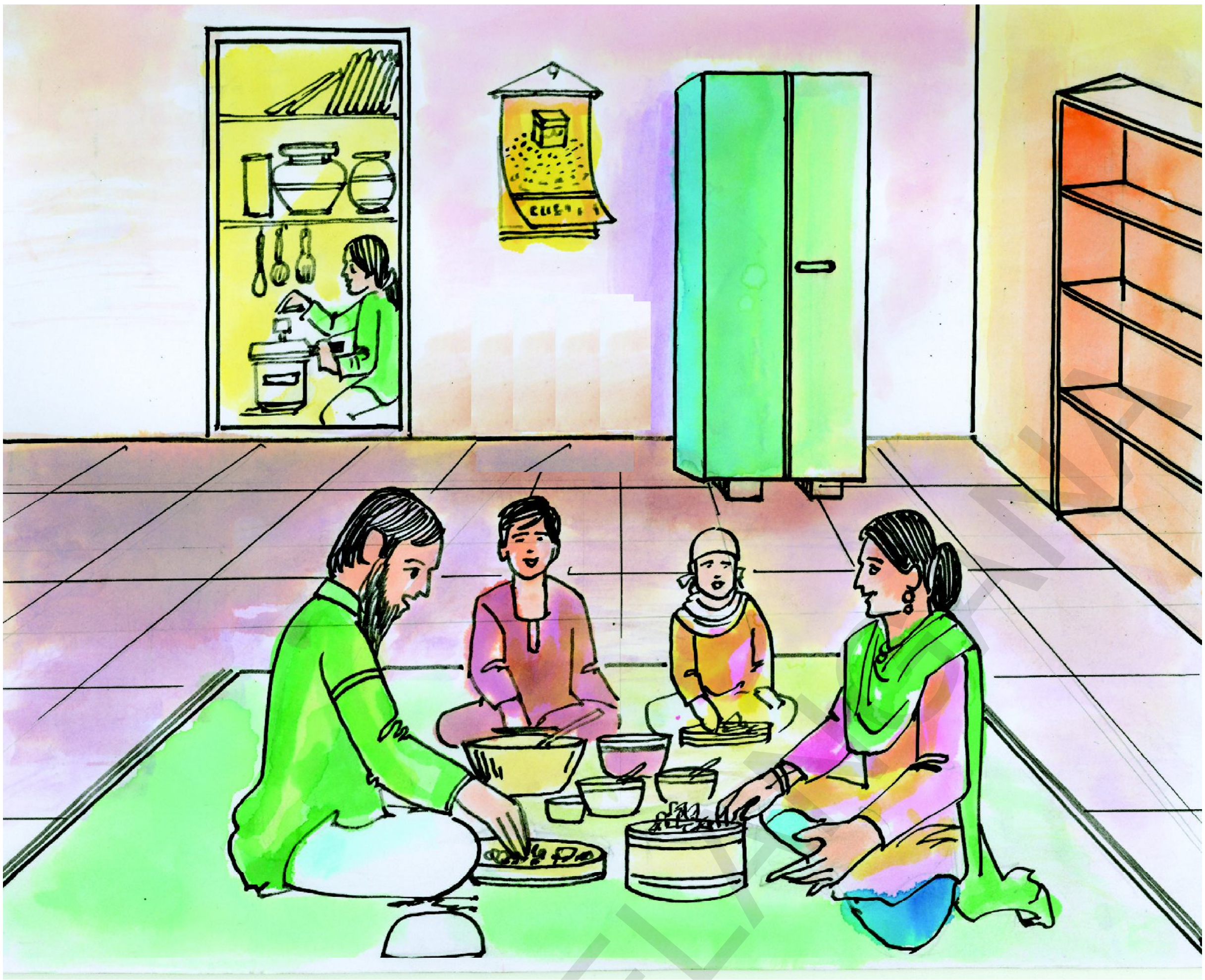

یا کوئی گائے بھینس چر لیتی پیٹ میں اپنے تجھکو بھر لیتی
میں تو رتبہ تیرا بڑھاتی ہوں اب چپاتی سے تجھکو کھاتی ہوں
نہ ستانا نہ جی جلانا تھا یوں تجھے آدمی بنانا تھا
اگلی بیتی کا تو نہ کر کچھ غم مہربانی تھی سب نہ تھا یہ ستم

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. اس منظوم کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے؟
2. دال کو اپنے وطن یعنی کھیت سے بہت پیار ہے۔ آپ کو اپنے وطن سے کتنا پیار کرتے ہیں؟
3. دال تکلیف میں اپنی آپ بیتی لڑکی کو سنا رہی ہے؟ آپ اپنی تکلیف کس کو سنائیں گے؟

SCERT TELANGANA

4. تقدیر کا لکھا پورا ہوتا ہے۔ آپ اس بات پر کس حد تک متفق ہیں؟

5. دال نے لڑکی سے جو شکایت کی وہ کس حد تک صحیح ہے؟

6. دال کی آپ بیتی سن کر لڑکی نے جو جواب دیا اس کے متعلق اپنا نظریہ بیان کیجیے۔

II. پڑھیے۔ لکھیے

الف: نظم پڑھ کر درجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. نظم کا وہ شعر پڑھیے جس میں دال کے وطن کا ذکر کیا گیا ہے؟

2. دال کسان کو ظالم کیوں کہہ رہی ہے؟

3. وہ کون سا شعر ہے جس میں دال کی آزادی چھیننے کے بارے کہا گیا؟

4. نظم میں ظالم کسے اور کیوں کہا گیا؟

5. نظم کے وہ اشعار پڑھیے جس میں دال لڑکی کی شکایت کر رہی ہے؟

ب: دیے گئے بے ترتیب مصرعے پڑھیے انہیں ترتیب میں لکھیے اور متعلقہ مصرعہ اولیٰ یا ثانی لکھتے ہوئے شعر مکمل کیجیے۔

1. سورج زمین ماں باوا تھے یہی

2 دھڑی دھڑی کر کے خوب لوٹا

3. میرا گہوارہ ہرا کھیت تھا

4. میں ہری بھری تھی ایک دن تھا

5. دم کی دم میں ہوگئی بربادی

6. چولھے پہ رکھ کے خوب جلایا

7. چورا کر دیا دونوں پاٹوں نے

8. اب تجھ کو کھاتی ہوں چپاتی سے

ج: نظم میں لڑکی نے دال کو جو جواب دیا وہ اشعار پڑھیے اور ان کا مفہوم لکھیے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

III. خود لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات:

1. والدین پال پوس کر اپنے بچوں کو بڑا کرتے ہیں اور اُن سے بے لوث محبت کرتے ہیں۔ بتائیے آپ اپنے والدین سے کس طرح محبت کرتے ہیں؟
2. نظم میں دال نے کسان کو ظالم کہا، بتائیے اگر کسان نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟
3. کسی کی آزادی چھن جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟
4. 'ہوا تقدیر کا لکھا پورا' نظم میں اس کا کیا مطلب ہے؟
5. کسی کے حواس کب گم ہوتے ہیں؟
6. لڑکی نے کہا کہ دال اگر کھیت سے نہ آئی تو خاک میں مل جاتی، آپ اس بات سے کس حد تک متفق ہیں لکھیے؟

ب: طویل جوابی سوالات:

1. فصل کھیت میں تیار ہونے سے لے کر ہمارے ہاتھ آنے تک جن مراحل سے گذرتی ہے۔اس کے بارے میں لکھیے؟
2. دال کی آپ بیتی اپنے الفاظ میں لکھیے؟

IV. لفظیات

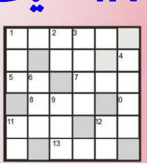

الف: درجہ ذیل الفاظ کے صحیح معنی کا انتخاب کرکے قوسین میں لکھیے۔

1. احوال ________ کیفیت، وقت، عادت ( )
2. آفات ________ ستم، مصیبتیں، رحم ( )
3. گہوارہ ________ مکان، وطن، جھُولا ( )
4. گونے ________ غلّہ رکھنے کے برتن، کمرہ، کھیت ( )
5. رتبہ ________ درجہ، جماعت، حالت ( )

ب: نیچے الفاظ اور ان کے مترادفات دیئے گئے ہیں انھیں ڈھونڈھ کر لکھیے۔

پالنا پوسنا		آہ وزاری		خاک
مقدر	غضب	تباہی		رونا دھونا
مٹی	بربادی	حواس		پرورش کرنا
بنیا	قسمت	قہر	آٹا دال بیچنے والا	ہوش

لفظ ________ ________ ________ ________

مترادفات ________ ________ ________ ________

SCERT TELANGANA

ج: دیئے گئے الفاظ سے مرکب الفاظ بنائیے۔

1. ظلم ____________ 2. رات ____________

3. شام ____________ 4. قرب ____________

5. زمین ____________ 6. رحم ____________

V. تخلیقی اظہار

نظم میں دال نے لڑکی سے کسان کے ظالم ہونے کی بات کہی۔ یہ سن کر کسان کا جواب کیا ہوگا؟ فریاد یا آپ بیتی کے طور پر لکھیے۔

VI. توصیف

رات ہو چکی تھی ایک مسافر راستہ بھٹک گیا۔ آپ کے دوست نے اس کو کھانا کھلایا رات گذارنے کے لیے اپنے گھر جگہ دی اس طرح اس نے مسافر کی مدد کی۔ آپ اپنے دوست کی تعریف میں ایک عبارت لکھیے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

VII. منصوبہ کام

اسمٰعیل میرٹھی اور اقبال کی کچھ اور منظوم کہانیاں جمع کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

☆ ذیل کے جملوں کو سمجھ کر پڑھیے

کالم (الف)	کالم (ب)
جلدی جاو	غصہ مت کرو
تیز دوڑو	جھوٹ مت بولو
استاد کا ادب کرو	پانی ضائع مت کرو
بڑوں کی عزت کرو	غیبت مت کرو
ماں باپ کی خدمت کرو	چغلی نہ کھاؤ

کالم (الف) کے جملوں میں مخاطب کو حکم دیا جا رہا ہے۔ حکم کو امر کہتے ہیں۔

وہ فعل جس میں کسی کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے فعل امر کہلاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

کالم (ب) کے جملوں میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جارہا ہے۔اس کو نہی کہتے ہیں۔

وہ فعل جس کے کرنے سے کسی کو روکا جائے فعل نہی کہلاتا ہے۔

اس طرح فعل کی دو قسمیں ہوئیں۔

فعل امر	فعل نہی

مشق I: ان جملوں کو فعل امر اور فعل نہی میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل امر	فعل نہی
طیبہ پڑھتی ہے شادان لکھتی ہے شفا کام کرتی ہے نجم السحر گاتی ہے		

مشق II: جدول کے مطابق فعل امر و نہی کے دس دس جملے لکھیے۔

فعل امر	فعل نہی

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. اس نظم کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس نظم کا خلاصہ لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. مشکل الفاظ کے معنی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. مرکب الفاظ لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. آپ بیتی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

18. لاٹری کا ٹکٹ

تصویر دیکھیے ۔ غور کیجیے ۔ اظہار خیال کیجیے

شوکت تھانوی

سوالات

- تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
- آدمی کیا خرید رہا ہے؟
- لوگ لاٹری کیوں خریدتے ہیں؟
- کیا لاٹری خریدنا اچھی بات ہے؟ کیوں؟

مرکزی خیال اس مکالماتی سبق میں ڈرامہ نگار نے اُن لوگوں کی تصویر کشی کی ہے جو بغیر کسی محنت کے خیالی پلاؤ پکاتے ہیں اور بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں ۔ اس ڈرامے میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ کسی مفلس آدمی کو پیسہ مل جائے تو اپنے بچوں کو کسی اچھے اسکول میں داخلہ دلوانے کی خواہش کیسے انگڑائیاں لیتی ہے۔ روپیہ پیسہ اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ہوتا ہے اور جب یہ روپیہ پیسہ نہیں ملتا تو آدمی کیسے ہوائی قلعہ بناتا ہے اور اپنے کو کیسی کیسی بھول بھلیوں میں گُم کر لیتا ہے بتایا گیا ہے۔ یہ ایک اچھا مزاحیہ ڈرامہ ہے۔ اسٹیج پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مکالمے چست اور کردار پُر اثر ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات :

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور اُن کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں، اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

(منشی جی کی بیوی چولھا پھونک رہی تھی۔۔۔۔منشی جی آتے ہیں)

بیوی : موٹی گیلی لکڑیاں اٹھا کر دے دیں جیسے خیرات ہی میں دی ہے۔

(بیوی چولھا پھونکتی ہیں۔دروازہ کھلتا ہے۔منشی جی آتے ہیں)

منشی جی : ارے بھئی کہاں گئیں؟ لاحول ولاقوۃ، وہی ہانڈی چولھا۔چھوڑو بھی اسے میں پوچھتا ہوں کوئی تار تو نہیں آیا؟

بیوی : تار کیسا تار؟

منشی جی : یعنی معلوم بھی ہے۔آج ۷؍ تاریخ ہے۔آج تو تار آوے گا اس لاٹری کا۔

بیوی : تو یہ ہے۔میں تو سمجھی سچ مچ کسی کا تار آنے والا ہے اور میں پوچھتی ہوں اب کے یہ لکڑیاں کہاں سے اٹھا لائے تھے؟

منشی جی : اجی جہنم میں ڈالو ان لکڑیوں کو اور چھوڑو اس چولھا ہانڈی کو۔

بیوی : (پھکنی پھینکتے ہوئے) کہو، کیا ہوا؟ سن تو رہی ہوں۔

منشی جی : ذرا مجھے وہ ٹکٹ نکال کر دے دو، کہاں رکھے ہیں؟

بیوی : ٹکٹ نکالے دیتی ہوں مگر ہانڈی میں دیر ہو جائے گی اور نسیم اسکول سے آ کر میرا سر کھائے گا۔

منشی جی : جاؤ جاؤ تم ٹکٹ نکالو۔

(دروازے پر آہٹ ہوتی ہے اور سلیم داخل ہوتا ہے)

سلیم : آداب عرض ہے۔

منشی جی : ارے سنو تو! راستے میں تار گھر کا کوئی آدمی لال سیکل پر نظر تو نہیں آیا؟

سلیم : جی نہیں کیوں خیریت تو ہے؟

منشی جی : ہاں ایک تار کا انتظار ہے۔میاں تم نے زرد باغ کے چوراہے کے قریب لال رنگ کی دو منزلہ کوٹھی دیکھی ہے۔

سلیم : جی ہاں وہ کوٹھی جو آج کل بک رہی ہے؟

منشی جی : ہاں ہاں وہی۔کیسی ہے وہ' کیا رائے ہے تمھاری اگر اس کو لے لوں؟

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

سلیم : آپ!

منشی جی : ہاں اور کیا۔ میرا خیال ہے لے لوں، پڑی رہے گی۔

(بیوی آتی ہے)

سلیم : آداب عرض ہے بھابی۔

بیوی : جیتے رہو، اچّھے رہو (منشی جی سے) لو یہ ٹکٹ سنبھالو۔

منشی جی : ہاں یہی ہے۔ تو میاں سلیم ویسے تو بری نہیں ہے۔ وہ اس کے چالیس ہزار مانگتے ہیں اور خیال ہے کہ پینتیس ہزار تک دے دیں گے۔

بیوی : کیا چیز؟

منشی جی : بھئی آج ایک کوٹھی دیکھی ہے اچّھی خاصی ہے۔ بجائے اس کے کہ زمین خریدی جائے پھر اس پر عمارت بنے میرے خیال میں تو اگر یہ کوٹھی مل جائے تو سب سے اچھا ہے۔

بیوی : تو کون لے رہا ہے وہ کوٹھی؟

منشی جی : پھر وہی، ارے صاحب میرا ہی ارادہ ہے اور کون لیتا اور میاں سلیم (بیوی بات کاٹ کر) مجھے یہ

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

شیخ چلّیوں کی سی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

منشی جی : شیخ چلیوں کی سی باتیں! تم تو ہو بے وقوف جب اس کوٹھی میں جا کر بیٹھو گی رانی صاحبہ بن کر تو اس وقت پوچھوں گا مزاج شریف!

سلیم : آخر معلوم تو ہو کہ قصہ کیا ہے؟ یعنی کیا آپ واقعی خرید رہے ہیں کوٹھی؟

منشی جی : ہاں بھائی خیال تو ہے میرا، آج ایک ہفتے سے اسی چکر میں تھا۔

بیوی : (بات کاٹ کر) سلیم ذرا ان سے پہلے یہ پوچھو کے روپیہ کہاں ہے؟

منشی جی : پھر وہی ارے صاحب روپئے کی کیا بات ہے یہاں، مگر پوچھتا ہوں اگر اس وقت ایک دم سے چھپر پھٹ پڑے تو آخر کیا ہوگا؟ ہم تو اپنے انتظام سے رہیں۔

سلیم : آخر یہ معمہ کیا ہے؟ میں تو خود حیران ہوں۔

بیوی : اچھا تم خیالی پلاؤ پکاتے جاؤ میں ہانڈی دیکھتی ہوں۔

منشی جی : جاؤ میرا کیا ہے۔ مگر بعد میں تم ہی کہو کسی صلاح مشورے میں شریک نہیں کیا۔ میں تو یہی کہتا تھا کہ تم بھی چل کر کوٹھی دیکھ لیتیں، مگر خیر اب کل پرسوں تک موٹر پر چل کر دیکھ لینا۔

بیوی : موٹر پر نہیں ہوائی جہاز پر!

منشی جی : کیا معنی! تم ہر بات غلط سمجھتی ہو۔ آخر میں کیا گھاس کھا گیا ہوں۔

سلیم : یعنی یہ سچ مچ کی سڑکوں پر چلنے والی موٹر؟

منشی جی : بھئی عجیب احمق ہو تم بھی۔ اور نہیں تو کیا کوک دار بچّوں کا کھلونا؟

بیوی : اے وہ کیا جانیں تم بھی پہیلیاں بجھاتے ہو۔

سلیم : تو پھر یہی موٹر لیجیے گا۔

منشی جی : اور کیا؟ رہا روپئے کا سوال وہ تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ چار سال تک کلوا کو کون نہیں جانتا کہ سائیس تھا مگر اب سیٹھ کلومل بنا ہوا ہے۔ کیا ہم اس سے بھی گئے گذرے ہیں۔

سلیم : مگر میری عقل حیران ہے کہ آج یہاں یہ باتیں کیسی ہو رہی ہیں۔

منشی جی : پھر وہی، ارے صاحب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ناممکن ہے اور کیا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کلو سائیس کی طرح

SCERT TELANGANA

میری حالت بھی بدل جائے۔

سلیم : مگر آج آپ کو یہ خیال کیسے آیا؟

منشی جی : بھئی بات یہ ہے کہ اب کے میں نے لاٹری کا ٹکٹ لیا ہے۔

سلیم : لاٹری کا ٹکٹ (قہقہہ لگاتا ہے)

منشی جی : یعنی تم بھی ہنس رہے ہو۔خدا کرے ابھی تھوڑی دیر میں مجھ کو تم دونوں دیور بھاوج پر ہنسنا پڑے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس میں ہنسنے کی کون سی بات ہے۔

سلیم : بھائی صاحب ہنسنے کی وجہ یہ ہے کہ سب کچھ ہوائی منصوبے ہیں گویا۔

منشی جی : میاں دنیا امید پر قائم ہے۔تم چلے ہو وہاں سے منصوبہ لے کر اور جو اسی بہانے سے میری قسمت جاگ اٹھے تو۔

بیوی : تو یہ کون کہتا ہے مگر تم اس طرح کی باتیں کر رہے ہو کہ جیسے دولت مل ہی تو گئی ہے۔

منشی جی : کس طرح کی باتیں؟ یعنی اگر میں کچھ معلومات حاصل کر رہا ہوں تاکہ ضرورت کے وقت بالکل کورا ثابت نہ ہوں تو یہ بھی گویا حماقت ہے۔

سلیم : بھائی صاحب خدا کرے اب کے آپ ہی کو انعام مل جائے مگر لاٹری کے انعام کی امید پر اس طرح انتظام کرتے ہوئے میں نے آپ ہی کو دیکھا ہے۔

منشی جی : انتظام تو میں نے آخر کون سا انتظام کیا ہے؟ یہی نا کہ کوٹھی اپنی نظر میں ہے اور موٹر کے لیے فیصلہ کر لیا ہے۔آپ ہیں صاحبزادے۔اس کو انتظام نہیں دور اندیشی کہتے ہیں۔میرے ذہن میں انعام پانے کے بعد کی تمام اسکیم موجود ہے تاکہ اس وقت کچھ سوچنا نہ پڑے۔

سلیم : تو یہ کہیے کہ آپ اس کے علاوہ بھی کچھ سوچ چکے ہیں؟

منشی جی : نہیں خیر سوچ ووچ تو میں نہیں چکا ہوں۔مگر ہاں یہ ہے کہ اگر اس وقت ایک دم سے لکھ پتی بن جاؤں تو مجھے لکھ پتی بننے کی تعلیم کسی سے حاصل نہ کرنا پڑے گی مثلاً میں جانتا ہوں کہ ایک لکھ پتی لڑکے کو میونسپلٹی کے مکتب میں نہیں بلکہ اس انگریزی اسکول میں پڑھنا چاہیے جہاں ایک بچّے کی پڑھائی کا خرچ سو(۱۰۰) روپئے مہینہ ہوتا ہے اور اس کے یہاں کم از کم پچاس روپے کا باورچی ہونا چاہیے۔

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

سلیم : میری تنخواہ سے زیادہ کے تو باورچی ہی ہوئے۔

منشی جی : تو اور کیا: مگر تم ہی بتاؤ ایک لکھ پتی کے یہاں اب پچاس روپے سے بھی کم باورچی کیا اچھے معلوم ہوں گے۔ میں نے طئے کرلیا ہے کہ باورچی خانے کا خرچ اگر کفایت سے چلایا جائے تو پانچ سو سے بڑھنے نہ پائے گا۔

سلیم : یعنی پانچ سو روپئے مہینہ!

منشی جی : اورنہیں تو کیا پانچ سو روپئے سالانہ اور بھئی بڑے بیوقوف ہو، ذرا تو غور کرو کہ آئے دن میرے ہاں بڑے بڑے راجہ اور نواب مہمان ہوا کریں گے۔ نوکر، چاکر، مامائیں، دایائیں، مغلانیاں وغیرہ ملا کر، نہیں تو کوئی تیس چالیس آدمی کو گھر ہی کے ہو گئے بلکہ میرا خیال ہے کہ مجھ کو پانچ سو سے زیادہ کی منظوری دینی پڑے گی۔ کیا خیال ہے تمہارا؟

سلیم : میری رائے میں بھابی کو بھی بلا لیجیے، پھر حساب لگے۔

بیوی : (جو کسی کام سے ان کے پاس سے گزرتی ہے)، میں نہیں سنتی ایسی باتیں نہ سوت نہ کپاس۔

(کنڈی کھڑکھڑانے کی آواز)

(تاروالا آواز دیتا ہے)

منشی جی : گڑبڑا کر، تار! سنتے ہو میاں سلیم!

(تار لینے دوڑ کر باہر جاتے ہیں)

سلیم : یہ تو واقعی تار ہے۔ تار یعنی واقعی تار!

بیوی : واہ رے تیری شان تو نے دن پلٹ دیے۔

منشی جی : دوڑتے ہوئے آتے ہیں، بھئی ایک روپیہ ہے مگر تمہارے پاس کہاں؟
میاں سلیم ایک روپیہ ہو تو تار والے کو دے دو۔

بیوی : اے دیکھو تو کتنا انعام نکلا بسم اللہ کہہ کر کھولنا تار۔

منشی جی : بھئی تمہارے ہاتھ مبارک ہیں تم ہی کھولو۔ میرے تو ہاتھ اس وقت کانپ رہے ہیں۔ دستخط کرنے کی جگہ لکھ گیا تھا گھبرا کر ''لکھ پتی''۔

بیوی : اے تو تم خود ہی کیوں نہیں کھولتے؟

SCERT TELANGANA

منشی جی : نہیں تم خود کھولو۔ بسم اللہ کر کے مجھے تو اس وقت کچھ اختلاج سا ہو رہا ہے۔

بیوی : لو پڑھو!

منشی جی : لینا سلیم میاں۔ دیکھو رقم کتنی ہے؟ کدھر گیا میرا چشمہ؟

سلیم : ارے!

منشی جی : کیوں کیا بات ہے؟

سلیم : محمود بھائی کا تار ہے ''کل شام بھابی جان نے انتقال فرمایا۔''

منشی جی : (گھبرائی ہوائی آواز میں) غور سے پڑھ سلیم!

بیوی : ہائے میری رضو کے مرنے کا تار ہے (روتی ہے)

سلیم : بھابی جان صبر کیجیے۔

منشی جی : لوگو! میں اپنے دل کو کیسے سمجھاؤں۔ ارے مجھے پکڑو (غش کھا کر گر پڑتے ہیں)

(پردہ گرتا ہے)

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I. سنیے۔ بولیے

1. آپ نے 'لاٹری کا ٹکٹ' سبق سنا یہ آپ کو کیسے لگا؟
2. یہ ایک امید کی کرن (خیالی پلاؤ) سبق ہے۔ ایسے ہی خیالی پلاؤ کے واقعات یا لطیفے سنائیے۔؟
3. اس سبق میں منشی جی کی خواہش اور تمنا' مال کے آنے پر تھی کہ وہ کیا کام انجام دیں گے آپ کے ساتھ یا آپ کے گھر والوں کے ساتھ بھی کوئی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہو تو سنائیں۔
4. منشی جی لاٹری کا ٹکٹ خرید کر خیالی پلاؤ بنا رہے تھے۔ آپ کو بھی کہیں سے رقم ملنے کی اُمید ہو تو آپ کے عزائم کیا ہوں گے؟
5. اگر کوئی طالب علم مدرسہ پابندی سے نہ جائے' پڑھنے سے جی چرائے' اپنے اساتذہ کی بات نہ مانے اور یہ کہے کہ بڑا ہو کر وہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو آپ اس کو کیا مشورہ دیں گے؟
6. بھابی کے انتقال کا تار وصول ہونے پر منشی جی گر پڑے۔ ایسا ہی کوئی واقعہ آپ کے محلّہ میں یا رشتہ داروں میں پیش آیا ہو تو بیان کیجیے۔
7. منشی جی کا خیالی پلاؤ پکانا صحیح ہے یا غلط۔ کیوں؟

II. پڑھیے۔ لکھیے

سبق پڑھیے اور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے

1. '' ارے بھئی کہاں گئیں لاحول ولاقوۃ وہی ہانڈی چولھا۔'' یہ جملہ کس نے کس سے کہا اور کیوں؟
2. منشی جی کس طرح مالدار بننا چاہتے تھے؟ ان کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟
3. کیسے منشی جی مال کے ملنے کی اُمید پر بچوں کی تعلیم، باورچی خانہ اور جملہ گھر کے خرچے کو تقسیم کیا؟
4. کون ڈاکیہ سے تار لینے دروازہ تک گئے۔ تار کو لینے کے بعد سلیم، منشی جی اور منشی جی کی بیوی کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟ لکھیے۔
5. اس سبق میں کس کا کردار صحیح تھا۔ لکھیے۔
6. کس کی آواز سننے کے لیے منشی جی بے تاب تھے؟ کیوں؟

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

1. منشی جی اپنی بیوی کو گھر کے کام سے کیوں روک رہے تھے؟
2. منشی جی کو لاٹری کے انعام کے بجائے کون سا تار ملا اس کے بعد ان کی کیا حالت ہوئی؟

SCERT TELANGANA

3. ”شیخ چلیوں کی سی باتیں اچھی نہیں لگتیں“۔ یہ جملہ کس نے کس سے کہا اور کیوں کہا؟

4. اس سبق کا نام لاٹری کا ٹکٹ ہے سبق کے لحاظ سے اس کے اور کیا عنوانات ہو سکتے ہیں؟

5. منشی جی کو لاٹری کا ٹکٹ نہ ملنے پر وہ گر پڑے۔ اگر آپ کو مال نہ ملے تو آپ کیا کریں گے؟

6. اس سبق میں آپ کو کس کا کردار پسند آیا؟ کیوں؟

7. لاٹری کا ٹکٹ آپ کو مل جائے تو آپ کیا کریں گے؟

طویل جوابی سوالات:

1. منشی جی کا کردار آپ کو کیسا لگا؟

2. اس سبق کی طرح کوئی واقعہ آپ کے محلّہ یا رشتہ داروں میں پیش آئے تو لکھیے؟

3. اس سبق کا خلاصہ لکھیے؟

IV. لفظیات

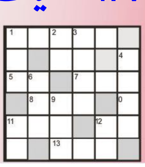

الف: درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی قوسین میں لکھیے۔

1. اخبارات میں شائع ہونے والے معمے دلچسپ ہوتے ہیں۔ (   )

2. جو بھی کام دوراندیشی سے کیا جاتا ہے وہ پائیدار ہوتا ہے۔ (   )

3. تاج محل ایک شاندار عمارت ہے۔ (   )

4. مطالعہ سے کافی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (   )

5. بچّوں کو والدین کی رائے پر چلنا چاہیے۔ (   )

ب: نیچے دیے گئے الفاظ کے مترادف سبق میں موجود ہیں انھیں تلاش کر کے لکھیے۔

1. ____________ بے قراری

2. ____________ آواز

3. ____________ بے کار منصوبہ

4. ____________ معمہ

5. ____________ بچت

ج: دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. حیران 2. صلاح 3. احمق 4. چوراہا 5. اسکیم

____

____

____

____

____

SCERT TELANGANA

د: دیے گئے محاوروں کی مدد سے خالی جگھوں کو پُر کیجیے۔

خیالی پلاؤ　　چھپر پھاڑ کر　　گھاس کھانا　　کورا ثابت ہونا　　گڑ بڑانا

منشی جی لاٹری کا ٹکٹ خرید کر ______________ پکانے لگے۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ خدا جب مال و دولت دیتا ہے تو ______________ دیتا ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ ان کی عقل ______________ گئی تھی۔ کیونکہ جب گھر پر تار آیا تو ان کا خیال ______________ ہوا۔ اور وہ ______________ گئے۔

V. تخلیقی اظہار

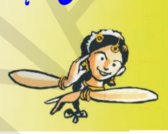

1. سبق 'لاٹری کا ٹکٹ' میں منشی جی کے گھر جب تار موصول ہوا وہ غش کھا کر گر پڑے، انھیں ہوش آنے کے بعد کیا ہوا ہو گا۔ سوچیے کہانی کو آگے بڑھائیے۔
2. سبق 'لاٹری کا ٹکٹ' کے کرداروں کی اداکاری کیجیے۔

VI. توصیف

آپ کے محلے میں اگر کسی نے دانائی، عقلمندی و محنت سے کامیابی حاصل کی ہو تو اس کے بارے میں لکھیے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

VII. منصوبہ کام

'نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے'۔ اس طرح کے قول جمع کیجیے اور اپنی ڈائری میں لکھیے۔

VIII. زبان شناسی

مندرجہ ذیل الفاظ غور سے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی پر غور کیجیے۔

دھوکا کھانا ۔ دماغ چاٹنا ۔ غم کھانا ۔ غصہ پینا۔ آسمان کو چھونا ٹھکانا لگانا ۔

دریا چڑھنا ۔ دل بیٹھنا

یہاں کھانا' چاٹنا' پینا' دکھانا' چھونا' لگانا اور بیٹھنا مصدر ہیں۔ یہ اصلی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے انہیں ''محاورہ'' کہتے ہیں۔

محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ان میں سے جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنی کے بجائے مرادی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو اسے محاورہ کہتے ہیں۔

اکثر محاورے ایک اسم اور ایک مصدر سے بنتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

تارے گننا ۔ اُلو بنانا ۔ کمر باندھنا

اسم مصدر اسم مصدر اسم مصدر

محاورہ محاورہ محاورہ

مشق: دس محاورے جمع کر کے جملوں میں استعمال کیجیے۔

سلسلہ	محاورے	جملے
.1		
.2		
.3		
.4		
.5		
.6		
.7		
.8		

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. اس سبق کو میں روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس سبق کے کرداروں کے بارے میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. محاوروں کو مناسب طور پر استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. کہانی کو آگے بڑھا سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. اس سبق کے کرداروں کی اداکاری کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

فرہنگ

آ

آتش پنہاں	=	چھپی ہوئی آگ
آتش قفس	=	دل کی آگ
آسائش	=	راحت، آرام، سُکھ
آشکار	=	ظاہر، نمایاں
آشنا	=	واقف کار، شناسا، جان پہچان والا
آفات	=	مصیبتیں
آہ وزاری	=	رونا پیٹنا، واویلا، رونا دھونا

الف

اجل	=	موت
احتمال	=	شک، وہم
احسان فراموش	=	احسان نہ ماننے والا۔ احسان بھلا دینے والا
احمق	=	بے وقوف، نادان
احوال	=	حال کی جمع
ادنیٰ	=	معمولی، کم رتبہ والا
اذیت	=	دکھ، مصیبت
اسکیم	=	تجویز، منصوبہ
اشاعت	=	شائع کرنا، پھیلانا
اشہب	=	گھوڑا
امانت داری	=	ایمانداری، وفاداری
انحصار	=	منحصر ہونا
اندیشہ	=	خطرہ، ڈر
ایجاد	=	وجود میں لانا، اختراع
اَزَل	=	مخلوق کی پیدائش کا دِن

ب

بدنصیب	=	بدقسمت
بدی	=	برائی
برتاؤ	=	سلوک
بس چلنا	=	اختیار ہونا۔ قابو ہونا
بساط	=	طاقت
بگولا	=	ہوا کا چکر
بندگی	=	عبادت
بنیا	=	آٹا دال بیچنے والا
برس	=	بارہ مہینے کی مدت
بھڑکانا	=	مشتعل کرنا، بہکانا
بیت المال	=	مال گھر، سرکاری خزانہ
بیڑا اٹھانا	=	عہد کرنا، آمادہ ہونا
بیعت	=	کسی پیر کا مرید ہونا
بے اختیار	=	بے قابو
بے محل	=	بے کار
بے مروت	=	لحاظ نہ کرنے والا، نامہربان، بے درد

پ

پاٹلی پتر	=	موجودہ نام پٹنہ
پاش پاش	=	ریزہ ریزہ، چور چور، ٹکڑے ٹکڑے
پال پوس	=	پرورش

SCERT TELANGANA

پرہیز = بچنا۔رُکنا

پس منظر = کسی منظر، تصویر یا بیان کا وہ حصہ جو ہر پہلو سے ارباب کار کو اُسے نمایاں کرنے میں مدد دے۔

پشیمان = شرمندہ، نادم، پچھتانے والا

پوشیدہ = چھپا ہوا

پونگا = بانس کی خالی پوری

پھولا نہ سمانا = بہت زیادہ خوش ہونا

پینترا بدلنا = کشتی کے وقت قاعدے کے موافق پاؤں رکھنا

ت

تجارت = کاروبار

تاریکیاں = اندھیرے

تازیانہ = کوڑا، چابک

تبلیغ = احکام شریعت پہنچانا

تحفظ = بچاؤ، حفاظت، احتیاط

ترس = رحم

ترغیب = رغبت دلانا، کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا

تسخیر = فرمابردار بنانا

تشکیل = خاکہ بنانا، شکل بنانا

تشہیر = ڈھنڈورا پیٹنا، مشہور کرنا

تقدیر = قسمت، نصیب، مقدر

تکریم = عزت کرنا

تلپٹ کر ڈالنا = نیچے اوپر کر دینا/تباہ کرنا

تلملانا = بے چین ہونا

تنور = مٹی کا برتن جسے گڑھے میں لگا کر روٹیاں پکاتے ہیں/روٹی پکانے کا مخصوص چولھا

تیئں = آپ کو، خود کو، لیے، واسطے

تہذیب = شائستگی، خوش اخلاقی

ٹ

ٹٹول کر = تلاش کر کے، ڈھونڈ کے

ٹکٹکی باندھنا = کسی کی طرف مسلسل دیکھے جانا، گھورتے رہنا

ج

جدوجہد = سخت کوشش

جسامت = عرض۔طول

جستجو = تلاش

جگالی = حیوانات کا اپنے چارے کو معدے میں سے نکال کر منہ میں دوبارہ چبانا

جلوہ = سامنے آنا۔نمودار ہونا

جنبش = حرکت، گردش

جہالت = علم کا نہ ہونا، ناواقفیت

جھلملاتی = ٹمٹماتی

جھنجھلانا = غصہ ہونا، خفا ہونا

جھومتی = لہراتی

چ

چاکری = نوکری، خدمت گاری

چراغاں کا سماں = چراغوں کے اکٹھا جلنے کی کیفیت

چنگھاڑتی = گرجتی

چھپر پھاڑ کر دینا = بے وسیلے رزق پہنچانا، گھر بیٹھے دینا

چھلکانا = بھری ہوئی چیز کو حرکت دے کر گرانا، ڈھلکانا

ح

حجر = پتھر

حسن و جمال = خوب صورتی

حماقت = بے وقوفی، نادانی

حواس = ہوش، عقل، سمجھ، اوسان

حوصلہ مندی = بلند ہمتی

حیوانیت = حیوان کی خاصیت

خ

خالص = اصل، کھرا

خرام = ناز و ادا کی چال

خلافت = جانشینی

خلیفہ = نبی کا جانشین

خوش آنا = پسند آنا

خوشہ چین = وہ شخص جو کھیت کٹنے کے بعد گرے ہوئے خوشے چُن لیتا ہے

خیالی پلاؤ پکانا = ایسی باتیں سوچنا جو ممکن نہ ہوں

خیر = نیکی، بھلائی، سلامتی

خمیر = گوندھے ہوئے آٹے میں پیدا ہونے والی ترشی

د

دانش = عقل، سمجھ

دایائیں = بچوں کی پرورش کرنے والیاں

دبوچ لینا = دبا لینا۔ قابو میں کرنا

دبیز = موٹا

درپیش ہونا = واقع ہونا

درویش = خدا رسیدہ، مسکین

دڑّانا = بے دھڑک چلے آنا

دستیاب = میسر، موجود

دل فریب = دل لبھانے والا

دم گھٹنا = جی گھبرانا۔ دم کا رکنا

دورِ جدید = نیا زمانہ

دور اندیشی = عقلمندی، دانائی

دھڑی دھڑی کر کے لوٹنا = کچھ نہ چھوڑنا، سب کچھ لوٹنا

دھیان بٹنا = خیال نکل جانا۔ توجہ ہٹ جانا

دیانت دار = ایماندار

ڈ

ڈگمگاتی = ڈولتی، لڑکھڑاتی

ڈھکے ہوئے = چھپے ہوئے

ر

راست بازی = سچائی، ایمانداری، دیانتداری

رتبہ = عہدہ، درجہ، مرتبہ

رجحان = توجہ، میلان

رخ نہ کرنا = اس طرف نہ جانا

رسم الخط = طرزِ تحریر

رنجیدہ = اُداس، افسردہ

ریل دینا = ڈھکیل دینا

ریوڑی = وہ شیرنی جو شکر یا گڑ کے قوام سے بناتے ہیں اور اس پر تل لگاتے ہیں

SCERT TELANGANA

ز

زمزمے = نغمے ترانے

زیرلب = آہستہ

س

ساعت = گھڑی، لمحہ، پل

سائل = فقیر۔ مانگنے والا

سائیس = گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا

ستم = ظلم، زیادتی

سحر = صبح

سڈول = خوش نما، خوب صورت

سڈول ڈیل = موزوں قد و قامت

سراغ = کھوج

سر پکڑ کر بیٹھنا = غمگین ہو جانا۔ فکر مند ہونا

سرکش = نافرمان، باغی

سرور دلنشین = ایسی خوشی جو دل پر اثر کرے

سعی = دوڑ دھوپ، کوشش

سفرنامہ = وہ تحریر جس میں سفر کے حالات بیان کیے گئے ہوں

سنجیدگی = بردباری، متانت

سنسناہٹ = کسی چیز کے زور سے گزرنے کی آواز

سوجھنا = خیال آنا

سیاح = جگہ جگہ سیر کرنے والا، ملکوں ملکوں گھومنے والا

سیماب = پارہ

ش

شبہ = شک

شب = رات

شراب نوشی = شراب پینا

ص

صبا = وہ ہوا جس سے پھول کھلتے ہیں

صدا = آواز، آہٹ

صدیق = سچا، مخلص دوست

ط

طائر = اُڑنے والا پرندہ

طباعت = چھپائی

ع

عمدہ اخلاق = اچھے اخلاق

عالم = حالت، دنیا

عطا = دینا، بخشش

عظمت = بزرگی، بڑائی، شان و شوکت

عظیم الشان = بڑی شان والا، اعلیٰ

علم و حکمت = عقل مندی، دانش مندی

علم = واقفیت، معلومات

عمدہ = اچھا، خوب، اعلیٰ درجے کا

عَلَم = جھنڈا، نیزہ

غ

غضب = قہر، غصہ

غمگین = رنجیدہ، اداس

ف

فاضلِ قانون = قانون کو جاننے والا، ماہر قانون

SCERT TELANGANA

فانی = فنا ہونے والا، مٹنے والا
فطیر = تازہ گوندھا ہوا آٹا، خمیر کی ضد، پھلکا، چپاتی
فلک = آسمان
فنا = نیست و نابود

ق

قائل = تسلیم کرنا، مان لینا
قاری = پڑھنے والا
قدیم = پرانا
قمر = چاند
قیصر = شاہِ روم کا لقب، سلطان، شہنشاہ
قائل = مان لینا، تسلیم کر لینا

ک

کج خلقی = اکھڑپن، بدمزاجی
کڑکنا = گرجنا، بجلی کی آواز پیدا ہونا
کورا = جاہل، احمق
کوندتی = چمکتی ہوئی
کہسار = پہاڑی جگہ
کھسیانا = شرمندہ ہونا
کھنڈر = ویرانہ

گ

گلشن = باغ، چمن
گلّہ = جھنڈ، ریوڑ، غول، مویشیوں کا ڈار
گنجائش = سمائی، ٹھکانہ، جگہ
گونج = گرج
گونوں = ٹاٹ کے تھیلے
گہوارہ = مہد، پنگوڑا، جھولا
گھٹا = ابر، بادل، کالی بدلی
گھڑونچی = لکڑی کا چولھا/چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں
گھن گرج = زور کی کڑک، نہایت شور و غل
گھنا = جسے گھن لگ گیا ہو

ل

لاتعداد = بے حساب، بے شمار
لازمی = ضروری
لاؤڈ اسپیکر = ایک آلہ جو برقی قوت کے ذریعہ آواز کو اونچا کرتا ہے
لڑکپن = بچپن، کم سنی کا زمانہ
لڑکھڑانا = ڈگمگانا
لقمہ = نوالہ
للکار = سخت آواز، پکار، ہانک
لہرانا = ہلنا، اڑنا، موج مارنا
لَے = سُر، آہنگ

م

مادی چیزیں = قدرتی/طبعی چیزیں
مامائیں = کھانا پکانے والی عورتیں
ماہ = چاند، مہینہ
متنازعہ = وہ چیزیں جس کی بابت جھگڑا ہو
محدود = حد کے اندر
مخاطب = خطاب کرنے والا، بات کرنے والا
مخلوق = خلق کیا گیا، پیدا کیا ہوا

SCERT TELANGANA

مزرع = کھیتی

مزمت = برائی، ہجو

مستی = نشہ، خمار، کیف

مسخر = تابع کیا گیا

مسرت = خوشی

مصر ہونا = بات پر اڑے رہنا۔ اصرار کرنا

مغلانیاں = محل سرا میں رہنے والی خادمائیں

مغموم = غمگین۔ غم زدہ

مقبول = پسندیدہ، پیارا، محبوب

مکتب = مدرسہ، درس گاہ

منتظر = انتظار کرنے والا

مِہر = سورج

مَہر = روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمہ عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے۔

مُدام = ہمیشہ، سدا

ن

نافذالعمل = لاگو

نالندہ ودیا پیٹھ = پرانے زمانے کی ایک یونیورسٹی جو پاٹلی پتر پٹنہ کے قریب تھی

نسل = آل اولاد، بال بچے

نشوونما = نمو ہونا، ترقی

نقل مقام = مقام تبدیل کرنا

نورانی چہرہ = منور چہرہ، روشن چہرہ

نوروز = سال کا پہلا دن

نیم شب = آدھی رات

نینی جیل = الہ آباد کی ایک جیل

و

وادی = گھاٹی، دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین

واہیات = بے ہودگی

وصال = ملنا مراد موت/ وفات

ہ

ہانپنا = جلد جلد سانس لینا

ہجرت = پیغمبر خدا صلعم کا مکہ سے مدینہ جانا

ہم نشیں = دوست

ہنڈکلھیا = بچوں کے کھانے پکانے کے چھوٹے سے برتن

ہولناک = بھیانک، ڈراؤنا

ہیٹی ہونا = شان گھٹنا، ذلت

ہیچ = حقیر۔ بیکار

ہُما = ایک مشہور خیالی پرندہ جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جس کسی کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جائے گا۔

ی

یک لخت = اچانک

SCERT TELANGANA

حکومت ریاست تلنگانہ کی جانب سے یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

یادداشت

SCERT TELANGANA

SCERT TELANGANA

SCERT TELANGANA